دھڑکنوں کا امین

ناول

از انا الیاس

شدید ٹریفک جام میں وہ بری طرح پھنسے تھے۔

"اف یار ٹائم بہت کم رہ گیا ہے" فرنٹ سیٹ پر بیٹھی۔ہاتھ میں بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے۔وہ کوفت زدہ لہجے میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے فاران سے مخاطب ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فاران نے ایک نظر اسکے بیزار چہرے پر ڈالی۔انہیں کورٹ کے لئے دیر ہورہی تھی۔

اسی لمحے ٹریفک چل پڑی۔

"اف شکر" آنکھیں تشکر سے بند کر کے جیسے ہی کھولیں نظر سیدھی دائیں جانب سے غلط موڑ کاٹ کر آنے والی گاڑی پر پڑی۔غلط موڑ کاٹنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے صحیح راستے پر جانے والے ایک موٹر سائیکل سوار سے اس گاڑی کی بری طرح ٹکر ہوئی۔

وہ تو اس موٹر سائیکل والے کی قسمت اچھی تھی کہ موٹر سائیکل تو اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر دور گری۔ وہ خود بھی گرا مگر زندگی بچ گئی۔

یکدم بھیڑ لگ گئی۔

"روکو۔۔ روکو۔۔ اسے تو میں بتاتی ہوں" وہ فاران سے کہتے ہوئے۔ گاڑی رکتے ہی مرنے مارنے والے انداز میں گاڑی سے نکلی۔

تیز قدم وہاں رکے جہاں گاڑی والا موٹر سائیکل سوار کو سخت سست سناتا یہ باور کروا رہا تھا کہ غلطی موٹر سائیکل والے کی ہے۔

"او بھائی صاحب" یماما ماتھے پر تیوری چڑھائے گاڑی والے سے مخاطب ہوئی۔

"غلط موڑ کاٹ کر خود آئے اور اسے غریب جان کر اپنی دولت کا رعب جھاڑ رہے ہو" وہ آستینیں اوپر کرتی غرائی۔

بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے سب ایک نسوانی مگر کڑک دار آواز پر لمحہ بھر کو سب گنگ رہ گئے۔

دھان پان سی یماما کی گرج دار آواز نے سب کو ساکت کیا۔

"ایکسکیوز می میم۔۔ آپ اس معاملے سے ذرا دور ہی رہیں" گاڑی والا شخص نہایت تڑخ کر بولا۔

"کیوں دور رہوں۔ باپ کی سڑک ہے۔۔۔ دور رہو۔۔" اس کی بات پر پھر سے وہاں خاموشی چھائی۔

"تم جیسوں کی وجہ سے نجانے کتنے مجبور لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔اور کہنے کو یہ ملتا ہے کہ بائیک والے تو بائیک چلاتے نہیں اڑاتے ہیں۔۔۔ ہٹو۔۔ گاڑی کا نمبر نوٹ کروں "ماتھے پر بل ڈالے اسے ایک جانب کرتی نمبر نوٹ کرنے لگی۔

وہ حیران اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا۔

بلکہ سبھی حیران تھے۔

"تم سے اگلی ملاقات اب تھانے میں ہو گی۔"اسے گھوری ڈال کر دھمکی دینے سے باز نہیں آئی۔

"بھائی تم اپنے گھر جاؤ۔ایسوں کو سیدھا کرنا مجھے خوب آتا ہے"بائیک والے لڑکے سے مخاطب ہوئی جو اب بھیڑ ہٹا کر اپنی بائیک کی جانب بڑھا تھا۔باقی سب حیران تھے۔

"او مس۔۔ نمبر کیوں نوٹ کیا ہے میری گاڑی کا تمہیں پتہ نہیں مین کون ہوں "یماما کا راستہ روکتے ہوئے وہ غصے مین بولا۔

"پتہ تو تمہیں نہیں کہ میں کون ہوں۔ کورٹ۔ کچہری میں تم جیسے ہزاروں دھمکی لگاتے ہیں۔ایک کو بھی بخشتی نہیں۔تم کیا چیز ہو"اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی اسکی دھمکی کو کسی خاطر میں لائے بغیر گاڑی کی جانب بڑھی۔

"تم کب باز آؤ گی۔ان حرکتوں سے"فاران اپنے ساتھ والی سیٹ پر اسے بیٹھتے دیکھ کر کڑے تیوروں سے پوچھنے لگا۔

'کبھی نہیں" وہ مزے سے چہرہ تھوڑا سا اٹھا کر بولی۔

"سنو فاران میں نے وکالت کی ڈگری اسی لئے حاصل نہیں کی کہ بس کورٹ۔۔ کچہری۔۔ یا پھر اپنے آفس میں بیٹھ کر لوگوں کے مسئلے حل کرواؤں۔" فاران کے گاڑی چلاتے ہی اسکی بھی زبان فراٹے بھرنے لگی۔

"ہم جس شعبے میں ہیں۔ اس کا مطلب ہے لوگوں میں انصاف قائم کرنا۔۔ اور انصاف صرف پیسہ دے کر ہی بانٹنا نہیں ہے۔ مجھے جہاں جہاں بہتر لگا میں اس انصاف کو پھیلاؤں گی" ونڈ اسکرین کے پار دیکھتے اس کے لہجے میں جو درد تھا وہ فاران سے چھپا نہیں رہ سکا۔ اسے اپنی یہ دوست بہت عزیز تھی۔

بلکہ عزیز نہیں۔ اس کے لئے بہت خاص فیلنگز اسکے دل میں تھیں۔ جنہیں یماما ہر مرتبہ جھٹلانے پر تلی رہتی تھی۔

"اچھا یہ بتاؤ تم نے سب پروفس جمع کر لئے ہیں؟" فاران اسے زیادہ دیر اس تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا جو اس کے چہرے سے اس لمحے ہویدہ تھی۔

"ہاں۔۔ اس مرتبہ اس گھٹیا شخص کو چھوڑنا نہیں۔ ایسی عبرت ناک سزا دلوانی ہے کہ اس کی سات پشتیں بھی یاد رکھیں" اس کے لہجے میں ایک عجیب سا عزم تھا۔

"ان شاء اللہ اس بار یہ نہیں بچے گا" فاران نے بھی صدق دل سے دعا کی۔

قیدیوں کی مخصوص گاڑی میں اس لمحے بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

قیدی ایک تھا جبکہ پولیس کے آٹھ اہلکار بیٹھے تھے۔

ہاتھوں میں بھاری بھرکم ہتھکڑیاں پہنے ہوئے بھی وہ اس قدر آرام اور سکون سے بیٹھا تھا جیسے اسے ڈیتھ سیل کی جانب نہیں بلکہ اس کی بارات پر لے جا رہے تھے۔

ایک مخصوص شرارتی مسکراہٹ مسلسل اسکے چہرے کا احاطہ کئے ہوئے تھے۔ سامنے بیٹھے دو اہلکار اسکے جھکے سر کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ کندھوں تک آتے لمبے بال اسکے چہرے پر پڑے ہوئے تھے۔ آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔ بھاری بھرکم داڑھی اور مونچھوں میں مسکراتے لب پولیس اہلکاروں کو طیش دلا رہے تھے۔

ان کے سامنے بیٹھا شخص کوئی عام غنڈا موالی نہیں تھا۔

خطرناک دہشتگرد شہنشاہ تھا۔ جس کو پندرہ دن سے پولیس نے قید کر رکھا تھا۔

مگر یہ کوئی پہلی بار نہیں تھا۔ بہت بار اسے قید کیا اور ہر بار وہ بغیر وکیل کے اسی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے کچھ نہ کچھ ایسا گاڑی کے ساتھ کرتا کہ سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر فرار ہو جاتا۔

اب کی بار پولیس نے اسے پکڑ کر سیدھا ڈیتھ سیل کی جانب روانہ کیا۔ اور اسکے ساتھ آٹھ پولیس اہلکار بھیجے تاکہ اس بار فرار کی کوئی صورت نہ بن سکے۔

گاڑی نے جیسے ہی شہر سے نکل کر ویران راستہ اپنایا پولیس اہلکار اور چوکنا ہو کر بیٹھے۔

"ہممممم" شہنشاہ نے اب ہولے سے سر نیچے کئے ہوئے ہی گنگنانا شروع کیا۔

"ابے چپ کر تیری بارات لے کر نہیں جا رہے" اسکے ساتھ دائیں جانب بیٹھے پولیس اہلکار نے ایک دھپ اسکی کمر پر رسید کی۔

شہنشاہ ہولے سے مسکرایا۔ نظریں مسلسل نیچے جھکی تھیں۔

گنگناہٹ بند ہوئ۔

شہنشاہ نے اسی طرح گنگناتے ہوئے سامنے بیٹھے اہلکار کو نظریں اٹھا کر دیکھا۔

چمکتی سیاہ خوبصورت آنکھوں میں سے شرارت ٹپک رہی تھی۔

پولیس اہلکار اسکے یوں خود کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے پر گڑبڑایا۔

اسی اثناء میں شہنشاہ نے اسے آنکھ ماری۔ وہ اور گڑبڑایا۔

یکدم گاڑی ہچکولے کھاتی ڈولنے لگی۔

"ابے کیا کر رہا ہے" پیچھے بیٹھا ایک اہلکار خود کو سنبھالتے ہوئے چلایا۔

ابھی وہ سنبھل بھی نہ پائے تھے کہ ایک گاڑی زن سے ان کے قریب سے گزری۔۔ اور بے تحاشا دھواں پولیس کی گاڑی کے آس پاس بکھرا۔۔

لمحوں میں انکی آنکھوں اور گلے میں وہ دھواں بھرنا شروع۔۔

بے تحاشا کھانسی چھڑی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کسی کو اس غنڈے کا ہوش نہ رہا جسے انہوں نے باحفاظت ڈیتھ سیل پہنچانا تھا۔

سب کو اپنی اپنی پڑ گئی۔ گاڑی سے بھاگتے ہوئے وہ اترے اور ایسے مقام پر پہنچے جہاں وہ دھواں نہ ہو۔

طبیعت سنبھلی تو ایک افسر کو شہنشاہ کا خیال آیا۔

"ابے او۔۔۔" اس نے پاس کھڑے دو ماتحتوں کو ایک ساتھ تھپڑ رسید کئے۔

"وہ غنڈہ کہاں دفعان ہو گیا" وہ غرایا۔

"سر جی یہیں تو تھا۔۔

گاڑی میں ہی بندھا ہو گا۔ اس کا ایک ہاتھ تو ہتھکڑی کے ساتھ ہم نے گاڑی سے باندھ دیا تھا۔ جس وقت ہم اترے ہیں۔ تب اپنا کہاں ہوش تھا کہ اسے کھول کر اتارتے" ایک نے وضاحت دی۔

"سر جی وہ وہیں ہو گا" دوسرے نے تسلی دی۔ جبکہ افسر انہیں گھور کر گاڑی کی جانب تیزی سے بڑھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور وہی ہوا جس کا اسے شک گزرا تھا۔

وہاں شہنشاہ کی جگہ کھلی ہتھکڑی لٹک رہی تھی۔

"پھر بھاگ نکلا کمینہ" اس نے غصے سے دانت کچکچا کر ایک دو اور گل مدی گالیاں بھی اسے دے ڈالیں۔ کیونکہ اسے اپنی متوقع بے عزتی ہوم منسٹر کے ہاتھوں ہوتی نظر آ رہی تھی۔ جس کی ایما پر انہوں نے شہنشاہ کو پکڑا تھا۔

"اب رو سر پکڑ کر نہیں ہے وہ" باقی سب بھی جیسے ہی گاڑی کی جانب آئے وہ افسر گاڑی کے دروازے پر زور سے ہاتھ مار کر بولا۔

سب منہ لٹکائے کھڑے تھے

اس وقت شدید مصروفیت کا عالم تھا کچھ دیر میں ہی اسے کیس کے سلسلے میں کورٹ پہنچنا تھا۔

تیزی سے ہاتھ چلاتے وہ سب ثبوت جنہیں اس نے صفحات پر اتار رکھا تھا انہیں اکٹھا کر کے فائل میں ترتیب سے رکھتی جا رہی تھی۔

کل ہی سر تاج ملک کے خلاف اس نے بہت سے ثبوت اکٹھے کئے تھے۔

موبائل پر ہونے والی بیل نے اسکے کام میں بری طرح خلل ڈالا۔

فائل میں سب صفحات رکھے جا چکے تھے۔اس نے فائل اٹھا کر سینے سے لگائی۔اور ایک ہاتھ سے بیگ اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور پھر اسی ہاتھ سے فون پر آنے والی کال کو یس کر کے کان سے لگاتی تیزی سے آفس سے باہر نکلی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہیلو" اسکی میٹھی آواز نے دوسری جانب جیسے آگ لگا دی۔

)"گالی) بات سن۔۔تو جتنی اونچی اڑان بھرنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔تو جانتی نہیں مجھے ابھی" گالی سن کر جو اس کا میٹر آؤٹ ہونے لگا تھا اگلی بات سن کر اعتدال پر واپس آیا۔

"اچھا کیا کرو گے۔۔اغوا کرواؤ گے۔پھر ریپ کی کوشش کرو گے۔۔۔تم جیسے بزدل اور حرام پیسوں پر پلنے والے اور کر ہی کیا سکتے ہیں" اس کا ٹھنڈا مگر زہر خند لہجہ سر تاج ملک کو مزید آگ بگولا کر گیا۔

"جب تیرے جسم کا ایک ایک حصہ میرے پالت نوچ کھائیں گے۔تب پوچھوں گا کون سی بہادری اور کہاں کی بہادری" اس نے پھر سے اپنے گھٹیا انداز میں اسے دھمکایا۔۔

"ارے جاؤ۔۔۔عدالت میں آکر بات کرو۔۔یہ گیدڑ بھبھکیاں مجھ پر اثر کرنے والی نہیں۔تم جیسے کمینوں کے لئے ہی یہ ڈگری حاصل کی ہے۔ تمہیں اور تمہارے سارے خاندان کو تمہارے انجام تک نہ پہنچا پایا نا تو اسی دن اس ڈگری کو آگ لگا دوں گی" اس کا برفیلا اور نڈر لہجہ چند پل کے لئے سرتاج ملک کو خاموش کروا گیا۔

یماما نے اس کے مزید بولنے سے پہلے فون بند کیا۔نہ اس کا تنفس تیز چل رہا تھا۔نہ چہرے پر کسی درشتگی کے آثار تھے۔پرسکون چہرہ لئے وہ فاران کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی کورٹ کی جانب رواں دواں تھی۔

"اس کمینی کو چھوڑوں گا نہیں میں" غصے سے اپنا فون میز پر پٹختے وہ ہاتھوں کی انگلیاں چٹخانے لگا۔

"تم نے پتہ کروایا ہے اس کا بیک گراونڈ" اپنے سامنے کھڑے مینجر کو اسی غصیلے انداز میں پوچھا۔

"جی سر۔۔آگے پیچھے کوئی نہیں ہے اس کا۔یتیم خانے کون چھوڑ کر گیا یہ بھی نہیں پتہ۔بس اتنا معلوم ہوا ہے۔ہمارے گاؤں کی ہے۔مگر کس کی اولاد ہے کوئی کاغذات نہیں ہیں۔۔۔باپ کے نام کی جگہ بھی یتیم خانے کے مالک نے اس فیملی کا نام لکھا ہے جو اسے سپانسر کرتی ہے۔بس اور کوئی ڈیٹیل نہیں ہے اس کی" مینجر نے ساری معلومات ایک ہی سانس میں سناڈالیں۔

"ہمم" اس نے گہرا سانس لیا۔ چند دن ہی ہوئے تھے اس لڑکی کو سر تاج ملک کے خلاف کیس شروع کئے۔ جس میں پہلے یمامانے اس کے ناجائز اثاثوں پر اٹیک کیا۔ پھر اسکی اسی کے گاؤں میں ہونے والی بربریت کے بے شمار قصوں کو دنیا کے سامنے لانا شروع کیا۔

کہیں پر لڑکیوں کو اغوا کر کے انکے ساتھ زیادتی کے قصے تھے تو کسی کی زمین پر ناجائز قبضے کی کہانی۔ کہیں پر گاؤں کے لوگوں کی زمینوں پر ناجائز ملکیت اور ناجائز ٹیکس کے مسئلے تھے تو وہیں ان میں سے کسی کے آواز اٹھا لینے پر اسے اذیت ناک موت مارنے کے واقعات۔

سر تاج ملک کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے اس لڑکی کے پاس یہ سب ثبوت اکٹھے ہوئے۔

شروع شروع میں اس نے ٹی وی چینلز کی مدد سے اسکے خلاف بنائی گئی ویڈیوز کو عام کرنے کی کوشش کی مگر بہت سے چینلز نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ ہوم منسٹر کے خلاف یہ سب نہیں چلا سکتے۔

وہاں سے مایوس ہو کر اس نے الگ سے اپنا یوٹیوب چینل بنایا۔ ٹوئیٹر اور فیس بک کا استعمال کر کے سب ویڈیوز عام کیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر سر تاج ملک کے پالتو لوگوں نے وہاں بھی اسے جینے نہ دیا۔ اور پھر اسکے اکاؤنٹس باری باری ہیک کرنا شروع کئے۔

انہی دنوں جب ملک میں حکومت بدلتے ہی ناجائز جائیدادیں رکھنے والوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہوئی یماما کو گویا موقع مل گیا۔

اس نے کورٹ میں سر تاج ملک کے خلاف کیس شروع کروا دیا۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ کیسے اور کس نے ججوں کا ساتھ دیا۔ مگر سر تاج ملک کے خلاف کیس شروع ہو گیا اور ساتھ ہی اسے کیس چلنے تک اسکی سیٹ سے برطرف کر دیا گیا۔

اس نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔۔۔

مختلف گمنام کالز کر کے یماما کو دھمکیاں دیں۔۔

نہ صرف یہ بلکہ اسکے فلیٹ پر اسکی غیر موجودگی میں بندے بھیج کر اس کی ہر چیز کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔

مگر وہ پھر بھی پیچھے نہیں ہٹی۔

فاران نہ صرف اس کا دوست تھا بلکہ اسی فیملی کا سپوت تھا جو اسے بچپن سے اب تک سپانسر کر رہے تھے۔

اس نے بھی بہت سمجھایا کہ وہ اپنی جان کو اس قدر خطرے میں نہ ڈالے مگر یماما کے سر پر ایک ہی دھن سوار تھی۔ سر تاج ملک کی پوری فیملی کو جیل میں دیکھنے کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے" پچھلے آدھے گھنٹے سے شمس اس کا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر وہ تھا کہ ایک عجیب جنون اس پر سوار تھا۔

"میں اسکی بوٹیاں اسی کے پالتو کتوں کو کھلاؤں گا۔ کیا سمجھ کر اس نے دھمکی دی ہے" لال انگارہ آنکھیں سامنے دیوار کو دیکھ رہی تھیں۔ چہرے کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔

"میری طرف دیکھو نائل" اب کی بار انہوں نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکا رخ اپنی جانب کرنا چاہا۔

جب جب وہ غصے میں آتا تھا وہ اسے اسی طرح قابو کرتے تھے۔

"اس وقت نہیں" وہ انکاری ہوا۔

"نائل" انہوں نے بالآخر زبردستی اس کا رخ اپنی جانب کر کے۔

دونوں ہاتھوں میں چہرہ پکڑ کر زبردستی اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

اس نے چہرہ تو ان کے سامنے کر لیا مگر آنکھیں بند کر لیں۔

وہ انہیں چھوٹا سا بچہ لگا۔ وہ ایسے ہی کرتا تھا جب اسے پتہ چلتا شمس اسکے غصے کو زیر کر لیں گے۔ وہ آنکھیں بند کر لیتا۔

"نائل۔۔ آنکھیں کھولو" اب کی بار انہوں نے اسکے چہرے کو جھٹکا دیا۔

بالآخر ہمیشہ کی طرح اسے ہار ماننی پڑی۔

"جب جب تم اپنی عقل پر اپنے جذبات کو حاوی کرتے ہو۔۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے" اسکی آنکھوں میں دیکھ کر وہ اسے بہت کچھ باور کروا رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کا غصہ یک لخت ختم ہوا تھا۔ اور ہر بار ایسا ہوتا۔ نجانے ان کی آنکھوں میں کیا جادو تھا یا کیا محبت تھی کہ نائل جب غصے کی حالت میں انکی جانب دیکھ لیتا سارا غصہ ختم ہو جاتا۔

"وہ میرا اس دنیا میں واحد رشتہ ہے" اسکی آنکھوں کی بے بسی انہوں نے اپنے دل پر محسوس کی۔

"میں جانتا ہوں۔ اسی لئے۔۔ تمہیں عقل سے کام لینا ہے جذبات سے نہیں۔۔ ورنہ اسے بھی کھو دو گے" ان کی بات پر اسکا درد انتہاؤں کو چھو گیا۔

کرب سے اس نے آنکھیں چند لمحوں کے لئے بند کیں۔ شمس نے بڑھ کر اسکی روشن پیشانی چوم لی۔

"تم مجھے بہت عزیز ہو۔۔ میں تمہیں اس طرح۔۔ اتنی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ کیا میں نے اتنے سال تمہیں یہی سکھایا ہے؟" انکی بات پر اس نے آنکھیں کھول کر اپنی کالی گہری آنکھوں سے انہیں دیکھا۔

"نہیں" ضبط سے وہ بمشکل یہی کہہ سکا۔ جو مان انہیں اس پر تو وہ کیسے اس مان کو توڑ دیتا۔

"تو بس پھر خود کو تیار کرو۔۔ ایک نئی جنگ کے لئے۔۔ تمہارے لئے میں جتنے پاپڑ بیلتا ہوں۔ کسی کو خبر بھی ہو گئی نا۔ تو مجھے اور میرے کارندوں کو اندر ڈال دیں گے۔" ان کی بات پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر بکھری۔

"میں کبھی اسے نزدیک سے دیکھ پاؤں گا؟" اس کا ذہن ابھی بھی اسی میں اٹکا ہوا تھا۔

"ان شاءاللہ بہت جلد۔۔ تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے نا۔۔ میں موقع دیکھتے ہی اسے تمہارے پاس لے آؤں گا۔ فکر مت کرو۔۔ جتنی مجھے تمہاری فکر ہے۔۔ اتنی ہی تم سے جڑی اس ہستی کی بھی فکر ہے۔۔ مگر تمہیں وعدہ کرنا ہو گا۔ کہ جذبات نہیں عقلمندی سے کام لو گے" اب وہ اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا چکے تھے۔ وہ بھی سیدھا ہو کر اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔

"تم تو میرے شیر ہو۔۔ میرے چیتے ہو۔۔ پھر یہ گدھوں والی حرکتوں پر کیوں اتر آئے" اب وہ اسے اچھی طرح لتاڑ رہے تھے۔

اس نے خفگی سے انہیں دیکھا۔

اور پھر اپنی جاندار مسکراہٹ کی چھب دکھلائی۔

"جذبات بڑے بڑوں کو گدھا بنا دیتے ہیں سر۔۔"اسکی بات پر شمس نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے پھر سے اپنے ساتھ لپٹایا۔

وہ انہیں بے حد پیارا تھا۔ایک ہی تو اولاد تھی ان کی۔اللہ نے کسی معجزے کے تحت انہیں نائل نوازا تھا وہ کیسے اسے تکلیف میں دیکھتے۔

"یہ لڑکی میرے ہاتھوں نہیں بچے گی"سر تاج کا بیٹا غصے سے بھرا گھر میں داخل ہوا۔

"میں آئندہ آپ کی کسی پیشی پر نہیں جاؤں گا۔بے عزت کرنے کے لئے میں ہی رہ گیا ہوں"سر تاج کے بیڈ کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھا وہ باپ سے تنک کر بولا۔

"ہوا کیا ہے؟"وہ حیران پریشان اسے غصے سے بل کھاتے دیکھ رہا تھا۔

خور آرام دہ انداز میں اپنی راکنگ چئیر پر بیٹھا تھا۔

"آپ نے اسے آج پھر صبح کال کی تھی؟"وہ باپ کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس سے استفسار کر رہا تھا۔

"ہاں مگر میں نے کسی اور نمبر سے کال کی تھی"وہ بیٹے کی بات پر چونکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ جتنے مرضی نمبر بدل لیں۔وہ ثبوت اٹھا کر عدالت میں پیش کر دیتی ہے۔نجانے کہاں تک اس کی پہنچ ہے سب کالز کا ڈیٹا تک نکوال کرلاتی ہے۔آپ اپنے ساتھ ہمیں بھی حوالات کی ہوا کھلوائیں گے۔

مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔میری فرانس کی سیٹس بک کروائیں۔میں آپکے کیس تک وہیں رہوں گا"وہ ہٹ دھرمی سے بولا۔

سرتاج اسکی باتیں سن کن ہکا بکا رہ گیا۔

"باپ کو اس سچوئیشن میں چھوڑ کر تمہیں سکون کی پڑی ہوئی ہے۔۔۔ارے تم لوگوں کے لئے ہی یہ سب دو نمبریاں کیں تھیں"وہ افسوس سے بیٹے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"تو ہم نے کہا تھا کہ ہمیں حرام کی عادت ڈالیں۔اور ویسے بھی آپ نے بھی بہت عیاشیاں کی ہیں۔ممی کی ڈیتھ کے بعد کون سی ایسی یہاں کی ماڈل ہے جس پر آپ نے ہاتھ نہ صاف کئے ہوں۔

اور مفت میں تو وہ آپکو اپنے جلوے دکھانے نہیں آتیں۔بھاری بھاری معاوضے لیتی ہیں۔۔"وہ آج اپنے ہی باپ کو آئینہ دکھا رہا تھا۔

"بکواس مت کرو۔۔دفع ہو جاؤ میں خود ہی نمٹ لوں گا"سچ کب کسی کو ہضم ہوا ہے۔۔

سرتاج بھی بیٹے کے منہ سے نکلنے والا سچ ہضم نہیں کر پایا۔

"میں صرف ایک صورت میں یہاں رہوں گا۔ آج جس طرح اس لڑکی نے میری بے عزتی کی ہے۔ اسے اس کی کڑی سزا میں دوں گا۔ مگر اسے یہاں لانے کا بندوبست آپ کریں گے" باپ کی ٹیبل پر دھرے شراب کے گلاس کو دیکھتے ہوئے وہ دانت کچکچا کر بولا۔۔

"لے آؤں گا۔۔ فکر کیوں کرتے ہو۔ آج تک تم لوگوں کی کوئی بات ٹالی ہے۔۔

مگر اتنا گرم گرم کھانے کی ضرورت نہیں۔۔ ابھی سب میڈیا۔۔ جرنلسٹ اور این جی اوز تک اسکے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔پہلے ان کو ہٹاؤں پھر اس تک بھی پہنچیں گے۔" اس کا پر اسرار لہجہ وقار کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا۔

موبائل پر بجنے والی کال کی آواز پر وہ چونکا۔

"ہاں سمیع کیسے ہو؟" وہ اپنے کسی دوست سے گفتگو میں مصروف تھا۔

"ہاں یار آجاو ویسے بھی اس وقت بہت غصے میں ہوں۔ کہیں باہر نہیں آسکتا" باتیں کرتا ہوا وہ سرتاج کے کمرے سے باہر آگیا۔

"تو آئے گا تو پھر ہی تفصیل بتاؤں گا" دوسری جانب سے یقین اسکے موڈ کی خرابی کا پوچھا گیا تھا۔

"ٹھیک ہے آجا میں انتظار کر رہا ہوں" دوسری جانب سے آنے کی ہامی بھر لی گئی تھی۔ وقار نے فون بند کیا اور اپنے کمرے کی جانب چل پڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ربیعہ کے بہت اصرار پر آج شام وہ تھوڑا وقت نکال کر گھر آئی ہوئی تھی۔

"تمیں ذرا احساس نہیں۔۔ کہ تمہیں کچھ ہو گیا تو ہمارا کیا حال ہو گا" چائے اور اسنیکس کے ساتھ ساتھ ربیعہ اس کی ڈانٹ سے بھی تواضع کر رہی تھیں۔

"اف خدایا! اماں" وہ بے بسی سے ماتھے پہ ہاتھ مار کر بولی۔

سامنے ہی صوفے پر رافع بیٹھا اسکی حالت انجوائے کر رہا تھا۔

"پلیز تم سمجھاؤ انہیں" اسے دانت نکالتے دیکھ کر یمامانے پہلے تو اسے گھورا پھر مدد طلب کی۔

"اماں آپ تو کم از کم یہ بات نہ کریں۔ آپ کو پتہ ہے میں اس فیلڈ میں عورتوں کی طلاقیں کروانے یا ان کے گھر جوڑے رکھنے کے لئے نہیں آئی تھی۔ مجھے کریمنلز کے خلاف کیس کرنے ہیں" وہ ایک نئے سرے سے انہیں پھر سمجھا رہی تھی۔

"اچھا کیس کرو۔۔ مگر یہ جو آئے دن تمہیں دھمکیاں ملتی ہیں۔ جو چند ہفتے پہلے تمہارے فلیٹ پر ہوا۔ تم ہمارے پاس رہتی بھی تو نہیں نا کہ مجھے تمہارے حوالے سے تسلی رہے" ان کا آج اسے بلانے کا مقصد ہی یہ سب سمجھانا تھا۔ حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ یہ سب کرنا بے سود ہے۔ مگر وہ اپنی ممتا کا کیا کرتیں جس کی وجہ سے وہ ہر بار اس آس میں اسے سمجھانے بیٹھ جاتی تھیں کہ شاید وہ انکی بات مان لے۔

"یہ سب تو اس فیلڈ کا حصہ ہیں۔ دھمکیاں نہ ملیں تو یہ تشویش کی بات ہے۔۔ آپ بس یہ یقین رکھیں۔ کہ جس اللہ نے مجھے اتنے برے حالوں میں بھی بچا لیا تھا۔ وہ آگے بھی بچا لے گا۔ اور اگر نہیں بچ سکی۔ تو مرنا تو ہے ہی

نا۔۔۔تو بس جب موت آئی ہو گی تو کوئی جگہ کوئی رشتہ مجھے نہیں بچا سکتا" اسکی بے خوف باتیں سن کر رافع اور ربیعہ دونوں کا دل خوف سے کانپ اٹھتا تھا۔

لڑکیاں تو نازک مزاج ہوتی ہیں۔ مگر حالات نے اسے بے خوف بنا دیا تھا۔ اور اسی بے خوفی کی وجہ سے اسے کبھی کسی کا ڈر اور خوف نہیں رہا تھا۔ شاید جو لوگ موت کو نزدیک سے دیکھ لیتے ہیں ان میں موت کا خوف اسی طرح ختم ہو جاتا ہے۔ یماما کو بھی اب موت کا ڈر نہیں تھا۔

"میں نے تمہیں بہت محبت سے اپنایا تھا۔۔ ماں بن کر ہمیشہ تمہارے لئے سوچا ہے" وہ بمشکل اپنے آنسوؤں پر بند باندھ کر بولیں۔

محبت سے مسکراتے وہ اٹھ کر انکے صوفے پر انکے پاس بیٹھی۔

"اماں۔۔ ہمارا ایمان ہے نا کہ ہر رشتہ ہمارے ساتھ ہمیشہ ہمارے ساتھ نہیں رہے گا۔

ان کے کندھے کے گرد اپنا بازو رکھے وہ انہیں سمجھا رہی تھی۔ جو چہرہ نیچے کئے صوفے کی ہتھی کو انگوٹھے ناخن سے کھرچتے بمشکل اپنے آنسو روکتے ہوئے سر ہلا کر بولیں۔

رافع بس خاموشی سے لب بھینچے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

یماما کی باتیں ہر بار کی طرح آج بھی اسے تکلیف پہنچا رہی تھیں۔

"پلیز اماں۔۔ میں آپ کو دکھ نہیں دینا چاہتی مگر۔ میں اتنی حقیقت پسند ہو چکی ہوں کہ میں موت اور مر جانے کے خوف میں مبتلا نہیں ہوتی۔ پلیز اماں میں کسی بھی صورت اپنی زندگی کے اس مشن کو ختم نہیں

کر سکتی" وہ بے چارگی سے بولی۔ وہ جانتی تھی کہ ربیعہ اس سے بہت پیار کرتی ہیں۔ بارہ سال کی تھی وہ جب انہوں نے یتیم خانے جا کر اسے ایڈاپٹ کیا تھا۔ رافع کے بعد وہ دوبارہ ماں نہیں بن سکتی تھیں۔ اسی تشنگی کو مٹانے کے لئے ربیعہ اور احمد نے فیصلہ کیا کہ وہ یتیم خانے سے کسی بچی کو ایڈاپٹ کریں گے۔

ڈری سہمی سی یماما کو دیکھتے اور اس کے ساتھ ہونے والے ظلم کا سنتے ہی انہوں نے فوراً سے پیشتر اسے ہی ایڈاپٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔

مگر اس یتیم خانے کے اصولوں میں شامل تھا کہ جس بھی بچے یا بچے کو ایڈاپٹ کیا جائے۔ اسکے والدین اسکے پیپرز میں اپنا نام لکھواتے ہیں سپانسر کی حیثیت سے۔ بچی یا بچہ رہتے یتیم خانے کے پاس ہیں۔ وہ انکے رہنے، کھانے پینے، تعلیم اور باقی اخراجات سپانسر اٹھاتے ہیں۔ اور ہر ویک اینڈ پہ وہ بچہ یا بچی اپنی سپانسر فیملی کے ساتھ وقت گزارنے جاتے ہیں۔

ربیعہ کو اتنا اطمینان ہی بہت تھا کہ رافع کے علاوہ دنیا میں اب ان کی ایک بیٹی بھی ہے۔

انہوں نے اسے بے تحاشا پیار دیا تھا۔ اور اس نے بھی ہمیشہ انہیں اپنے ماں باپ کی جگہ سمجھا تھا۔

مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھ ہونے والے تکلیف دہ واقعہ نے اسے نڈر اور بے خوف بنا دیا تھا۔

اور اسی چیز سے اب ربیعہ ڈرتی تھیں۔

اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس نے الگ فلیٹ میں رہنے کو ترجیح دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے اپنی زندگی کی فکر نہیں تھی مگر وہ اپنی وجہ سے ربیعہ۔ احمد اور رافع کو کسی نقصان سے دوچار ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اسی لئے وہ ان کے ساتھ نہیں رہتی تھی۔

وکیل بن کر آئے دن ملنے والی دھمکیوں نے اسے اور بھی نڈر بنادیا تھا۔ وہ صرف اپنے ساتھ ظلم کرنے والوں کو ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے زندہ رہنا چاہتی تھی۔

"تم نے آج پھر میری ماں کو رلا دیانا" رات میں اسے اسکے فلیٹ تک چھوڑنے کے لئے جاتے ہوئے فاران بولا۔

وہ آج باقی دنوں کی نسبت زیادہ خاموش تھی۔

"وہ میری بھی کچھ لگتی ہیں" فاران کی بات پر ناراضگی سے اسکی طرف دیکھا۔ جو آنکھوں میں خفگی لئے ڈرائیو کررہا تھا۔

" مگر افسوس تم ابھی تک ہمیں دل سے اپنا نہیں سمجھتیں" یماما اب اسکے دن بدن بڑھنے والے تقاضوں سے پریشان ہونے لگی تھی۔

"پلیز فاران۔۔۔ میں جس بات کو اگنور کررہی ہوں۔۔ میرے خیال میں اب مجھے اسے ڈسکس کرلینا چاہئیے" وہ سنجیدگی سے اب اس سے مخاطب تھی۔

اب اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ یہ بات اب اسے فائنلی فاران کے ساتھ کرلینی چاہئیے۔ تاکہ اسکے دل میں جو جذبات پل رہے ہیں انہیں وہیں روک دیا جائے۔ اسے اپنا یہ دوست بہت پیارا تھا اور وہ اپنی وجہ سے اسے دکھ نہیں دینا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھو فاران! میرے خیال میں تمہیں کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کر اب شادی کر لینی چاہئیے" فاران جو غور سے اسکی بات سن رہا تھا۔ اسکے مشورے پر جھٹکے سے اسکی گاڑی رکی۔

بے یقین نظروں سے اسے دیکھا۔

جو اسکے یوں دیکھنے پر نظریں چرا کر رہ گئی۔

"اچھا" استہزائیہ مسکراہٹ فاران کے لبوں پر بکھری۔

بمشکل اس پر سے نظریں ہٹا کر اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔

"میں تمہیں پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ شادی اب میری ترجیحات میں کہیں بھی نہیں ہے۔ مجھے اس رشتے کی نہ کوئی چاہ ہے۔ نہ ہی میں کبھی شادی کروں گی۔ اور کیوں نہیں کروں گی۔ یہ بھی تم اچھے سے جانتے ہو" اب کی بار اسکی جانب دیکھتے اس نے بہت کچھ باور کروایا۔

"زندگی ایک شخص پر نہیں رکتی۔" فاران نے اسے سمجھانا چاہا۔

"اور جب زندگی وہی ایک شخص ہو تو؟" یماما کے سوال پر وہ لاجواب ہو گیا۔

"فاران میری زندگی میں اب کسی اور کی گنجائش نہیں ہے۔۔ پلیز تم۔۔ تم مجھے بہت عزیز ہو۔۔ میں تم سے بے حد پیار کرتی ہوں۔

مگر یہ پیار بہترین دوست والا ہے۔" اسکی بات پر وہ بمشکل خود پر ضبط کر گیا۔ کیا کچھ نہیں ٹوٹا تھا اندر

"پلیز میرے جذبوں کی یوں تذلیل مت کرو" فاران نے ضبط کرتے ہوئے اسے ٹوکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔ میں۔۔ میں اس سب کی قدر کرتی ہوں مگر میں تمہارے سچے جذبوں کے قابل نہیں ہوں" وہ بے بسی سے بولی۔

فاران ہونٹ بھینچے بس سامنے دیکھ کر ڈرائیو کئے جا رہا تھا۔

"کس قدر سخت دل ہو تم" فاران نے اسکے فلیٹس کی بلڈنگ کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے تاسف سے اسے دیکھا۔

"اسی لئے کہہ رہی ہوں۔ میں تمہارے اتنے انمول جذبوں کے قابل نہیں۔ ہمیشہ تم نے مجھے مشکلوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے سمجھایا ہے۔ امید کرتی ہوں اب تم خود کو بھی اس سے نکلنے پر سمجھاؤ گے" بہت مشکل سے اس نے فاران کی جانب دیکھا۔

وہ اپنا بہترین دوست کسی صورت کھونا نہیں چاہتی تھی۔

وہ بے بسی سے مسکرایا۔ ہونٹ بھینچ کر ہولے ہولے ہاتھ اسٹیرنگ پر مارنے لگا۔ اندر کا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ کب اسکی دوستی محبت میں بدلی۔

وہ اب ان جذبوں کو محسوس ہی نہیں کرتی تھی۔ تو اسے پتہ کیسے چلتا۔

"پلیز فاران۔۔ میں امید کرتی ہوں آئندہ ہم میں اس ٹاپک سے متعلق کوئی بات نہیں ہو گی۔ اور تم مجھ سے میرا دوست نہیں چھینو گے۔ میرے پاس اب اور تمہارے اور اماں اور بابا کے علاوہ ہے ہی کون۔ یہ بھی نہ

رہے تو میں تو ویسے ہی مر جاؤں گی" وہ بے بسی کی انتہا پر تھی کسی بھی طرح فاران کو اس سب سے روکنا چاہتی تھی۔

"میں یہ دونوں کام کرلوں گا۔ مگر اس محبت کو ختم نہیں کر سکتا" سر اٹھا کر سامنے دیکھتے وہ بڑے ضبط سے گویا ہوا۔

"میں دعا کرتی ہوں۔ تمہیں کوئی اتنی بہترین ملے کہ یہ سب تمہیں کچھ سالوں بعد ایک حماقت کے سوا کچھ نہ لگے" اسکے چہرے پر اب پتھریلے تاثرات آچکے تھے۔

"اونہہ۔ بددعا دے رہی ہو" نظریں اسکے چہرے کی جانب موڑیں۔

"مر کر بھی تمہیں بددعا نہیں دے سکتی۔ تم بہت بہت خاص ہو" اس وقت وہ ضبط کی انتہاؤں پر تھی۔

"خود کو یوں ضائع مت کرو۔۔ میں بس یہ سانسیں گزار رہی ہوں جو اللہ نے میرے لئے مختص کر رکھی ہیں۔ ورنہ مجھ میں جینے کی کوئی خواہش نہیں۔ تم یہ اچھے سے جانتے ہو۔ اور کیوں نہیں ہے یہ بھی جانتے ہو۔ بس جتنی زندگی ہے" وہ بھی خاموشی سے سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز فاران میں تمہیں اپنی وجہ سے نہ تو کسی تکلیف میں دیکھ سکتی ہوں نہ تکلیف دینے کا سوچ سکتی ہوں۔ آئم سوری پلیز" وہ بے بسی سے اسکی جانب دیکھ کر بولی۔ جو اسے دیکھنے سے احتراز برت رہا تھا۔

"کہہ چکا ہوں نا اب دوبارہ اس بارے میں بات نہیں کروں گا" اسے یقین دہانی کروائی۔

"اپنا خیال رکھنا۔ خدا حافظ" یمامانے بھی مزید بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

گاڑی سے اتر کر بلڈنگ کی جانب بڑھی۔

فاران نے اس کٹھور کو دور جاتے ہوئے دیکھا۔

"اگر یہ کیس ختم ہوا یا تم نے پیسے کھائے تو یاد رکھنا نہ صرف تمہارے حلق سے وہ پیسے نکلواؤں گا بلکہ تمہارے خاندان کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا" نجانے رات کے اس پہر یہ کون فون پر بکواس کر رہا تھا۔

"ابے کون ہے۔۔زندگی عذاب کی ہوئی ہے تم جیسے لوگوں نے" غفار نے سائیڈ ٹیبل سے ٹائم پیس اٹھا کر دیکھا رات کے دو بج رہے تھے۔

"شہنشاہ سے تو واقف ہوگے ہی" دوسری جانب سے لئے جانے والے نام پر غفار کی آنکھیں بھک سے کھلیں۔

"تت۔۔تت۔۔۔تم" اسکی گھگھی بندھ گئی

"ہاں میں۔۔۔۔شہنشاہ۔۔۔کان کھول کر میری بات سنو" اب کی بار وہ تھوک نگلتا اٹھ بیٹھا۔وہ بھی ایسے مودب کہ جیسے شہنشاہ سامنے ہی بیٹھا ہو۔

شہنشاہ کے نام سے وکیل۔۔جج اور پولیس والے تھر تھر کانپتے تھے۔وہ اپنے مخالف جانے والے کو ایسے غائب کرتا تھا کہ اس کا نام ونشان پھر کبھی کسی کو نہیں ملتا تھا۔

www.kitabnagri.com

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم سر تاج کے ساتھ اسکے کیس کے سلسلے میں گٹھ جوڑ کر رہے ہو۔۔ یاد رکھنا۔۔ اگر یہ کیس ختم ہوا یا پینڈنگ میں گیا۔۔ تو تمہاری لاش بھی تمہارے گھر والوں کو نہیں ملے گی" شہنشاہ کی بات پر وہ جتنا بھی چونکتا کم تھا۔

کیونکہ کل ہی اسے سر تاج نے بلایا تھا۔ اور اس کے خاص اڈے پر ساؤنڈ پروف کمرے میں سر تاج، غفار اور وقار کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ سر تاج نے اسے منہ مانگی رقم آفر کی تھی۔ اس کیس کو پینڈنگ میں ڈالنے کی۔ اور غفار نے اس سے سوچنے کا وقت مانگا تھا۔

یہ کیس وہ اتنی آسانی سے اسی لئے اب ختم نہیں کر سکتا تھا کہ سر تاج کا نام اب ملکی سطح پر موجود کالے دھندوں والوں کی لسٹ میں شامل ہو چکا تھا۔

اور حکومتی بنیادوں پر جو ایک سیل ایسے لوگوں کے لئے تشکیل دیا گیا تھا اس کا چارج ایک فوجی کے پاس تھا۔

اور فوج غداروں کو کسی صورت نہیں چھوڑتی یہ سب جانتے تھے۔ اسی لئے غفار کشمکش میں تھا کہ سر تاج کے کیس کو کس طرح وہاں سے ہٹایا جائے اور اسی سلسلے میں اس نے وقت مانگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر وہ حیران تھا کہ انکی ملاقات کا شہنشاہ کو کیسے معلوم ہوا۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"زندہ ہو یا ابھی سے کوچ کر گئے۔" اسکی طنز بھری آواز فون سے ابھری۔

"مم۔۔ میں تمہیں سوچ کر۔۔۔"

"شہنشاہ سوچنے کی مہلت نہیں دیتا۔۔ ہاں یا نا۔۔ تیسرا کوئی راستہ میں نے کبھی کسی کو نہیں دیا۔۔ مجھے۔۔۔ تم مجھے ٹال رہے ہو" غفار کی بات کاٹ کر وہ غرایا۔

"اگر میں نے اسکی بات نہیں مانی تو اس نے مجھے دھمکی دی ہے کہ وہ میرے خاندان کو نقصان پہنچائے گا"

"اور میں تو جیسے تمہارے خاندان کو ہیروں کے ہار پہناؤں گا۔۔ یہ گارنٹی دیتا ہوں۔ اگر یہ کیس پر وسیڈ کرتے رہے تو تم اور تمہارے خاندان کی حفاظت کا ذمہ میں لیتا ہوں۔ مگر کام کرنے کی صورت میں۔۔ اتنی سی بھی

ہیرا پھیری کی نہ تو شہنشاہ تمہیں تمہاری سوچ سے بھی پہلے پالے گا اور انجام میں تمہیں بتا چکا ہوں" شہنشاہ کا غراتا لہجہ اسے پسینے سے شرابور کر گیا۔

"پسینہ صاف کروا پنا۔۔۔ اٹھو اور پانی وانی پیو۔۔۔ جگ تو خالی پڑا ہے تمہارا" اسکی بات پر غفار کا تھر تھر کانپنا بنتا تھا۔یعنی وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

"اور ہاں یہ کال ٹریس کروانے کی غلطی مت کرنا۔۔۔ کوشش کروگے بھی تو منہ کی کھاؤ گے" کہتے ساتھ ہی شہنشاہ نے فون بند کر دیا۔

اس نے بھی کال اینڈ کر کے جیسے ہی سائیڈ پر موبائل رکھا موبائل سے ایک چنگاری نمودار ہوئی اور وہ وہیں پر جل گیا۔

غفار دل پر ہاتھ رکھے یہ خوفناک منظر دیکھ رہا تھا۔

اس کا موبائل اسکی نظروں کے سامنے جل گیا تھا۔اب وہاں سے دھواں اٹھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ حقیقت میں شدید خوفزدہ ہو چکا تھا۔

شہنشاہ کی بات ماننے کے علاوہ اسکے پاس دوسرا راستہ صرف موت اور یقیناً تکلیف دہ موت کا تھا۔

آج جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی وہاں پہلے سے ہی سفید ٹیلوپ کا بکے پڑا ہوا تھا۔

وہ نہ تو خوفزدہ تھی نہ پریشان ہاں مگر حیران ضرور ہوتی تھی۔ پچھلے ایک ہفتے سے یہی ہو رہا تھا۔

کبھی فلیٹ کی بالکونی پہ ایسا ہی بکے ملتا۔۔ کبھی کچن کے آگے بنی کھڑکی میں۔۔ کبھی آفس پہنچتی تو اسکی ٹیبل پر پہلے سے پڑا ہوتا۔

اور آج تو گاڑی کے اندر۔۔۔

رات میں اسے اچھی طرح یاد تھا کہ جس وقت وہ ایک سیمینار اٹینڈ کرکے واپس آئی تھی تب اچھی طرح گاڑی کو لاک کیا تھا شیشے بھی بند کئے تھے۔

"آخر کون ہو سکتا ہے۔۔ کیا سر تاج یا وقار؟" اس کا دماغ انہی دونوں کی جانب گیا۔

"دشمن گولیاں تو تحفے میں مار سکتے ہیں مگر پھول نہیں دے سکتے۔" اپنی سوچ کی نفی کرتے اس کا دھیان یکدم فاران کی جانب گیا۔

"اف یہ بندہ" اسے شدید غصہ آیا۔۔ وہی ہو سکتا تھا۔ حالانکہ اس دن کے بعد سے اس نے دوبارہ اس حوالے سے یماما سے بات نہیں کی تھی۔

"خاموشی سے کنوینس کرنا چاہتا ہے" یماما اسٹیرنگ پہ ہاتھ رکھے کچھ دیر سوچتی رہی۔

پھر ایک گہری سانس بھر کر گاڑی سٹارٹ کی۔

وہ دوبارہ فاران سے اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ مگر یہ حرکتیں اسے پھر سے اس سے بات کرنے پر اکسا رہی تھیں۔

ابھی وہ آفس آکر اسی سوچ میں غرق تھی کہ فاران کو فون کرے یا اسکے آفس جا کر اس سے اس حرکت کی بابت دریافت کرے کہ اس کا موبائل بج اٹھا۔

بے توجہی سے اس نے نمبر پر غور کئے بنا موبائل اٹھایا۔

"ہیلو" اسکی ہیلو کے جواب میں چند لمے دوسری جانب خاموشی ہی قائم رہی۔

"سر تاج اور اسکے بیٹے کا آئندہ تم نے فون اٹینڈ نہیں کرنا" دوسری جانب سے ایک گھمبیر آواز نے اسے جو وارننگ دی وہ سن کر یماما جتنا حیرت سے دوچار ہوتی کم تھا۔

"یہ دنیا میں کون پیدا ہو گیا مجھے حکم دینے والا" ایک ابرو اچکا کر اس نے سوچا۔

"کیوں۔۔ تمہارے پھوپھا لگتے ہیں وہ جو درد اٹھ رہا ہے" طیش میں وہ اسی پر چڑھ دوڑی۔

"ایک دفع کی بات بھیجے میں نہیں بیٹھتی تمہارے۔ جب کہا ہے کہ ان کمینوں کا فون نہیں اٹھانا تو نہیں اٹھانا"

اسکے انداز پر اس نے فون کان سے ہٹا کر اب کی بار نمبر دیکھا۔ چار ہندسوں والا عجیب سا نمبر تھا۔

"اور آپ یہ بتانا پسند کریں گے کے آپ کون ہیں؟ میں آپکی بات کس خوشی میں مانوں" وہ دانت کچکچا کر بولی۔ کسی کا ایسا حاکمانہ لہجہ اس نے کبھی برداشت نہیں تھا کیا۔

"تمہارا چاہنے والا" اسکی بات پر دوسری جانب سے پہلے تو قہقہہ گونجا اور اسکے بعد جو الفاظ اس شخص نے بولے یماما کو چار سو چالیس والٹ کا کرنٹ لگا گ ئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"فاران اگر یہ سب بکواس تمہاری ہے تو یقین کرو۔۔ تمہارا دماغ سیدھا کر دوں گی" وہ اب کی بار کچھ سمجھتے ہوئے بھنا کر بولی۔

"تمہارے اس عاشق کو تمہاری ایک بار کی ڈوز ہی کافی تھی۔۔ میری جان" اس طرز تخاطب پر یماما کا دل کیا یہ جو بھی گھٹیا انسان ہے اس کا منہ توڑ کر رکھ دے۔ اور یہ ایک بار کی ڈوز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اپنا ننھا سا دماغ زیادہ خرچ مت کرو۔۔ سوچتے ہوئے اور بھی حسین لگتی ہو۔۔" یماما کی ریڑھ کی ہڈی چند لمحوں کے لئے سنسنائی۔

"منہ توڑ دوں گی تم جیسوں کا۔۔۔ گھٹیا انسان" یماما نے آخر کار اپنی حیرت کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے ازلی انداز میں اسے لتاڑا۔

"سو بار میری رانی۔۔۔ سو بار" دوسری جانب جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا۔ شریر مسکراتا لہجہ یماما کو آگ بگولا کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

غصے میں فون بند کیا۔

سامنے ٹیبل پر پڑے ٹیولپ کو ایک نظر دیکھ کر ہاتھ میں اٹھایا اور زور سے سامنے دیوار پر مارا۔

"سر تاج اگر یہ تمہارا بندہ ہے نا تو چھوڑوں گی نہیں۔

موبائل پھر سے اٹھا کر فوراً سے کاشف کا نمبر ملایا۔

"ہیلو کاشف میرے موبائل پر ابھی جو کال آئی تھی اس کا ریکارڈ چاہئیے مجھے کوئیک" یہ وہی شخص تھا جس سے وہ اپنے فونز کا ریکارڈ ہمیشہ نکلوا کر اپنے دشمنوں کے منہ پر انہی کی باتیں مارتی تھی۔

"ابھی تو کوئی کال نہیں آئی تمہارے موبائل پر" اس نے سامنے ریکارڈ چیک کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔ تھوڑی دیر پہلے ہی ایک چار ہندسوں کے نمبر سے مجھے کال آئی ہے" اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"نہیں یماما تمہارے موبائل پر جو لاسٹ کال آئی تھی وہ کل رات کی ہے اور یقینا فاران کی ہے" اسکی بات پر وہ مزید حیران ہوئی۔

"اچھا میں فون بند کرتی ہوں" کہتے ساتھ ہی اس نے جیسے ہی اپنے موبائل کا کال لاگ چیک کیا تا کہ ابھی آنے والی کال کو دیکھ سکے۔۔ مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اسکے موبائل میں آخری کال کل رات کی ہی تھی۔

جس نمبر سے ابھی اسے کال آئی تھی اس نمبر کا نام ونشان بھی اسکے موبائل میں کہیں نہیں تھا۔

"یہ کیا مذاق ہے" اب کی بار وہ اور بھی الجھی۔

سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

کچھ دیر وہ سر پکڑ کر بیٹھی رہی۔

اسے کوئی خوف نہیں تھا۔ وہ مرنے سے ڈرتی بھی نہیں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس اللہ جی اس کیس کا فیصلہ ہونے تک زندگی دے دیں" وہ سرتاج اور اسکے خاندان کو کڑی سزا دلوانے تک زندہ رہنا چاہتی تھی۔

بہت حساب چکانا تھا اسکے خاندان کو۔۔۔نہ صرف یماما کا بلکہ ان سب غریب اور نادار لوگوں کا جو وقتاً فوقتاً اسکی درندگی کی بھینٹ چڑھتے رہے تھے۔

آج سرتاج کے بھائی کے خلاف ثبوت اکٹھے کر چکی تھی۔ کل ہی کسی گمنام نمبر سے اسے کچھ ثبوت فراہم کرنے کا کہا گیا تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس فون کے پیچھے کون تھا۔اسے صرف ثبوت سے مطلب تھا۔

اسکے آفس کے گارڈن میں ایک گملے میں ایک سی ڈی کی نشاندہی کی گئی تھی۔

جیسے ہی اسے فون پر اطلاع ملی وہ نہایت پرسکون انداز میں اس گملے سے وہ سی ڈی پکڑ لائی۔

گھر جا کر جب اس نے اس سی ڈی کو پلائیر میں آن کیا۔وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی کہ بہت سے مشکل دشمن عناصر کے ساتھ مل کر سرتاج کے بھائی وہاج نے نہ صرف پولیس کے چند ایماندار آفیسرز کو غائب کروایا تھا بلکہ چند ایک مقامات پر بم بلاسٹ کرنے کا پلین بھی مرتب کیا گیا تھا۔

"یعنی یہ لوگ اپنی جائیدادیں بنانے کی خاطر ملک کو کھوکھلا کرنے میں بھی ملوث ہیں" اس نے دکھ سے سوچا۔

اب اسے جلد از جلد یہ سب اہم ثبوت کورٹ میں پیش کر کے اسکے بھائی کو بھی اندر کروانا تھا۔

"اس ملک کی نسلوں کو برباد کرنے چلے ہو۔۔ میں تمہاری نسلوں کو برباد کردوں گی" وہ عزم لئے آج یہ سب ثبوت دینا چاہتی تھی۔ مگر اس فون کال نے اسے پریشان کر دیا تھا۔

ابھی بھی وہ پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھی۔

وہ کافی دنوں بعد وقار سے ملا تھا۔

"بہت دنوں بعد چکر لگایا" وقار نے مصافحہ کرتے ہی خفگی سے پوچھا۔ پچھلے دو سال سے سمیع سے اسکی کافی دوستی ہو گئی تھی۔

سمیع سے اسکی ملاقات کینیڈا میں ایک سیمینار کے دوران ہوئی تھی۔

پہلے پہل اچھی سلام دعا ہوئی اور پھر یہ سلام دعا گہری دوستی میں بدل گئی۔

سمیع اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ گارمنٹس کا بزنس تھا۔ اور اس سے زیادہ وقار اسکے بارے میں نہیں جانتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر وہ وقار سے اپنی دوستی پوری طرح نبھا رہا تھا۔

وقار اس نئے مسئلے کے بارے میں بھی اس سے ہر طرح کا مشورہ لے رہا تھا۔

"تم اس دن بھی بہت پریشان تھے۔ لیکن مجھے کہیں جلدی جانا تھا تو تم نے پوری بات نہیں بتائی تھی۔ اب بتاؤ ہوا کیا تھا" وہ دونوں اس وقت وقار کے جم میں موجود تھے۔ دونوں ایک ٹیبل اور اس کے ساتھ رکھی کرسیوں پر سے دو پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

یہ جم اوپر سے تو ورزشی جم معلوم ہوتا تھا۔ مگر اسکی بیسمینٹ میں شراب اور جوئے کا اڈا تھا۔

وقار نے اسے یماما کے متعلق سب بات بتائی۔

"یہ لڑکی حد سے بڑھتی جارہی ہے۔ پہلے سوچا تھا اسے اٹھوا کر اسکے کہے لفظوں کی ایسی سزا دوں گا کہ ساری زندگی موت بھی مانگے گی تو وہ بھی اسکے قریب نہیں آئے گی۔ اسے سسکا سسکا کر ماروں گا۔۔ اپنی آگ بھی بجھاؤں گا۔ اور جو جو اس گنگا میں ہاتھ دھونا چاہے گا اسے اجازت دوں گا" وقار کے چہرے پر اس لمحے چٹانوں کی سی سختی کے ساتھ ساتھ شیطانیت ٹپک رہی تھی۔

"مگر اب وہ اس کی مہلت نہیں آنے دے رہی۔ اگر اب ہم نے اسے اغوا کروایا تو معاملہ بہت خراب ہو جائے گا۔ سب الزام ہم پر آئے گا۔ اور ہم مزید اس کیس میں پھنس جائیں گے" سمیع خاموشی سے اسکی سب باتیں سن رہا تھا۔

"تو پھر اب کیا سوچا تم نے؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد سمیع کی آواز آئی۔

"اب سوچا ہے اس کا قصہ ہی ختم کر دیا جائے۔ روڈ ایکسیڈنٹ میں اسکی موت" اسکی آنکھوں سے ایسے چنگاریاں نکل رہی تھیں جیسے یماما اس لمحے اسکے سامنے ہو۔

"لیکن اگر یہ بھی تمہارے حق میں نہیں گیا تو" اس کی بات پر ایک غرور سے بھری مسکراہٹ اسکے چہرے پر بکھری۔

"اسی لئے تو تم سے یہ سب بات کی ہے۔ میں جانتا ہوں تم بھی کم شیطانی سوچ کے مالک نہیں ہو" اسکی بات پر وہ محظوظ کن مسکراہٹ ہونٹوں میں دبا گیا۔

"یعنی۔ جال تک تو تم نے سوچ لیا۔ اب یہ جال بچھانا کیسے ہے وہ میں نے سوچنا ہے" سمیع بائیں آنکھ دبا کر مسکراتے ہوئے بولا۔

وقار اسکی شرارت پر قہقہہ لگائے بنا نہ رہ سکا۔

"ایسے ہی تو دو سالوں سے تم سے دوستی نہیں رکھے ہوا" دونوں شیطان ذہنیت کے حامل انسان ملے ہوئے تھے۔

"تو بس پھر۔۔ کل تم پہلی فرصت میں اسکے آفس جاؤ۔ کیونکہ ابھی اگلی پیشی میں چار دن ہیں۔ تب تک شاید یہ رام ہو جائے اور اگر نہ ہو سکی تو بس پھر اگلا قدم اسکی موت کی صورت ہو گا" اسکے لہجے میں سفاکی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے اسی لئے تم سے مشورہ لینا مناسب سمجھا تھا" وقار نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

رات میں جس وقت وہ گھر آیا شمس جاگ ہی رہے تھے۔

"آپ سوئے نہیں ابھی" وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو سامنے ہی صوفے پر بیٹھے وہ یقیناً کافی پی رہے تھے۔

"تم جب تک باہر رہو مجھے نیند نہیں آتی" ان کی محبت پر سرشار ہو تا وہ آگے بڑھ کر انکے ماتھے پر پیار کر تا انکے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کبھی کبھی تم پیار نچھاور کرنے میں اپنی ماں سے بھی بازی لے جاتے ہو" ان کے مسکراتے لہجے میں کہے گے الفاظ اسے قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یقیناً تمہاری بیوی کبھی اس بات کی شکایت نہیں کرے گی کہ تم پیار کا اظہار کرنے میں کنجوس ہو۔۔جو باپ کے ساتھ اتنی محبوبانہ حرکتیں کرے۔۔وہ بیوی کے ساتھ۔۔۔"ان کی ادھوری بات پر وہ پھر سے قہقہہ لگائے بغیر رہ نہیں سکا۔

"ڈیڈی پلیز"اب وہ بلش کر رہا تھا۔اور وہ محبت سے بیٹے کا روپ دیکھ رہے تھے۔

"خدا جلد ہی مجھے یہ وقت دکھائے جب میری بہو تمہاری ہی طرح تمہاری حرکتوں پر بلش کرے"ان کی بات پر اب کی بار اس نے مسکراتے چہرے لیکن خفگی بھری نظروں سے انہیں دیکھا۔

"آپ کیا اس وقت میرے مستقبل پر روشنی ڈالنے کے لئے ہی جاگ رہے تھے"اب کی بار قہقہہ لگانے کی باری شمس کی تھی۔

"نہیں میری جان تمہارے میسج نے مجھے پریشان کر دیا تھا۔جلد ہی اس کا کوئی بندوبست کرنا پڑے گا"اب کی بار انکے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آئے۔

نائل نے ایک سنجیدہ نظر ان پر ڈالی۔

"جی ڈیڈی۔۔۔میرا وآئس میسج بھی سن لیا ہو گا آپ نے۔"

"ہاں۔۔تم نے اچھا کیا اسے وہاں بھیج کر۔۔۔یہ بے حد ضروری تھا ورنہ ہمارے ہاتھ ثبوت نہ آتا۔کہ وہ کیا سوچے بیٹھے ہیں"انہوں نے کافی کا آخری گھونٹ بھرتے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"تم کافی لو گے؟"انکے سوال پر وہ یکدم چونکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں۔۔ابھی پی کر ہی آیا ہوں" اسکے جواب پر وہ محض سر ہلا کر رہ گ ئے۔

"میں نے ہفتے والے دن کا پلین کیا ہے۔اب آپ نے اسے وہاں سے نکلوانے کے سب انتظامات کروانے ہیں"

"تم ہتھیلی پر سرسوں تو نہیں جما رہے ؟"

"میرا خیال ہے پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔اور ویسے ہی جمعہ کو جیسے ہی اس بار کا فیصلہ پتہ چلے گا۔وہ ضرور ہاتھ پاؤں مارے گا۔اور اس سے پہلے کہ وہ اشتعال میں کچھ کرے میں اسے ہوا دے کر اپنا کام نکلوالوں" اس کی بات پر وہ مزید کوئی سوال اٹھا ہی نہیں سکتے تھے۔وہ جانتے تھے کہ نائل پہلے ہی اسکے ل ئے کتنا تڑپا ہے۔وہ اور مہک اسکی ایک ایک تکلیف سے آگاہ تھے۔وہ مزید اسے کیسے تکلیف میں دیکھ سکتے تھے۔

"ٹھیک ہے میں سب کو بریفنگ دے دوں گا۔ان سے کورڈینیٹ پھر تم کر لینا" انکی بات پر وہ قدرت مطمئن نظر آیا۔

"چلو اب جا کر سوؤ" صوفے سے اٹھتے وہ اس کا کندھا تھپتھا کر بولے۔

"میں تھوڑی دیر کے لئے غائب ہو سکتا ہوں" اسکے شرارتی انداز میں کئے گ ئے سوال پر وہ جاتے جاتے پلٹے۔

"تم زیادہ شوخے ہوتے جا رہے ہو۔۔" انکے لہجے میں چھپے اقرار اور خفگی کے ملے جلے تاثرات نے اسے مزہ دیا۔

"مہک تہجد کے لئے اٹھتی ہے۔اب سوچ لو صرف ڈیڑھ گھنٹا ہے تمہارے پاس" وہ جانتا تھا وہ کبھی منع نہیں کریں گے۔ مگر وہ انکی اجازت کے بغیر اور انہیں بتائے بغیر اس کے پاس جاتا بھی نہیں تھا۔

"اب زیادہ دانت مت نکالو۔۔ جلدی جاؤ اور جلدی آؤ" انکی بات پر وہ مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلاتا تیزی سے اٹھا۔

آج رات اس کا سونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

وہ چاہتی تھی کہ وہاج کا کیس بھی وہ ساتھ ہی شروع کر دے تاکہ دونوں بھائیوں کو بیک وقت قانون آڑے ہاتھوں لے۔لاؤنج میں موجود صوفے کے قریب نیچے گدا بچھائے وہ آرام دہ انداز میں تکیہ دیوار سے لگائے۔ پچھلے چار گھنٹوں سے لیپ ٹاپ ٹانگوں پر دھرے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی۔وہاج کا پورا کیس تیار کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے کل ہی یہ کیس فائل کرنا تھا۔اسی لئے رات کو سونے کی بجائے وہ کام میں مصروف تھی۔

چار گھنٹوں بعد جب کافی حد تک کیس بن چکا تب اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائیں۔سامنے لگی گھڑی میں وقت دیکھا تو رات کے ڈھائی بج چکے تھے۔

لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اوپن کچن کی جانب گئی۔

کافی کپ میں ڈال کر وہ پھینٹنے لگی۔

ساتھ ساتھ کیبنٹس میں جھانکنے لگی کہ کچھ کھانے کو بھی ملے جائے۔

اسی دوران لائٹ چلی گئ۔

کچھ دنوں سے یو پی ایس کی بیٹری بھی خراب ہو چکی تھی۔

اب یکدم لائٹ جانے پر اسے یاد آیا کہ وہ روز آج لوں گی۔۔ آج لوں گی۔۔کے چکر میں بھول جاتی تھی۔

"اس ملک میں تو بجلی کا بحران ختم نہیں ہونا۔ ہمیں اپنا بندوبست خود ہی کرنا پڑے گا" افسوس سے سوچتے وہ مڑی تا کہ جہاں وہ کام کر رہی تھی وہاں پڑے موبائل کی ٹارچ آن کر سکے۔

یہ بھی شکر تھا کہ چاند کی روشنی پوری آب و تاب سے بالکونی سے ہوتی اسکے لاؤنج میں آرہی تھی۔

ہر چیز کا ہیولا سا نظر آرہا تھا اسکے لئے اتنا ہی بہت تھا۔

اندازے سے نیچے فرش پر بچھائے میٹرس کے قریب گئ تو کسی کی موجودگی کا شدت سے احساس ہوا۔

میٹرس کے ساتھ پڑے صوفے پر سرسراہٹ اس نے صاف محسوس کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی وہ بیٹھی اپنا موبائل اٹھا کر صوفے کو غور سے دیکھ ہی رہی تھی کہ کوئی اسکے کان کے قریب آیا۔

"کیسی ہے میری رانی" گمبھیر لہجے نے لمحہ بھر کو اسے دہشت زدہ کیا۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس ہیولے کو دیکھ رہی تھی جو اب بھی اسکے چہرے کے قریب تھا۔

چند ہی لمحے لگے تھے اسے خود کو سنبھالنے میں جلدی سے کھڑی ہوئ۔

"کیوں آئے ہو یہاں؟" درشت لہجے میں سوال کیا۔

ساتھ ہی ساتھ کپ پہ گرفت سخت کی۔

"اپنی رانی سے ملنے بھی نہیں آسکتا تو تف ہے پھر میری بہادری پر۔۔۔" لہجے میں بدمعاشوں والا ٹچ تھا۔

"مل لئے اب نو دو گیارہ ہو جاؤ" وہ بھی یماما تھی۔ کسی سے نہ ڈرنے والی

وہ جو کوئی بھی تھا۔۔ یماما کے انداز پر قہقہہ لگائے بغیر نہیں رہ سکا۔

"دوری کی باتیں جانے دو۔۔" دل پر ہاتھ رکھے وہ بڑے انداز میں گنگنایا۔

"اگر تو تم سرتاج یا وقار کے بندے ہو اور مجھے فضول میں دھمکانے کی خواہش سے آئے ہو تو ایک بات ذہن نشین کرلو۔۔ مین مر تو جاؤں گی مگر ان کے کیس سے پیچھے نہیں ہٹوں گی" وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولی۔

اب وہ ہیولا صوفے سے اٹھ کر اسکے قریب کھڑا تھا۔

بھاری بھر کم داڑھی اور لمبے بال تھے مگر اندھیرے کے سبب اسکے چہرے کی ہئیت واضح نہیں ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مریں میری جان کے دشمن" محبت سے چور لہجے میں بولے والے جملے پر وہ دنگ رہ گئی۔

بات سنو تم۔۔ یہ اپنا ٹھرکی انداز کسی اور پہ جا کر آزمانہ یہاں کوئی فرق نہیں پڑنے والا"

وہ پھر چٹانوں کے سے سخت لہجے میں بولی۔"

"کسی اور کی ان باتوں سے تمہیں فرق واقعی نہیں پڑنا چاہئیے۔۔ورنہ اس شخص کی موت میرے ہاتھوں لکھی جائے گی" اپنی بات ختم کرکے اسکے چہرے پر بکھری لٹوں کو پھونک ماری۔

"ارے جاؤ" وہ اسکی دیدہ دلیری پر حیرت سے نکلتے ہوئے اسکی بات کو ہوا میں اڑانے کے سے انداز میں بولی۔

"جاؤں گا بھی۔۔اور تمہیں لے کر بھی جاؤں گا۔ مگر آج نہیں۔۔ آج تو بس یار کے دیدار کو آیا تھا۔۔" اسے زچ کرنے والے شریر لہجے میں اپنی بات کہہ کر بالکنی کی جانب بڑھا۔

پھر غصے سے مٹھیاں بھینچے کھڑی یماما کی جانب مڑا۔

"جو وارننگ صبح دی تھی اسے یاد رکھنا۔ سرتاج اور اسکے بیٹے کا فون اب نہیں اٹھانا" اسکی بات سن کر وہ جو اپنا غصہ ضبط کررہی تھی تڑخ ہی گئ۔

"کروں گی۔۔۔فون بھی اٹینڈ کروں گی۔ اور اب تو اسے دھمکانے اسکے گھر بھی جاؤں گی۔۔ کرلو جو کرنا ہے" اسکی توقع کے عین مطابق وہ جل کر بولی۔

اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"میری چیتی۔۔۔جب اس نڈر انداز میں بولتی ہونا۔۔۔

ہائے بہت گھائل کردیتی ہو۔۔۔کسی سے زیر نہ ہونے والا شہنشاہ۔۔۔اپنی چیتی کی ہر ادا سے زیر ہو جاتا ہے۔۔۔" اس کے بے باک انداز اور اپنے نام کا دھماکا کرنے پر یماما کا دماغ کھول کر رہ گیا۔

وہ کیسے نہ جانتی اس شخص کا جو ہر وکیل۔۔ ہر پولیس والے کی زبان پر ازبر تھا۔ نجانے کتنے کیسیز میں انوالو تھا اور ہر بار پولیس کی حراست سے اتنی آسانی سے غائب ہو جاتا کہ سب حیران رہ جاتے۔

مگر یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ جب غائب ہی ہونا ہوتا تھا تو پکڑائی کیوں دیتا تھا۔ یا پھر مقصد پولیس کو یہ باور کروانا ہوتا تھا کہ وہ شہنشاہ کے سامنے بے بس ہیں۔

ایک بار تو اسکے مرنے کی خبر بھی سنی تھی۔ مگر وہ بھی محض ایک ڈرامہ تھا شاید۔

"تم۔۔ تم شہنشاہ ہو۔۔ وہی گھٹیا دہشت گرد جو نجانے کتنے کیسیز میں انوالو ہے" اس نے حیران ہوتے پوچھا۔

"جی جناب دنیا کے لئے دہشتگرد لیکن اپنی رانی کا ادنی سا خادم" اسکی بات پر وہ نہایت ادب سے کورنش بجالایا۔

"تم۔۔۔ تم میری پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔۔ تمہیں تو ہزاروں مل جائیں گی" اب کی بار وہ پریشان ہو کر بولی۔

"افففف ایک دہشتگرد کا بھی مجھ پر دل آنا تھا" وہ دل میں کلس کر رہ گئی۔

"ہاں مل تو جائیں گی۔ مگر ان میں کوئی اتنی دبنگ یماما نہیں ہو گی۔ مجھے تو بس یہی چاہئیے" وہ ضدی لہجے میں بولا۔

"میں کھلونا ہوں کہ چاہئیے۔ اپنے دماغ سے یہ بھوت اتار دو تو بہتر ہے۔۔۔ اور اب دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ یہ کپ میں تمہارے سر پر توڑ دوں گی" جانتی تھی اسے پولیس بلانے کی دھمکی دینا بے کار ہے۔ وہ تو پولیس کو جیب میں لئے پھرتا ہے۔

www.kitabnagri.com

"زہے نصیب۔۔ کبھی یہ موقع بھی تمہیں دیں گے۔۔ جلدی کا ہے کی ہے" وہ اسکی دھمکی پر مسکراتا ہوا۔پلٹا اور بالکنی سے چھلاوے کی طرح نکل گیا۔یماما اسے دیکھنے کے لئے آگے بڑھی۔

لیکن نجانے کتنی پھرتی سے نکلا کہ اسے نظر ہی نہیں آیا۔

اسی لمحے لائٹ آگئی۔وہ پریشان ہوتی اندر آئی۔وہ بہتیرے مشکل کیسیز بھگتا چکی تھی۔مگر اس عشق وعاشقی کے کیس کا کیا کرتی۔

یہ کیس بے حد پیچیدہ تھا۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

وقار باہر جانے کے لئے جیسے ہی گاڑی کی جانب بڑھا، جہاں اس کا ڈرائیور اور گارڈز منتظر تھے کہ چوکیدار کو اپنی جانب آتے دیکھ کر گاڑی کی جانب اسکے بڑھتے قدم رک گئے۔

"کیا موت آگئی ہے تجھے" وہ ناگواری سے اپنے سے کئی گنا بڑے اور بوڑھے چوکیدار سے مخاطب ہوا۔

"وہ وہ صاحب جی یہ خاکی لفافہ آیا ہے" وہ ہانپتے ہوئے ایک عدالتی نوٹس اسکی جانب بڑھا کر بولا۔

وقار نے جھپٹنے کے انداز سے وہ لفافہ لے کر چاک کیا۔ بوڑھا چوکیدار اسکے تیور بھانپتے ہوئے تیزی سے واپسی کی جانب مڑا۔

نوٹس پڑھتے ہی اسکے تاثرات خطرناک ہو چکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گاڑی بند کرو۔۔ میں ابھی نہیں جاؤں گا" غصے سے بمشکل اتنا ہی بولا۔

دھپ دھپ کرتا رہائشی حصے کی جانب بڑھا۔

سرتاج اپنی باقی فیملی کو پہلے ہی باہر بھجوا چکا تھا۔ اب اس ملک میں وہ اور وقار کے علاوہ وہاج اور اسکی فیملی موجود تھے جو کہ گاؤں میں حویلی اور زمینوں کی نگرانی کرتے تھے۔

"کیا ہوا ہے۔۔تم تو باہر جا رہے تھے۔۔موڈ کیوں خراب ہے" سر تاج لاؤنج میں بیٹھا اپنے محبوب مشروب کے ساتھ شغل میں مصروف تھا کہ وقار کو غصے سے لال چہرہ لئے اندر آتا دیکھ کر حیران ہوا۔

"ہمارے کالے دھندے تو سر عام ہو چکے ہی تھے۔اب چچا کے لئے بھی نوٹس آگیا ہے" اس نے غصے سے وہی لفافہ اسکی جانب کیا۔

سر تاج نے پیشانی پر بل ڈالتے اس کا گستاخانہ لہجہ ہضم کیا۔

لفافہ جیسے ہی کھولا وہاج کے خلاف عدالت سے نوٹس والا کاغذ بر آمد ہوا۔ جس میں دہشتگردوں کا ساتھ دینے اور انہیں دو نمبر طریقوں سے ملک میں آنے کا راستہ دینے پر الزام نہ صرف عائد کیا گیا تھا بلکہ اسکی چند دنوں بعد پیشی بھی تھی اور پیش نہ ہونے کی صورت میں گرفتاری کے وارنٹ بھی جاری ہونے کی پیشگی وارننگ تھی۔

سر تاج سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"یہ لڑکی اب قتل ہو گی میرے ہاتھوں" وقار غصے میں بھرا بیٹھا تھا۔

سامنے رکھی وہسکی کی بوتل سے گلاس بھر کر غٹا غٹ پی گیا۔

"جینا حرام کر دیا ہے اس حرامزادی نے" سر تاج نوٹس ایک جانب پھینک کر مغلظات بکنے لگا۔

"فون کریں چچا کو۔۔ہمیں مصیبتوں میں پھنسا کر نہ تو ہمارا ساتھ دیا۔۔اب اپنے بھگتان تو بھگتیں" منہ آستین سے صاف کرتے باپ کو تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

سر تاج نے اسی وقت وہاج کو فون کیا۔

"بھائی صاحب۔۔۔۔یہ۔۔یہ سب سی اس کمینی کو کیسے پتہ چلا" وہاج بھی حیران پریشان بیٹھا تھا۔

"وہ کوئی عام لڑکی نہیں۔۔مجھے لگتا ہے بڑی بڑی طاقتیں اسکے ہمراہ ہیں۔بیٹھے بٹھائے ہماری زندگی کو عذاب سے دوچار کر دیا ہے اس نے" سر تاج تو پہلے ہی اپنے کیس کی وجہ سے غصے میں تھا۔

"میں نے اس خبیث جج کو بھی رام کرنے کی بہتیری کوشش کی تھی مگر وہ گھٹیا انسان۔۔۔۔۔جواب ہی نہیں دیا اس نے میری آفر کا۔۔اوپر سے فیملی بھی پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے اسکی۔سوچا تھا کوئی قاتلانہ حملہ اسکے بیوی بچوں پر کرواؤں گا تو عقل ٹھکانے آجائے گی اس گندگی کے پوٹ کی۔

مگر جب سے وہ آفر کی اسکے بعد سے تو اسکی فیملی گھر سے راتوں رات غائب ہو گئی ہے۔اکیلا ہی ہے اب۔۔۔اففف لگتا ہے ہر جانب سے گھیرا تنگ ہو رہا ہے" وہ اپنی رام کہانی سنانے لگا۔

"تم بس کل ہی شہر پہنچو۔۔اس سے پہلے کے حالات خراب ہو جائیں۔ہمیں تو اکیلا چھوڑ کر تم سب گاؤں بھاگ گئے تھے۔۔اب اپنے کرتوتوں کو خود بھگتو۔مجھ سے ایک ٹکے کی بھی امید مت لگانا" اس لمحے دونوں کو اپنی اپنی پڑ گئی تھی۔کون بھائی کہاں کا بھائی

"اچھا کیا آپ نے۔۔یہ رشتے دار ہیں ہی اس قابل۔جوتی کی نوک پر رکھنا چاہیئے انہیں" وقار ساری بات سنا چکا تھا۔اپنی رائے دینے لگا۔

"اور تمہارا وہ دوست سمیع کسی کام کا نہیں نکلا وہ۔۔"اس کی بات ان سنی کر کے سر تاج اس پر چڑھ دوڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے ہی دوست کسی کام کے ہیں۔۔ آپ کے تو سب جان نچھاور کرنے والے اب کونوں کھدروں میں چھپے ہوئے ہیں" اس نے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینا ضروری سمجھا۔

"اسکے ایکسیڈینٹ کا پورا پلین تیار ہے۔ آپ بس اپنی فکر کریں" وہ طنزیہ ہنسی ہنستا اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

"الو کا۔۔۔۔" سرتاج منہ میں بڑبڑا کر رہ گیا

سرتاج کی فیصلہ کن پیشی سے ایک دن پہلے سمیع کی ہدایات کے مطابق وقار اپنے گن مینز سمیت یماما کے آفس پہنچ چکا تھا۔

"میڈم وقار اپنے بندوں سمیت آیا ہے" اس کے پی اے نے وقار کو دروازہ کھول کر اندر آتے دیکھ کر فوراً یماما کو فون گھمایا۔

"اوئے تیری میڈم اندر بیٹھی ہے" بلال کے سامنے رکھی کرسی کو ٹھوکر مار کر اپنے مخصوص مغرور لہجے میں بولا۔

"اسے اندر آنے دو" یماما نے دوسری جانب وقار کی آواز سنتے ہی بلال کو حکم دیا اور فون کھٹ سے بند کر دیا۔

بلال نے تھوک نگل کر سر اثبات میں ہلایا۔

اپنی مونچھیں مروڑ کر بلال کو گھوری سے نوازتا وہ یماما کے آفس کی جانب بڑھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بغیر ناک کئے زوردار آواز سے دروازہ کھولتا وہ اندر کی جانب بڑھا۔

یماما اپنی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے پر سکون انداز میں بیٹھی وقار کے مغرور انداز کو تیکھی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

اس کا پر سکون انداز وقار کو آگ بگولا کر گیا۔

ہاتھ بڑھا کر کرسی کھینچی۔

"ایک منٹ۔۔" یماما نے ہاتھ اٹھا کر اسے اسکے اقدام سے روکا۔

وہ بھنویں اچکا کر اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو مجھے روکنے کی ہمت کیسے کی۔

"میرے آفس کا فرنیچر میں نے حلال کی کمائی سے خریدا ہے تم جیسے حرام کھانے والے اس پر بیٹھ کر اسے ناپاک کر دیں گے۔لہذا جلدی جو بکواس کرنی ہے وہ کرو۔۔اور یہاں سے اپنی شکل گم کرو" تیکھے چتون سے اسے دیکھتی اسے اسکی اوقات یاد دلا گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یماما کی باتوں پر وہ کیسے طیش میں نہ آتا۔

اس نے غصے سے نتھنے پھلائے۔ہلکا سا رخ موڑ کر چنگاریاں برساتی نظروں سے اپنے گن مینز کو دیکھا۔

انہوں نے فوراً یماما کی جانب اپنی گنز تانیں۔

اب اس نے رخ موڑ کر بھنویں اچکا کر جتاتی نظروں سے یماما کو دیکھا۔

وہ ہلکا سا قہقہہ لگا گئی۔

"تانو شاباش نہ صرف یہ گنز تانو بلکہ ایک آدھ گولی بھی چلالو۔۔ مجھے اپنے مرنے کی کوئی فکر نہیں۔۔۔ہاں مگر میرے آفس میں لگے کیمرے یہ سب منظر قید کر کے اس وقت میرے یوٹیوب چینل پر لائیو کوریج شروع کرنے کو بے تاب ہیں۔۔۔"یماما نے اپنے لیپ ٹاپ کا رخ انکی جانب کیا جہاں ان کی ایک ایک حرکت سی سی ٹی وی کیمروں میں ریکارڈ ہو رہی تھی۔

"دیکھو لڑکی" وقار نے غصہ ضبط کرتے اپنے گن مینز کو گنز نیچے رکھنے کا اشارہ کیا۔

"کیوں اپنی جان کی دشمن بن رہی ہو۔۔ کتنی عمر ہے تمہاری پچیس۔۔ چھبیس سال" اس نے اب کی بار تمہید باندھی۔

"کیوں اپنی جان کی دشمن بن رہی ہو۔ دیکھو۔۔ جتنے پیسے کہو گی دے دیں گے۔ تم بس اس کیس کو ختم کرو" اب وہ منتوں پر اتر آیا۔

یماما اپنی سیٹ سے کھڑی ہوئی۔

"میری عمر چاہے۔۔ چھبیس کو چاہے ساٹھ سال ہو جائے۔ مگر تم جیسے درندوں اور ملک دشمن عناصر کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گی۔ میری قیمت تم جیسے ناسوروں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے لے جا کر کڑی سے کڑی سزا دلوانا ہے۔ اور اس سے کم پہ تو میں مر کر بھی بات طے نہ کروں" ایک ایک لفظ چبا کر بولتی وہ وقار کو زچ کر رہی تھی۔

"میں تمہاری چمڑی ادھڑوا دوں گا" یہ جان کر بھی کہ وہ سی سی ٹی وی کیمروں کی زد میں ہے۔ یماما کی باتوں پر خود کو کنٹرول نہ کر سکا۔

"اونہہ۔۔۔ابھی تو چکی پیسنے کی یا تختہ دار پر لٹکنے کی تیاری کرو۔۔ مجھ تک آنے کے خواب۔۔خواب ہی رہنے دو" کندھے اچکا کر گویا اسے چینلج کرتے آئینہ دکھا گئ۔

وقار چند لمحے شعلے برساتی نظروں سے اسے دیکھتا رہا جیسے اسے نظروں سے ہی جھلسا دے گا۔

مگر بے بسی کے مارے کچھ کر نہ سکا۔

غصے سے تن فن کرتا نکل گیا۔

یمامانے ساری ریکارڈنگ بند کی۔اور فوراسے پیشتر اسے اپنے یوٹیوب چینل پر اس ہیڈلائن کے ساتھ چلادی۔

"ملک کے لٹیروں کا ایک اور کارنامہ"

یس کے بٹن کے ساتھ ہی وہ ویڈیو وائرل ہونے کو تیار تھی۔

وائرل ہوتے ہی سب سے پہلا ویور شہنشاہ کے نام سے تھا۔

یمامانے اچھنبھے سے نام پڑھا۔

ساتھ ہی اسکے موبائل کی سکرین جگمگائ۔

ہاتھ بڑھا کر سائیڈ پر رکھا موبائل اٹھایا۔

"شاباش میری چیتی" کسی اجنبی نمبر سے آنے والے ان جانے پہچانے الفاظ پر وہ دانت کچکچا کر رہ گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سوہنیو۔۔دانت اتنی زور سے نہ بھینچو۔۔ایک دو ٹوٹ گئے تو نقصان تو میرا ہی ہو گا نا" ابھی وہ ٹھیک سے غصہ بھی نہ کر پائی تھی کہ اسکے ایک اور میسج نے اسے سیخ پا کر دیا

"کمینہ "کچھ سوچ کر اسے ایک نئے لقب سے نوازتی۔لیپ ٹاپ کی اسکرین غصے سے بند کی۔

کسی سے زچ نہ ہونے والی یماما۔۔

اس دہشتگرد عاشق سے زچ ہو کر رہ گئی تھی۔

جمعہ کے دن یماما کی خواہش کے عین مطابق فیصلہ آیا۔

سرتاج پر جتنے کالے دھندوں کے الزامات تھے وہ سب ثابت ہو چکے تھے۔اور اس پر چودہ سال قید بامشقت عائد ہو چکی تھی۔ضمانتوں سے متعلق سب اپیلیں مسترد کر دی گئیں تھیں۔

کمرہ عدالت سے ہی سرتاج کو ہتھکڑی لگا کر جیل پہنچانے کا انتظام کر دیا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وقار غصے میں بھرا بیٹھا تھا۔سمیع بھی اسکے ساتھ وہیں موجود تھا۔

وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے شر ربار نگاہوں سے یماما کو دیکھ رہا تھا۔جو اس وقت کیس جیتنے کی خوشی میں سب سے مبارکبادیں وصول کر رہی تھی۔

"تم فکر کیوں کرتے ہو۔۔کل ہی اس فسادن کا کام تمام کرواتے ہیں" وہ وقار کے کان میں گھسا اسے تسلیاں دے رہا تھا۔

کیونکہ اب اگلی باری وقار اور وہاج کے جیل جانے کی تھی۔

"کل ہر صورت مجھے اسکی موت کی خوشخبری ملنی چاہئے ورنہ جیل تو جانا ہی ہے۔ تو اسی کے قتل سے ہاتھ رنگ کر کیوں نہ جیل جاؤں" یماما کے فاتحانہ چہرے کو بھسم کرنے والی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

"پاگل ہو گئے ہو عقل سے کام لو" وہ اسے گھرکنے لگا۔

"عقل ختم کر کے رکھ دی ہے اس ڈائن نے" اب ان دونوں کا رخ باہر کی جانب تھا۔

جہاں میڈیا دونوں کو گھیرے سوالوں کی بوچھاڑ کر رہا تھا۔ اور وہ ابھی بھی ڈھٹائی سے اپنے سچا اور معصوم ہونے کی جھوٹی گواہیاں دے رہا تھا۔

"یہ سب سازش ہے ہماری فیملی کے خلاف۔ یہ سب جج بکے ہوئے ہیں۔" وہ وہی زبان بول رہا تھا جو برسوں سے وہ باپ کو بولتے دیکھتا آیا تھا۔ جھوٹ اور بس جھوٹ کی زبان۔

اپنے گناہوں پر پردہ پوشی کی زبان۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دیر پہلے ہی وہ فاران اور باقی سب دوستوں کو اپنے کیس کی ایک کڑی حل ہونے کی صورت میں ٹریٹ دے کر آئی تھی۔

فلیٹ کالے سٹائلش سے جوتے اتار کر گلے میں مفلر کی صورت لپیٹا دوپٹہ صوفے کے ایک جانب رکھ کر اسی پر ڈھیر ہو گئی۔

زندگی میں پہلی بار وہ خوشی سے کسی ٹریٹ کے لئے تیار ہوئی تھی۔

کالے ہی نیٹ کے دیدہ زیب کپڑے پہنے کانوں میں اینٹیک ائیر نگز تھے بالوں کو پونی سے ہٹ کر آج اچھا سا ہئیر سٹائل دیا گیا تھا۔ آگے سے مانگ نکال کر ایک ایک لٹ کو ٹوئیسٹ کی شکل دے کر کانوں کے پیچھے لے جا کر پن سے باندھا ہوا تھا اور باقی کے بالوں کو لوز کلرز ڈال کر کھلا ہی چھوڑا ہوا تھا۔

آنکھوں پر پہلی بار لائنر کا استعمال کیا تھا۔

تھوڑا سا اناڑی انداز میں لگا تھا۔ مگر اس کا گزارا ہو گیا تھا۔

پنک کلر کی لپ اسٹک اب بھی اسکے ہونٹوں پر موجود تھی۔ ہلکی ہو چکی تھی مگر پھر بھی موجود تھی۔

صوفے پر نڈھال سی بیٹھی وہ ابھی تک سرشار تھی۔

ایک گہری پر سکون سانس فضا کی سپرد کرتی وہ آنکھوں کے کناروں پر اٹکنے والے بھولے بسرے آنسو کو بے دردی سے اپنی آنکھ سے مٹاتی جوتے اٹھا کر اندر رکھنے کے لئے بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا کیا۔۔ اور کون کون آج یاد نہ آیا تھا۔ وہ بے درد لمحے کسی فلم کی طرح اسکی نگاہوں کے سامنے آج سارا دن رہے تھے۔ جنہوں نے اس سے سب کچھ چھین کر اسے تپتی دھوپ میں لا کھڑا کیا تھا۔ جہاں سے آگے بڑھنے کے لئے اس کے پاس سوائے اللہ کی ذات اور چند مددگاروں کے سوا اپنا کوئی نہ تھا۔

اتنے سال اس نے کیا کیا نہ جھیلا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

تنہائی کا عذاب بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور اسے یہ عذاب ساری زندگی جھیلنا تھا۔

مگر اپنے دشمنوں کو انکے انجام تک پہنچانے کے عزم نے اسے یہ تکلیف محسوس کرنے کا وقت کم دیا تھا۔

اسی لئے اتنے عرصے بعد وہ سب یاد آئے تھے۔ جو اسے پلک جھپکتے میں تن تنہا کر گئے تھے۔

کمرے میں پہنچ کر وہ جو کچھ دیر پہلے بے حد خوش تھی یکدم پژمردہ سی ہو گئی۔

جوتوں کو الماری میں رکھ کر ابھی وہ سیدھی ہوئی ہی تھی کہ ڈور بیل بجی۔

وہ حیران ہوئی کہ اس لمحے کون ہو سکتا ہے۔

کمرے سے نکل کر صوفے پر پڑا دوپٹہ کندھے پر ڈالا۔

"کون" دروازہ کھولنے سے پہلے اندر سے پوچھا۔

اسکے فلیٹ کا آئی ہول چند دن پہلے ہی خراب ہوا تھا۔

اس نے سوچا ہوا تھا کہ آج کی پیشی سے فارغ ہو کر ویک اینڈ پر لگوا لے گی۔ لہذا اس وقت وہ دروازے کے اس پار نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"یماما ہیں کیا؟ مجھے ایک کیس کے سلسلے میں ان سے ملنا ہے" کم و بیش اسی سے ملتی جلتی آواز میں ایک لڑکی بولی۔

یماما نے حیرت سے وقت دیکھا۔ ساڑھے گیارہ بجے کون کیس ڈسکس کرنے آ گیا۔

سوچوں سے نکلتے اس نے دروازہ کھولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر اپنے سامنے بالکل اپنی شکل والی لڑکی کو دیکھ کر وہ جتنی بھی حیرت زدہ ہوتی کم تھا۔

"ہیلو یماما" اسکی ہم شکل لڑکی مسکراتے ہوئے یماما کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھتے۔

یکدم تیزی سے اندر بڑھتی اسے بھی اپنے ساتھ کھینچ کر لاتی۔ دروازہ بند کرتے ہی اسکے منہ پر ایک کپڑا رکھ گئی۔

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ یماما کو سنبھلنے کا موقع بھی نہ ملا اور چند لمحوں بعد وہ اپنی ہمشکل لڑکی کے بازوؤں میں ڈھیر ہو چکی تھی۔

"تم کیوں فکر کرتے ہو۔۔ میں نے کہا تو ہے کہ کل کی ساری تیاری مکمل ہے۔" سمیع آج رات وقار کے ساتھ ہی تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دونوں اسی کے کمرے میں بیڈ پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ وہسکی پر وہسکی چڑھا کر بھی وقار کی طبیعت میں سکون نہیں آیا تھا۔

"میرے اندر آگ لگی ہوئی اس لمحے" شراب کے خمار اور کچھ غصے سے لال انگارہ ہوتی آنکھیں اس نے سمیع کے چہرے پر ٹکائیں۔

"میں جانتا ہوں یار۔ تیری حالت سے انجان نہیں ہوں۔ اسی لئے میرا ایک بندہ یماما کے فلیٹ کی بلڈنگ کے باہر ہے۔ کل وہ جس وقت بھی وہاں سے نکلے گی۔ میرا بندہ اسے فالو کرے گا اور پھر کسی کم رش والی جگہ پر آتے ہی اسکی گاڑی کو ہٹ کر دے گا۔

اسکی گاڑی کے پہیوں کی ہوا وہ آج رات میں ہی نکال دے گا۔ تاکہ وہ جہاں بھی ڈولے میرا بندہ غیر محسوس انداز میں اسے مزید ہٹ کرے۔ اور دیکھنے والے یہی سمجھیں کہ یہ گاڑی بے قابو ہو کر کسی کھمبے یا پھر کسی درخت سے ٹکرا گئی ہے۔

وہیں سے یماما کو میرا بندہ گاڑی سے نکال کر ہسپتال لے جانے کے لئے نکالے گا۔ اور راستے میں ہی اسے ہم شراب کے ہمراہ زہریلی دوا کھلا دیں گے۔ تاکہ وہ مر جائے۔ پوسٹ مارٹم میں یہی پتہ چلے گا کہ اس نے کوئی گندی شراب پی تھی اور اسی وجہ سے اسکی گاڑی نشے کی حالت میں بے ڈول ہوئی اور وہ ہاسپٹل لے جانے تک مر گئی۔ میں نے اپنے ایک اور بندے کو ہاسپٹل میں الرٹ کر دیا ہے۔ وہ ڈاکٹر میرا بہت اچھا دوست ہے اور جو میں نے اسے ہدایات دی ہیں۔ وہ اسکے مطابق ہماری مرضی کی رپورٹ بنا دے گا۔" سمیع نے تفصیل سے اسے سب سمجھایا۔ وقار کو کسی قدر تسلی ہوئی۔

"ٹھیک ہے ویسے تو میں نے بھی اپنا ایک بندہ اسکے فلیٹ کے باہر کھڑا کروا دیا تھا" وقار کی بات پر سمیع خاموش ہی رہا۔

"بس کل وہ اپنا گندا وجود لے کر اس دنیا سے دفع دور ہو جائے۔" سمیع کے لہجے میں یماما کے لئے شدید کڑواہٹ تھی۔

www.kitabnagri.com

"ہو جائے گی۔۔ ہو جائے گی۔۔ تم بس اب ریسٹ کرو۔۔"

سمیع نے اس کا کندھا تھپتھپا کر اسے تسلی دی۔

"نیند اب کہاں یار" سمیع نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"تمہارے چچا نیچے ہی ہیں؟" سمیع کے پوچھنے پر وقار استہزائیہ ہنسا۔

"ہاں یار مرے ہوئے ہیں ادھر ہی۔۔۔ اپنی مصیبتیں کم ہیں کہ وہ بھی ادھر ہی دھرنا ڈال کر بیٹھ گئے ہیں۔ میں نے تو کہہ دیا ہے کہ اپنے اپارٹمنٹ میں جائیں۔ کل صبح چلے جائیں گے" وقار کی بات پر وہ محض سر ہلا کر رہ گیا۔

"چل یار تو بھی لیٹ جا کر۔۔۔ ساتھ والا روم میں نے تیرے لئے سیٹ کروا دیا تھا۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجھک بتا دینا۔ تم تو اس وقت اپنوں سے بڑھ کر ثابت ہوئے ہو" وقار نے ممنون لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں یار۔ یاروں کے بھی کام نہ آئیں تو ایسی دوستی کس کام کی۔ چل ڈئیر صبح خوشخبری کے ساتھ ملاقات ہو گی" سمیع اس کے بیڈ سے اٹھتا ہوا دروازے کی جانب بڑھا۔

جس لمحے اسکی آنکھ کھلی سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔ بمشکل اس نے آنکھیں کھولیں۔ سر کو تھامے وہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھی۔

لیکن جوں ہی نگاہ اردگرد کے ماحول سے مانوس ہوئی اسکی آدھ کھلی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں۔ وہ اپنے کمرے میں نہیں تھی۔ یہ تو کوئی اور ہی کمرہ تھا۔ چھوٹا مگر ڈبل بیڈ تھا۔ سامنے دیوار گیر الماری تھی۔ چھت چھوٹی تھی اور دیواریں لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ بیڈ کے قریب چیتے کی شکل کی رگ بچھی تھی۔ نائٹ بلب کی روشنی بھی خاصی تیز تھی۔ دائیں جانب جیسے ہی اس نے نظر گھمائی کوئی بہت توجہ سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔

کندھوں سے بھی نیچے آتے گھنے بال، ویسی ہی گھنی سیاہ مونچھیں اور داڑھی۔ روشن چمکتی آنکھیں تنی ہوئی بھنویں، مسکراتے لب۔ رات کی تاریکی کے ہمرنگ اس نے کالی شلوار قمیض اور کندھوں پر کالی ہی شال لے رکھی تھی۔

ہاتھوں میں اور گلے میں ڈھیروں چینیں موجود تھیں۔ ہاتھوں میں بھی بے حساب انگوٹھیاں اور پاؤں میں پشاوری چپل۔ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر بڑے کروفر میں ٹکائے ایک بازو کرسی کے پیچھے رکھے۔ سیدھے ہاتھ کی کہنی کرسی کی ہتھی پر ٹکائے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہونٹوں کے آگے رکھے وہ یماما کے فق چہرے کو بڑی توجہ اور کسی قدر پیار سے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تت۔۔ تم" یماما شاید زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے ہکلائی تھی۔

"تمہارا خادم" بڑی ادا سے مٹھی ہونٹوں کے آگے سے ہٹا کر آنکھوں کو لمحہ بھر کے لئے بند کر کے اپنے گھمبیر لہجے میں بولا۔

یماما نے غصے سے ایک نظر اس پر ڈال کر ہاتھوں پر سر گرا لیا۔

"کیا ہوا عزیزم" یماما خاموشی سے بے ہوشی سے پہلے کا واقعہ یاد کرنے لگی۔ اسے یاد آیا کہ اسی کی ایک ہمشکل لڑکی

رات میں کسی کیس کے سلسلے میں اسکے فلیٹ میں آئی تھی اور بس پھر وہ دروازہ کھلتے ہی تیزی سے اندر آئی اور اسکے منہ پر کوئی تیز دوائی والا کپڑا رکھا۔

"کوچ کرنے کا پروگرام تو نہیں "اس کی گمبھیر آواز اسے واپس حال میں کھینچ لائی۔

"کس قدر گھٹیا انسان ہو تم" سر اٹھا کر دائیں جانب اسے دیکھتے ہوئے اپنے مخصوص نڈر مگر تاسف بھرے لہجے میں بولی۔

"نوازش۔۔۔ کچھ اور تعریف کرونا" وہ بھی کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔ مسکراہٹ دبائے اس کا غصے سے تپتا ہوا چہرہ نظر بھر کر دیکھا۔

"میں نے تمہارا تو کبھی کوئی کیس نہیں لڑا نہ مجھے تم سے کوئی سروکار۔۔ پھر میرے ساتھ یہ سب کرنے کی وجہ "اب کی بار وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوتی دونوں بازو کمر پر دائیں بائیں جانب ٹکائے اس سے باز پرس شروع کر چکی تھی۔

"ہائے سوہنیو۔۔۔ یہی تو غلطی آپ سے سرزد ہوئی۔ تم نے کبھی مجھ پر نظر کرم ہی نہیں کی۔ بس یہی بات دل کو ٹھاہ کر کے لگی" اسکے مقابل کھڑے ہوتے بڑے انداز سے دل پر ہاتھ رکھ کر بولتا اسے زچ کر رہا تھا۔

"اچھا بڑا غم ہے۔۔ مجھے چھوڑو پھر دیکھو تختہ دار پر نہ لٹکا دیا تو میرا نام بھی یماما نہیں" بازو سینے پر باندھتے سر جھٹکتے اسے چیلنج کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نانانانا۔۔۔۔۔اب تو غلطی سرزد ہو گئ اب کوئ تلافی نہیں سوائے۔۔۔۔۔" تھوڑا سا اور فاصلہ سمیٹتے اب کی بار وہ ہلکا سا اسکی جانب جھکا۔ یماما نے ناگواری سے اسکی یہ حرکت دیکھی۔

"سوائے میرے قریب رہنے کے" آنکھ دبا کر شریر مسکراہٹ اس پر اچھالتا پیچھے ہوا۔

"دیکھو۔۔۔ تمہاری یہ خواہش صرف خواہش ہی رہے گی۔ مجھے اپنی زندگی سے ویسے بھی کوئ محبت نہیں اور اسے ختم کرتے مجھے کوئ دکھ بھ نہیں ہو گا۔ لہذا تم جو ناپاک ارادے لے کر میری جانب آئے ہو بہتر ہے کہ انہین ارادے ہی رہنے دو۔ سوچنے کا حق تمہیں تھا تم نے سوچا۔ مگر اسکے پورے ہونے یا نہ ہونے کا اختیار اب میرے پاس ہے۔ لہذا میں تمہیں وارن کر رہی ہوں کہ ابھی سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ ورنہ میں بہت زہریلی ہوں" یماما کی وارننگ پر وہ مصنوعی حیرت سے اسے دیکھتے ہولے ہولے سر ہلانے لگا۔

"یہی انداز تو مار ڈالتے ہیں مجھے۔ مگر تمہارے حصول سے پہلے میں مرنا کسی صورت گوارا نہیں کروں گا" جھک کر کرسی کے پاس رکھے ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے وہ دروازے کی جانب بڑھا۔

"او مسٹر۔۔۔۔۔ کدھر۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑو پہلے" یماما اسے خاموشی سے دروازے کی جانب بڑھتے دیکھ کر چلائ۔ اپنی طرف سے وہ اسے کافی آئینہ دکھا چکی تھی۔

"کہاں چھوڑوں۔۔۔ دل کی زمین پر تو چھوڑ دیا ہے تمہیں۔ اور بد قسمتی سے ایک ہی دل ہے۔ دس بارہ ہوتے تو سب پر چھوڑ دیتا" مڑ کر اسے دیکھتے وہ اسی محبت بھری ٹون میں بولا۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے۔۔ یا اللہ۔۔۔ دیکھو شہنشاہ یا جو کوئ بھی تم ہو۔۔ مجھے پلیز واپس چھوڑ آؤ۔ میں تمہارے کسی کام کی نہیں۔ نہ یہ تھرڈ کلاس محبت بھرے ڈائیلاگز سے میں پگھلنے والی ہوں۔ میں ایک سبزی والے کی محبت تو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قبول شاید کرلوں لیکن ایک دہشتگرد۔۔کیا سوچ کر تم نے ایسا سوچا بھی" وہ شدید الجھن کا شکار تھی۔ کیسے اس مصیبت سے نکلے۔ وہ اب تھوڑا لہجہ نرم رکھ کر اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

مگر سامنے بھی شہنشاہ تھا لوگوں کو ہرانے والا۔۔راج کرنے والا۔ اپنی منوانے والا۔۔اپنی فطرت سے کیسے ہٹتا۔

"میں نے سن بھی لیا اور سمجھ بھی لیا۔ میری پھلجھڑی۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ اس بار شہنشاہ کے دل نے دغا کیا ہے اور شہنشاہ نے پہلی بار دل کی سنی تھی۔ اب اتنی آسانی سے تو میں اپنے دل کی نافرمانی نہیں نا کر سکتا" ہاتھ باندھے بڑے عجز سے وہ ایسے اسے سب کہانی سنا رہا تھا جیسے یہ سب سننے ہی تو یماما یہاں آئی ہے۔

"تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو۔۔ میں بکواس کر رہی ہوں کہ مجھے یہاں سے جانا ہے تو بس جانا ہے" یماما اب کی بار طیش میں آ چکی تھی۔

"اگر یہ تمہاری نرمی ہے تو میری جان تمہارا اجلال کیا ہو گا۔ چلو آج وہ بھی دیکھ لیتے ہیں" بڑے آرام سے اب کی بار وہ واپس مڑا اور کرسی پر جا کر اسی انداز میں مٹھی ہونٹوں پر ٹکائے بیٹھ گیا۔

"تم۔۔تم کس قسم کے ڈھیٹ ہو۔۔مجھے واپس بھیجو بس ابھی اور اسی وقت" وہ بھی مڑ کر اسکے سر پر کھڑی حکمیہ انداز میں بولی۔

"دروازہ کھلا ہے۔۔ تم جا سکتی ہو۔ میں بھی دیکھو بغیر کسی اسلحے کے بیٹھا ہوں۔ تمہارے پیچھے بھی نہیں آؤں گا۔ جانا چاہتی ہو شوق سے جاؤ۔ سب دروازے کھلے ہیں" اسکے اتنی آسانی سے مان جانے پر یماما نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"اب جاؤ بھی۔ کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔ یا پھر یہ چاند چہرہ دل کو بھا گیا ہے۔" ایک آنکھ دبائے وہ پھر شوخ لہجے میں بولا۔

یماما اسکے چہرے پر لعنت بھیجتی۔ دروازے کی جانب مڑی۔

اسے یہ موقع گنوانا نہیں تھا۔ ساتھ ہی ساتھ پیچھے مڑ کر دیکھتی کہ کہیں وہ پیچھے آ تو نہیں رہا۔ کمرے سے نکل کر چھوٹی سی راہداری کے بعد سیڑھیاں نیچے کی جانب جا رہی تھیں۔ یہ ایک چھوٹا سا لکڑی کا کاٹیج تھا۔

مدھم روشنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔

نیچے اترنے تک اسے احساس ہو گیا تھا کہ اسکے اور شہنشاہ کے علاوہ اس وقت یہاں کوئی نہیں تھا۔

سیڑھیوں سے اتر کر ایک چھوٹا سا سیٹنگ روم تھا۔ ارد گرد بھی چند کمرے تھے۔

لیکن یماما کو اس وقت اس کاٹیج کا جائزہ لینے کا قطعی کوئی شوق نہیں تھا۔

تیزی سے وہ داخلی دروازے کی جانب بڑھی۔ آہستہ سے اس کا لاک گھما کر تصدیق کی۔۔ کہ آیا لاک ہے یا کھلا ہے۔

مگر وہ حیرت زدہ رہ گئی جب وہ دروازہ بھی اسے کھلا ہوا ملا۔

جیسے ہی دروازہ کھولا۔ اندھیری رات میں جو کچھ اسے باہر دکھائی دیا وہ کوئی عام جگہ نہیں بلکہ کوئی پہاڑی علاقہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اندھیرے میں آنکھیں پھاڑنے پر اسے اندازہ ہوا کہ اس کاٹیج کے باہر ایک پتلی سی پگڈنڈی کے ایک جانب گھنا جنگل اور اونچی اونچی چوٹیاں تھیں جبکہ دوسری جانب گہری کھائی تھی۔

وہ کہاں اور کدھر تھی۔ اپنے شہر میں تو ہرگز نہیں تھی۔ اور یہاں سے باہر جانے کا کیا راستہ تھا وہ بالکل انجان تھی۔

دو قدم جو وہ باہر نکال چکی تھی۔

آہستہ سے دوبارہ دہلیز کے اندر رکھے۔

بے بسی سے دروازہ بند کرکے اس سے ماتھا ٹکا دیا۔

نجانے یہ خبیث انسان اسے کہاں لے آیا تھا۔ اس پہر وہ باہر جا ہی نہیں سکتی تھی۔

باہر جانے کا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا۔

"ارے ابھی تک یہیں کھڑی ہو گئی نہیں" اپنے پیچھے شہنشاہ کی آواز سنتے ہی اس کا دل کیا اس بدتمیز شخص کا سر پھاڑ دے۔

وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ یہاں سے نہیں نکل سکتی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے کہاں اٹھا لایا ہے تبھی اتنے سکون سے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی۔

"کہیں دہشت سے بے ہوش ہونے کا ارادہ تو نہیں" اسکے پھر سے بلانے پر وہ سیدھی ہوتی اسکی جانب مڑی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم ڈھیٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کمینے انسان بھی ہو" غصے سے اسے ایسے دیکھا جیسے نظروں سے ہی کھا جائے گی۔

"اور کوئی تعریف رہتی ہے تو آج وہ بھی کر دو۔۔ ویسے تو میں اب اپنی زندگی کی ہر صبح اور ہر رات انہی تعریفی کلمات سے سننے کا سوچ بیٹھا ہوں۔ اور مجھے پورا یقین ہے تم میری امیدوں پر پورا اترو گی" اسکی بے بسی پر زیر لب مسکراتے ہوئے وہ چمڑے کے بنے خوبصورت اور دیدہ زیب صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔

اپنے اسی مغرور انداز میں۔

"حسرت ہی رہے گی" وہ بھی ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔

"تو کیا پھر میری محبت میں قید ہو کر پیار بھری باتیں کرو گی" وہ صاف اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔

"مر کر بھی نہیں۔۔۔ تمہاری منصوبہ بندی پر چوٹ کی تھی۔۔۔۔ دن اور رات والی۔۔ ان شاء اللہ اس تاریک رات کے بعد اگلا کوئی دن ایسا نہیں آئے گا۔ جب تمہاری یہ فضول شکل دیکھوں" جوابی کاروائی کر کے وہ سیڑھیاں چڑھ گئی۔ اتنا تو اندازہ ہو گیا کہ اسکی نیت غلط نہیں۔ ورنہ ابھی تک اسکی کڑوی کسیلی باتوں پر کم ظرف مردوں کی طرح اپنی مردانگی دکھانے کی کوشش کر چکا ہوتا۔

"کہیں آج رات مرنے کے ارادے تو نہیں" اسے سیڑھیاں چڑھتا دیکھ کر وہ پھر سے بولا۔

"مریں میرے دشمن" شہنشاہ کی ہی بات اسے لوٹائی۔

اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے ہم تو آپکے اسیروں میں سے ہیں" وہ بھی اونچی آواز میں بولتے اسے چڑانے سے باز نہیں آیا۔

جواب میں دروازہ جس زوردار انداز سے یماما نے بند کیا وہ جواب ہی شہنشاہ کے لئے کافی تھا۔

وہ خود اٹھ کر دوسرے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ اسکی چیتی کو اتنا ہی نڈر اور بے خوف ہونا چاہیئے تھا جتنی کہ وہ تھی۔

مجال ہے ایک آنسو بھی بہایا ہو۔ یا ترلے منتیں کی ہوں۔ وہ کسی بھی خطرناک سچویشن میں جذبات کو عقل پر حاوی نہیں ہونے دیتی تھی۔ اور یہی اسکی اب تک کامیابی تھی۔ اسے اس بات سے فرق ہی نہیں پڑتا تھا کہ کس دہشتگرد کے ہاتھ وہ لگی ہے۔ بس اب ان حالات سے نبرد آزما ہونے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا تھا۔

یہ آج رات اسے سوچنا تھا۔

"نائل آیا نہیں ابھی تک" مہک تہجد کے لئے اٹھیں۔ ان کی عادت تھی۔ جب بھی تہجد کے لئے اٹھتیں۔ نوافل پڑھ کر نائل کے کمرے کی جانب جاتیں۔ آیات پڑھ کر اس پر پھونک مارتیں اور پھر واپس اپنے کمرے میں آتیں۔

آج جس وقت وہ نوافل پڑھ کر اسکے کمرے میں گئیں۔ کمرہ خالی تھا۔

بے شکن چادر سے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ آج رات پھر سے نہیں آیا۔

اپنے نہ آنے کا وہ مہک کو کبھی نہیں بتاتا تھا۔ ہاں باپ کو ضرور خبر کر دیتا تھا۔

وہ نیچے اپنے کمرے میں آئیں جہاں شمس بھی جاگ چکے تھے۔

اور قرآن کی تلاوت میں مصروف تھے۔

"ہمم "انہوں نے کچھ بھی کہنے سے احتراز کیا۔

"ایک تو آپ باپ بیٹا کے یہ راز و نیاز مجھے سمجھ نہیں آتے۔ آپکی بھی انوکھی فوج کی نوکری ہے کہ جس کی مسٹری میں کبھی حل نہیں کر سکی۔

بیٹے کو بھی اپنے نقش قدم پر چلا رہے ہیں۔ اسکی تو فوج کی نوکری بھی نہیں۔ پتہ نہیں کس قسم کی نوکری کرتا ہے۔ میری تو سمجھ سے باہر ہے۔ میں آپکو بتا رہی ہوں اگر وہ غلط کاموں میں پڑا نہ تو میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔ کس مشکل سے اللہ نے نوازا ہے اسے۔" وہ مسلسل بولتی جا رہی تھیں۔

اور ہر بار ایسا ہی ہوتا تھا۔ جب جب وہ گھر سے باہر جاتا وہ اسی طرح غصے کا اظہار کرتیں۔

"کچھ نہیں ہو گا بیگم۔۔ آپ خوامخواہ پریشان ہوتی ہیں" وہ قرآن بند کر کے اسے سینے سے لگاتے کھڑے ہوئے۔ الماری میں اوپر کر کے رکھا۔ اور ان کی جانب پلٹے۔

"مجھے یہ بتائیں وہ اتنے مہینوں جب غائب ہوتا ہے تو کون سی ٹریننگ کرتا ہے۔ شمس دیکھیں آپ کی بار میں نے یہ سب برداشت کر لیا۔ مگر بیٹے کے لئے یہ سب نہین کروں گی"

"ہاں تو مین کون سا بگڑ گیا" وہ مسکراتے ہوئے انکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بولے۔

"ہاں تو میں تب موجود تھی نہ آپکی لگا میں کسنے کو۔۔۔اس لڑکے کا میں کیا کروں۔ کہیں اور مانتا ہی نہیں بس ایک ہی ضد ہے۔۔ کہ وہ نہیں تو کوئی نہیں۔اب ہم کہاں سے اسے لے کر آئیں۔"ماں تھیں نا کیسے بے بس نہ ہوتیں۔

"اللہ سے اچھی امید رکھیں۔اللہ نے اسکے لئے بہترین رکھا ہو گا۔"انہیں بیڈ پر بٹھاتے ہوئے وہ ان کے ساتھ بیٹھے۔

"میری تو ہر لمحہ یہی دعا ہے۔کہ اللہ اگر وہی اسکی قسمت میں ہے تو کسی طرح اسے زندہ کر دے۔۔یا۔۔۔" انکی آواز بھرانے پر شمس نے انہیں ساتھ لگایا۔

"کیا ہو گیا ہے آپ کو اتنے بہادر بیٹے کی ماں ہیں۔اس طرح مت کریں"ان کی پشت سہلاتے انہیں تسلی دینے لگے۔

"کب تک آئے گا؟"مہک کے سوال پر وہ مسکرائے بنا نہیں رہ سکے۔

"کل دوپہر تک آئے گا۔پھر خوب اسکے کان کھینچنا۔میں تو نوکری پر ہوں گا۔آپ دل کے ارمان نکالنا" ان کے تنگ کرنے والے انداز پر وہ نم آنکھوں سمیت مسکرا اٹھیں۔

مہک کی تو جان تھی نائل میں۔۔۔وہ دور ہو جاتا تو انکی جان پر بن جاتی۔

اسی کو سوچتے وہ پھر سے مصلی بچھا کر اسکی حفاظت اور خیریت کی دعائیں کرنے لگیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صبح ناشتے کی میز پر وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"لگتا ہے رات بھر سوئے نہیں" سمیع نے وقار کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔

"میں تب تک نہ سکون سے سو سکتا ہوں اور نہ ہی چین سے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔جب تک وہ منحوس لڑکی مر کھپ نہیں جاتی" وقار سامنے موجود چائے کے کپ کو گھورتے ہوئے بولا۔

"میں نے ابھی اپنے بندے کو فون کیا تھا۔فی الحال تو اسکے فلیٹ میں کوئی ہلچل نہیں ہے جیسے ہی وہ نکلتی ہے میرا بندہ اسے فالو کرے گا" سمیع نے اب تک کی صورتحال بتائی۔

"ٹھیک ہے" وقار سپاٹ لہجے میں بولا۔

اسی لمحے سمیع کے موبائل کی رنگ بجی۔

"ہیلو۔۔ہاں۔۔کیا حالات ہین" سمیع کی بات پر وقار اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"اچھا نکل پڑی ہے۔۔ویری گڈ۔بس پلین کے مطابق کام ہونا چاہئیے" سمیع کے پر جوش لہجے پر وقار کچھ دیر پہلے کی بیزار کیفیت سے باہر آچکا تھا۔

اس نے گھڑی کی جانب دیکھا جہاں صبح کے دس بج چکے تھے۔

"کیا بنا" سمیع نے جوں ہی فون بند کیا۔وقار نے بے چینی سے پوچھا حالانکہ وہ جان چکا تھا۔

"وہ کوٹ جانے کے لئے نکل کھڑی ہوئی ہے۔تم بھی اپنے بندے سے کہو کہ ان کے پیچھے لگ جائے" سمیع کی ہدایت پر اس نے فورا عمل کیا۔

"ہیلو۔۔ہاں مبشر۔۔اچھا ٹھیک ہے تم اسے دیکھ چکے ہو۔۔چلو یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔بس تم بھی اپنی گاڑی اسکے پیچھے لگا لو" اس نے مبشر کو بھی وہی ہدایات دیں جو سمیع نے کہیں تھیں۔

"بس یار اب کام ہو جائے" وقار نے فون بند کرتے ہی اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہو گا۔۔ ہو گا۔۔ میں کبھی کچی گولیاں نہیں کھیلتا۔۔ تم فکر مت کرو۔۔بس اب تھوڑا ریلیکس ہو کر چائے تو پیو" سمیع نے اسے تسلی دی۔

وہ اپنے کپ کی جانب متوجہ ہوا۔

بریکنگ نیوز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاران نے آج لیٹ آفس جانا تھا۔رات میں یماما نے جو پارٹی دی تھی۔وہاں سے واپس آتے ہی وہ کافی لیٹ ہو گیا تھالہذا صبح اس نے آفس لیٹ جانے کا سوچا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ لاؤنج میں آیا تھا۔

ربیعہ اس کے اٹھتے ہی اس کے لئے ناشتہ بنانے کچن کی جانب چل پڑیں۔

اس نے ٹی وی آن کیا ہی تھا کہ بریکنگ نیوز کا سنتے ہی چینل چینج کرتا ہاتھ وہیں رکا۔

"مشہور و معروف وکیل یماما صدیقی جنہوں نے پچھلے دنوں ہی ایک مشہور سیاستدان کا کیس لڑا۔اور کل اس سیاستدان گھرانے کے ایک سربراہ کو سزا دلوانے میں کامیاب ہو گئیں۔

مگر ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ گھر سے آفس کے لئے نکلی ہی تھیں کے کچھ دور جانے کے بعد ان کی گاڑی سڑک پر لہرائی اور سڑک کے ساتھ بنے فٹ پاتھ پر چڑھ گئی۔وہیں موجود ایک درخت کے ساتھ بری طرح ٹکرائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

موقع پر ہی انکے پیچھے آتی گاڑیوں میں سے ایک نے انہیں نکال کر اپنی گاڑی میں منتقل کیا۔اور زخمی حالت میں انہیں ہاسپٹل لے جایا گیا ہے۔

ہمارے نمائندہ اسی جگہ موجود ہیں جہاں اب سے کچھ دیر پہلے یماما صدیقی کی گاڑی درخت سے ٹکرائی تھی۔۔ جی راحیل۔۔ آپ ابھی وہیں ہیں۔تو ناظرین کو بتائیے گا کہ یہ سب کیسے اور کب ہوا"؟وہ نیوز اینکر تو اپنی روزمرہ کی ڈیوٹی نبھانے لگی۔

مگر نیوز سنتے فاران کی حالت بری تھی۔

ٹی وی پر دو سکرینز چل رہی تھیں۔ایک میں یماما کی گاڑی کی حالت دکھائی جارہی تھی۔دوسری سکرین پر اسکی مسکراتی تصویر تھی۔

ربیعہ اسکے لئے ناشتہ لے کر جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئیں۔سامنے موجود ایل سی ڈی پر یماما کی تصویر دیکھتے ہی یکدم پریشان ہوئیں۔

"کیا ہوا ہے؟"وہ خوفزدہ آواز میں فاران سے بولیں۔

جو اس لمحے ساکت بیٹھا تھا۔

نیوز اینکر پھر سے وہی سب دہرانے لگی۔

یکدم فاران اپنی جگہ سے اٹھا۔

"میری بچی۔"ربیعہ کے منہ سے سب سن کر چیخ نما آواز نکلی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں ہاسپٹل جا رہا ہوں" فاران اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

چند منٹ بعد ہی والٹ۔ موبائل اور گاڑی کی چابی اٹھائے وہ تیز قدموں سے واپس آیا۔

"میں ہاسپٹل جا رہا ہوں" اس کی سنجیدہ آواز پر ربیعہ جو ٹی وی دیکھتے ساتھ ہی رو رہی تھیں۔ گردن موڑ کر فاران کو دیکھا۔

"میں بھی چلوں گی" اسے ماں بن کر پیار دیا تھا۔ کیسے نہ اس وقت تکلیف سے گزرتیں۔

"ماں ابھی آپ کا وہاں جانے کا فائدہ نہیں ہے۔ میں جا کر اسکی کنڈیشن دیکھوں۔ آپ بس دعا کریں۔ بابا کو کال کر دینا" وہ انکے قریب آکر انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"مجھے فون کر کے اسکے پل پل کی خبر دینا" آنسو صاف کرتے وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"جی" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔ اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔

---

www.kitabnagri.com

رات میں سوچتے سوچتے نجانے اسکی کب آنکھ لگی۔ صبح جب اسکی آنکھ کھلی اس وقت بھی وہ رات والی ہی پوزیشن میں چیتے کی شکل کی بنی ہوئی رگ پر بیٹھی تھی۔ سر اور بازو بیڈ پر دھرے تھے۔

سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا دائیں جانب کی دیوار پر گھڑی نظر آگئی۔ گیارہ بج چکے تھے۔ اتنا اسے یاد تھا کہ فجر کی نماز تک وہ جاگتی رہی تھی۔ اور نماز پڑھ کر ہی وہ رگ پر بیٹھی بیٹھی آگے کا لائحہ عمل طے کرنے لگی تھی۔

کمر کو تھوڑی دیر دائیں بائیں کر کے جسم کا اکڑا پن دور کیا۔ دوپٹہ شانوں پر ٹھیک کیا بال ادھ کھلے ہی تھے۔ پنیں اتار کر بالوں کو تھوڑا سا ٹھیک کر کے دوبارہ بالوں میں لگائی۔ دروازہ دھکیلا تو وہ کھلا ہوا ہی ملا۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی باہر آئی۔

سیڑھیوں کے سرے پر کھڑے ہو کر نیچے لاؤنج میں جھانکا۔

سامنے ہی میز پر ناشتے کا سامان رکھے اس سے نبرد آزما ہوتا ہوا شہنشاہ نظر آیا۔

یماما کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

دھپ دھپ کرتی نیچے آئی۔ قدموں کی آواز سن کر بھی شہنشاہ کی مصروفیت میں کوئی اثر نہ آیا۔ وہ اسی دل فشانی سے ناشتہ کرنے میں مصروف رہا۔

"مجھے آج واپس چھوڑ کر آؤ" اسکے سر پر کھڑی اسے حکم دینے والے انداز میں تڑخ کر بولی۔

چائے پیتے ہوئے شہنشاہ نے سیدھے ہوتے اس کا غصے سے بھرپور چہرے کا بھرپور ہی انداز میں جائزہ لیا۔ پھر کمر صوفے کی پشت سے ٹکاتا اسے ناشتہ کرنے کا اشارہ کیا۔

"ناشتہ کرے گی میری جوتی" اپنی بات نظر انداز کئے جانے پر یماما کا دماغ مزید گھوم گیا۔ اس پر شہنشاہ کی اندر تک جھانکتی آنکھیں۔ اور چہرے پر کھلنے والی مسکراہٹ اور چمک۔

"ارے واہ تمہاری جوتی بھی ناشتہ کرتی ہے۔ بھئی ایسی جدت تو آج تک کسی نے نہیں سنی ہو گی۔ تم اور تمہاری ہر چیز سچ میں بہت انوکھی ہے۔" صاف مذاق اڑاتا لہجہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہیں ایک بکواس کی سمجھ نہیں آتی۔ مجھے واپس چھوڑ کر آؤ۔۔"اب وہ حلق کے بل چلائی۔

شہنشاہ نے ناگواری سے کان میں انگلی ڈال کر گھمائی۔

"آہستہ بولو۔۔ میرے کان بالکل ٹھیک ہیں۔ مجھے تمہاری آہستہ آواز میں کہی ہر بات بھی سمجھ آجائے گی۔" اطمینان برقرار تھا۔ اور تو اور اب ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ ٹکائے وہ مزے سے چائے پینے میں مصروف تھا جیسے یہی سب کرنے تو آیا ہو۔

"تمہارا آخر مقصد کیا ہے مجھے یوں اغوا کرنے کا۔ کون سا کام مجھ سے نکلوانا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ میرے بس میں ہوا تو میں آج ہی کر دوں گی۔ مگر پلیز مجھے واپس چھوڑ آؤ۔ دیکھو ابھی میں ایک بہت ضروری کیس پر کام کر رہی ہوں۔ میرے اس طرح اغوا ہونے سے میری زندگی کا اصل مقصد ختم ہو جائے گا" اب کی بار وہ اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"تو پھر یہ سمجھو کے میری زندگی کا بھی یہی مقصد ہے" شہنشاہ نے اسکے چہرے سے بمشکل نظریں ہٹا کر کہا۔ نظریں کپ پر تھیں۔

"کیا؟ لڑکیوں کو اغوا کرنا تمہاری زندگی کا مقصد ہے؟" وہ اچنبھے اور کسی قدر طنز سے بولی۔

"اوہ نہیں جھلی کڑئیے۔۔۔ تم اکیلی ہی ہزاروں کے برابر ہو۔۔۔ اب کتنی بار بتاؤں۔ کہ تم شہنشاہ کے دل کو بھا گئی ہو۔۔ اب دلوں کے معاملے تو کچھ نہیں دیکھتے۔ کوئی مجبوری۔۔ کوئی مصلحت۔۔۔ نا۔۔۔" خالی کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔ اسے ایک بار پھر ناشتے کا اشارہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک کا کرو۔۔مجھے زہر کھلا دو۔۔" وہ دانت پیس کر بولی۔

اس کی جھنجھلاہٹ پر شہنشاہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"تمہیں کبھی کسی نے بتایا نہیں شاید تم یوں دانت پیستے ہوئے بہت ہی پیاری لگتی ہو۔۔" اب وہ صوفے کے ساتھ پشت ٹکائے دایاں ہاتھ داڑھی پر ٹکائے مزے سے اسکا تلملاتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"بھاڑ میں گ ئے تم۔۔اور بھاڑ میں گئ تمہاری سوچ" اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ شہنشاہ کے اس لمحے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

"ہائے۔۔بھاڑ میں تو واقعی چلا گیا ہوں۔اب دیکھو نا تم سے محبت کرنے کے بعد تو لگتا ہے کہیں کا نہیں رہا۔۔بھاڑ ہی مناسب جگہ ہے۔" یماما نے تیکھے چتونوں سے اسے دیکھا۔

پھر خاموشی سے اسے نظر انداز کئے ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔ساتھ ہی ساتھ دماغ میں یہاں سے بھاگنے کے منصوبے بنانے لگی۔

شہنشاہ بھی خاموشی سے اس کا جائزہ لینے میں مگن تھا اور یماما اسکی خود پر جمی نظروں سے اچھی طرح واقف تھی۔

"یہاں سے باہر جانے کے منصوبے مت بناؤ۔بظاہر تمہیں یہاں کوئی نظر نہیں آئے گا لیکن میرے بندے ہر پل یہاں کی نگرانی کر رہے ہیں" اب کی بار شہنشاہ اپنے مخصوص گمبھیر مگر کسی قدر سنجیدہ لہجے میں اسے تنبیہہ کرنے لگا۔

"اگر مجھے جاننے کا دعوی ہے تو اتنا تو اچھی طرح جانتے ہو گے کہ میں عام دبو لڑکی نہیں۔ جو سکون سے بیٹھ جاؤ۔ آج نہیں تو کل۔۔۔ کل نہیں تو پرسوں۔۔ میں یہاں سے نکل بھاگوں گی۔ چاہے جتنے مرضی پہرے بٹھاؤ" اب کی بار وہ بھی ریلیکس انداز میں کمر صوفے سے ٹکائے اسکی کے انداز میں بیٹھ گئ۔

"میری جان جگر دبو ہو ہی نہیں سکتی تھی" شہنشاہ کے لوفرانہ انداز پر وہ جو سکون سے بیٹھی تھی ایک بار پھر اس کی رگیں تن گئیں۔

"خیر ناشتہ کرو۔۔ خالی پیٹ نہ تمہارا دماغ چلے گا اور نہ ہی منصوبے بن سکیں گے۔ خود میں جان شان لاؤ تا کہ مقابلہ کرنے میں مزہ بھی آئے۔" شہنشاہ اپنی جگہ سے اٹھ کر سامنے بنے کمروں میں سے ایک کی جانب چل پڑا۔

یماما کی چبھتی نظروں نے اس کا پیچھا کیا۔ پھر سر جھٹک کر وہ سامنے رکھے ابلے انڈوں۔ جیم اور سلائسز کی جانب متوجہ ہوئی۔

خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئ۔ جو بھی تھا اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ فی الحال تو اسے ایسا ہی لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب تک فاران وہاں پہنچا تب تک ڈاکٹرز نے یماما کے مرنے کی تصدیق کر دی۔

"مجھے اسکی ڈیڈ باڈی دیکھنی ہے" فاران اس وقت ضبط کی انتہاؤں پر تھا۔

ایمرجنسی کے باہر میڈیا کارش تھا۔ڈاکٹرز کے مطابق ایکسیڈنٹ کے بعد یماما کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا۔

اور ڈاکٹرز نے یہاں تک کہا تھا کہ اس نے کوئی زہریلی شراب پی ہے جس کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا ہے۔

فاران کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی جارہی تھی۔

"سوری سر۔۔اس وقت ہم کسی کو بھی ڈیڈ باڈی تک نہیں جانے دے سکتے۔" وہاں موجود ایک ڈاکٹر نے اسے اندر جانے سے روکا۔

"وہ میری فیملی تھی"

"جی سر ہم جانتے ہیں۔ لیکن ابھی یہ معاملہ پولیس کیس سے مکمل طور پر نکل جائے پھر ہم ڈیڈ باڈی آپکے حوالے کر دیں گے" اس ڈاکٹر کی بات پر فاران نے غصے سے اسے گھورا۔

پھر وہاں پر موجود پولیس کے بندوں کے پاس گیا۔وہ سب فاران کو وکیل کی حیثیت سے بہت اچھی طرح جانتے تھے۔

ان سے سب بات کلئیر کروا کر۔اور اس معاملے کی مزید کوریج ختم کروائی۔پولیس کے کہنے پر ڈاکٹرز نے ڈیڈ باڈی فاران کے حوالے کی۔

اس کا چہرہ تو پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔

مگر کانوں میں موجود ائیر رنگز جو خون میں لتھڑے ہوئے تھے فاران انہیں بہت اچھے سے پہچانتا تھا۔

ابھی کل رات پارٹی میں اس نے یہی ائیر رنگز تو پہنے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جسامت بھی سب یماما کی تھی۔ سرخ آنکھوں سے وہ اسے یوں موت کی آغوش میں سوئے دیکھ رہا تھا۔ آنسو آنکھوں سے بہنے کو بے تاب تھے۔

جس یتیم خانے میں یماما پڑھی بھلی تھی اسکے اونر صدیقی صاحب بھی وہیں موجود تھے۔ غم سے نڈھال وہ اس کا مردہ وجود دیکھ رہے تھے۔

ایمبولینس میں وہ یماما کی ڈیڈ باڈی کے ساتھ بیٹھ گئے اور فاران اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی جانب روانہ ہوا۔

ابھی اس نے پولیس سے مزید تفتیش روکنے کا کہا۔

وہ خود اسکی گاڑی دیکھنا چاہتا تھا۔ مگر اس سے پہلے اسے یماما کی تدفین کے ضروری مراحل طے کرنے تھے۔

اسے یہ یقین ہی نہیں تھا کہ یماما نے شراب پی ہو گی۔

گاڑی چلاتے ڈاکٹرز کی اس ساری بکواس پر اس کا دماغ غصے سے بھرا ہوا تھا۔

وہ اسے بہت اچھے سے جانتا تھا۔ یماما نے آج تک کبھی کسی نشے کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ وہ تو ان سب چیزوں سے نفرت کرتی تھی۔

فاران نے پولیس کو کہہ کر اس کا فلیٹ بھی سیل کروانے کا کہا تھا۔

پولیس فی الحال فاران کی فیملی کی اجازت کے بغیر اس کے فلیٹ کی چھان بین نہیں کر سکتی تھی۔

"مبارک ہو دوست" وہ دونوں اس وقت ٹی وی پر چلنے والی خبر دیکھ کر خوشی سے بغلگیر ہوئے۔ سمیع نے اسے خوشی سے بھرپور لہجے میں مبارکباد دی۔

"یہ سب تمہارے بغیر ممکن نہیں تھا دوست" وقار اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے بولا۔

"آج تو ہم جشن منائیں گے" وقار خوشی سے تمتماتے چہرے کے ساتھ بولا۔

دونوں یماما کی موت کی تصدیق پر بے حد خوش تھے۔

"کیوں نہیں۔ سمجھو اب سکون کے دن آنے والے ہیں" سمیع اور وہ پھر صوفوں پر بیٹھ چکے تھے۔

وقار پاس پڑے انٹرکام پر بیل دی۔

تھوڑی ہی دیر بعد ایک ملازم ہاتھ باندھے اندر آیا۔

"بھئی آج رات کلب میں زبردست سی پارٹی ہو گی۔ وہاں کی صفائی وغیرہ کرواؤ۔ جتنی شرابیں ختم ہو چکی ہیں۔ گودام سے نئی بوتلیں نکلواؤ۔ ساتھ میں باربی کیو کا انتظام بھی ہو۔ اور ہاں وہ جو بیک سائیڈ پر گیسٹ رومز کا ایریا ہے وہاں کی بھی صفائی کرواؤ۔ آج ہم بھرپور طریقے سے جشن منائیں گے۔" سب ہدایات دیتے ہوئے وہ صوفے پر مزید پھیل کر بیٹھا۔

"جگر تمہیں بھی آج خوش کر دیں گے" ساتھ والے صوفے پر بیٹھے سمیع کے بازو پر ہاتھ رکھ کر زور سے دباتے ہوئے وہ جوش سے بولا۔

"بتاؤ۔ کون سی ماڈل یا ایکٹرس میرے جگر کو پسند ہے آج اسے بلاتے ہیں تیرے لئے" وہ آنکھ دبا کر بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے یار۔۔۔ میں تو عرصہ ہوا شوبز کی دنیا سے دور ہی رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم آج کل کون کون ہے یہاں" سمیع صاف گوئی سے بولا۔

"چل پھر تیرے لئے اپنی مرضی کی فٹ والی ماڈل کا انتظام کرتے ہیں۔ تو نے مجھے خوش کیا۔ اب تجھے خوش کرنا بھی تو میرا فرض ہے نا" پھر سے ایک آنکھ دباتے خباثت سے ہنستے ہوئے بولا۔

سمیع نے بھی اسکی ہنسی میں اس کا بھرپور ساتھ دیا۔

یماما کو دفنانے کے بعد فاران سیدھا اس جگہ پہنچا جہاں اسکی گاڑی درخت سے ٹکرائی تھی۔

وہاں پہلے سے ہی پولیس نے اپنے بندے بھیج کر اس جگہ کو بھی سیل کر دیا تھا۔

فاران غم سے نڈھال اس جگہ پہنچ چکا تھا۔ اسے ذرا برابر امید نہیں تھی کہ یہ صرف حادثہ تھا۔ اسے پورا یقین تھا کہ اسے مروایا گیا تھا۔

اور کس نے یہ ابھی اسے شک تھا۔ مگر وہ دل میں مصمم ارادہ کر چکا تھا کہ وہ یماما کے مقصد کو نہ صرف یوں ہی چھوڑ دے گا۔ بلکہ اب وہ اسکے قاتلوں کو بھی انجام تک پہنچائے گا۔

بس اب اسے ثبوت اکٹھے کرنے تھے۔

وہاں پہنچ کر سب سے پہلے اس نے گاڑی تک رسائی کی۔

گاڑی کے ٹائر اس نے فوراً جانچے تو وہ پنکچر تھے۔

وہاں سے ہٹ کر وہ فوراً گاڑی کے اندر کی جانب بڑھا۔

دروازہ کھولا تو اسکی چند فائلز ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ موجود سیٹ پر بکھری پڑی تھیں۔

پوری گاڑی چھان ماری مگر اس کا موبائل کہیں بھی نہیں تھا۔

نہ ہی اس کا بیگ تھا۔ مگر چند فائلز تھیں۔ مگر یہ وہ والی تھیں جن کے کیسے وہ ڈیل کر چکی تھی۔ تو اب ان فائلز کو لے کر کہیں جانے کا کوئی مقصد نہیں تھا۔

اس نے پھر بھی وہ فائلز وہاں سے اٹھا لیں۔

باہر نکلا تو فنگر پرنٹس لینے کے لئے ٹیم آچکی تھی۔ جسے وہ یہاں آنے سے پہلے فون کر چکا تھا۔

"مجھے ایک ایک جگہ کے فنگر پرنٹس چاہئیں" انکے آفیسر کو تنبیہہ کر کے وہ فون ملانے لگا۔

یماما کے نمبر پر فون ملایا تو بیل متواتر جا رہی تھی۔

یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ موبائل لے کر گھر سے نہ نکلتی۔

"کہیں کوئی موقع کا فائدہ اٹھا کر اس کا بیگ اور موبائل گاڑی سے چرا کر نہ لے گیا ہو۔" یکدم اسے خیال آیا۔

ہمارے ملک کا المیہ بھی تو یہی ہے کہ جہاں کوئی حادثہ ہوا نہیں وہاں اس قسم کے راہگیر چور لازمی موجود ہوتے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کوئی زخمی یا موت سے گزر کر کسی حال میں ہے۔وہ کسی کو نہیں دکھائی دے گا۔ہاں اسکے پاس کوئی قیمتی چیز ہو اسے دبوچنے میں پہل کریں گے۔اسی انسانیت نے ہمارے دل مردہ کر رکھے ہیں۔

اور یقینا ایسے ہی مردہ دل کا مالک کوئی یماما کا بیگ اور موبائل لے اڑا ہو گا۔

"ہیلو فیاض۔میں ایک نمبر سینڈ کر رہا ہوں اسے فورا سے پہلے بلاک کرواؤ۔اور اس کا اب تک کا کالز کا سب ریکارڈ مجھے جلد از جلد بھیجو" اپنے کسی دوست کو فون کر کے وہ وہاں سے نکل چکا تھا۔

ابھی پولیس نے فنگر پرنٹس لے کر یماما کی گاڑی اپنی تحویل میں رکھنی تھی۔

فاران کا رخ اب یماما کے فلیٹ کی جانب تھا۔

گاڑی میں بیٹھ کر وہ اس کا رخ یماما کے فلیٹس کی جانب کر چکا تھا۔

صبح ناشتہ کرنے کے بعد وہ کمرے میں جا چکی تھی۔اتنا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ فی الحال وہ جتنے بھی ہاتھ پاؤں مار لے ابھی وہاں سے نکلنا ٹھیک نہیں۔

شہنشاہ ابھی چوکنا تھا۔یماما کو اسے اب ایسا تاثر دینا تھا کہ وہ ان سے خوفزدہ ہو چکی ہے۔تاکہ وہ اسکی جانب سے تھوڑے نرم پڑیں۔

اور یہیں سے وہ فائدہ اٹھا کر نکل بھاگے گی۔

یہی سب سوچتے وہ بیڈ پر نیم دراز تھی اور اسی طرح سو بھی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی آنکھ کسی کے گنگنانے سے کھلی۔

"یہ شام پھر نہیں آئے گی

اس شام کو اس ساتھ کو

آؤ امر کر لیں

میں تمہارے قریب

تم میرے پاس ہو

اور کچھ ہو نہ ہو

بس یہ احساس ہو" مدہم سی گنگناہٹ کے ساتھ ہی اسے اپنے چہرے پر کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا۔

وہ کرنٹ کھا کر سیکنڈ سے بھی پہلے سیدھی ہو کر بیٹھی۔

بے یقین نظروں سے اپنے بائیں جانب بیڈ پر بیٹھے شہنشاہ کو دیکھا۔

جس کی نظروں میں اس وقت الگ ہی چمک تھی۔ یماما کے یوں تیزی سے اٹھنے پر وہ طیش میں آنے کی بجائے ہولے سے مسکرایا۔

"گھٹیا پن پر اتر آئے" یماما طنز کے تیر برساتی بیڈ پر سے اٹھ کر سامنے موجود صوفے پر بیٹھی۔

"تم تواتنی خالص ہو کہ تمہارے ساتھ گھٹیا پن پر چاہ کر بھی نہیں اتر سکتا" ایک سرد آہ بھرتے ہوئے اس نے سائیڈ ٹیبل پر موجود سگار سلگایا۔

"مگر یوں میری سونے کا فائدہ اٹھا کر میرے کمرے میں آکر یہ سب بکواس کرنا۔۔۔ گھٹیا پن نہیں تو اور کیا ہے" وہ دانت پیس کر بولی۔

"ارے واہ تم نے تو بہت جلد میری امیدوں پر پورا اترنا شروع کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" میرا کمرہ" واہ۔۔ مزہ آیا سن کر" سر کو ہولے ہولے جنبش دیتا منہ سے دھواں اڑاتا وہ محظوظ کن انداز میں بولا۔

یماما اسے لتاڑ رہی تھی اور وہ اپنے ہی راگ الاپ رہا تھا۔

"آئندہ مجھے ہاتھ مت لگانا۔۔ ورنہ میں بہت برا حشر کروں گی۔۔ اور اب مجھے بتاؤ کہ اس اغوا کا کیا مقصد ہے۔ تم کیا سوچ رہے ہو۔۔ یا سوچ چکے ہو۔ اور کس خوش فہمی میں ہو وہ بھی بتا دو" یماما نے اسکی حرکتوں پر چڑتے ہوئے پوچھا۔

"ارے ارے سانس تو لو۔۔ یہاں بھی کٹھرا کھول کر بیٹھ گئی ہو۔۔ کوئی پیار محبت کی بات کرو۔۔" وہ حیرت سے ہنستے اسے اور غصہ دلا گیا۔

"تم پتہ نہیں کن خوش گمانیوں میں ہو۔۔ عجیب کوئی بے ڈھنگے دہشتگرد اور چور اچکے ہو۔۔ تمہیں یہ سمجھ ہی نہیں آرہی کہ میں تمہاری اتنی انسلٹ کر رہی ہوں۔ مجھے کسی طور تم گوارا نہیں ہو۔ مگر تم ہو کہ اثر ہی نہیں کوئی تم پر" وہ اب کی بار حیرت کی زیادتی سے بولی۔

شہنشاہ اسکے انداز پر ہلکا سا قہقہہ لگا کر اپنی جگہ سے اٹھ کر یماما کی جانب بیڈ پر اسکے مد مقابل بیٹھا۔

"پہلی بات تو یہ کہ اس اغوا کا مقصد تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنا بنانا ہے۔۔ دوسری بات چور اچکا ہوں یہ ڈاکو ہوں۔۔ جو بھی کہو بس اب سے صرف تمہارا ہوں" ہاتھ دل پر رکھے ہولے سے جھکتا ہوا وہ اسے پاگل کے سوا کچھ نہ لگا۔

"اوہ۔۔ یہ شادی والی پلیننگ تو تم اپنے دماغ سے بالکل ہی نکال باہر کرو" یماما نے اب کی بار کڑے انداز میں اسے وارن کیا۔

"کیوں؟" شہنشاہ نے پل بھر کی بھی دیر کئے بنا سوال پوچھا۔

"کیونکہ میں پہلے سے ہی شادی شدہ ہوں۔" اس نے اپنی طرف سے بہت بڑا دھماکا کیا۔ مگر دوسری جانب جیسے کوئی فرق نہیں پڑا۔

"اچھا۔۔۔ وہ جس کو مرے ہوئے بھی اب کتنے ہی سال ہو گ ئے ہیں۔۔ لہذا تصحیح کر لو۔۔ شادی شدہ نہیں بیوہ" یماما کے لئے اسکے لفظوں کے نشتر سہنا آسان نہیں تھے۔

چند لمحوں کے لئے وہ اپنے بارے میں اسکی اتنی معلومات پر گنگ رہ گئی۔ مگر پھر جلد ہی سنبھل گئی۔

"بیوہ ہوں یہ سہاگن۔۔ تم سے کوئی مطلب نہیں۔ میرے لئے جو کچھ تھا وہی ایک شخص تھا۔ نہ اس سے پہلے کسی کی خواہش کی تھی۔ اور نہ اب اسکے بعد کسی کی خواہش ہے۔

لہذا تم اپنا وقت برباد مت کرو۔۔ بہت سی مل جائیں گی تمہیں" اس نے جیسے ہر بات ختم کر دی۔

"مگر مجھے یماماہی چاہیے۔ سچی۔۔کھری۔۔باوفا۔۔ تمہیں چند گھنٹوں کی مہلت دے رہا ہوں۔ فیصلہ کرلو۔ نکاح کرکے رہو گی یا۔۔۔"شہنشاہ اب کی بار سب کچھ اس پر واضح کر دینا چاہتا تھا۔ اور اس نے کر بھی دیا تھا۔

"میرا فیصلہ چند سیکنڈز۔ چند منٹوں۔ چند گھنٹوں اور چہ جائیکہ سالوں کیا مرتے دم تک یہی ہے۔۔اور اس کے علاوہ میں نے کوئی آپشن اپنی زندگی میں رکھا ہی نہیں ہے۔

تم نے کچھ اور سوچا بھی تو میں اپنی زندگی ختم کرنے میں ایک پل کی بھی دیر نہیں کروں گی۔ یاد رکھنا" یماما نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے جیسے اس کی ہر خوش فہمی کو غلط فہمی بنا دیا۔

"مگر میں تمہیں یہ چہ جائیکہ گھنٹے دینا چاہتا ہوں۔ اور کیا تم دنیا سے یوں ہی اپنا مقصد پورا کئے بنا چلی جاؤ گی۔ تو کیا پھر اگلے جہان میں بھی خود کو معاف کر پاؤ گی"شہنشاہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اب دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا۔

مگر اسکے منہ سے نکلنے والے الفاظ یماما کو پھر سے گنگ کر گئے۔

یہ کون تھا۔۔جو اسکے ماضی سے واقف تھا۔ وہ تو ربیعہ۔۔فاران اور احمد کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ پھر یہ سب اسے کیسے پتہ چلا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یماما نے پہلی بار اب سنجیدگی سے شہنشاہ کے بارے میں سوچا۔

"کون ہو تم؟"اسے وہ کوئی بہروپیہ لگا۔

شہنشاہ اس کے حیرت میں لپٹے سوال پر کمرے کا دروازہ کھولتے کھولتے ہولے سے مسکرایا مڑ کر اسکی جانب دیکھا اور پھر سینے پر ہاتھ رکھ کر ہولے سے جھکا۔

"تمہارا خادم" سیدھے ہوتے اس کی آنکھوں میں چھپے مشکوک سے تاثرات نے شہنشاہ کی مسکراہٹ کچھ ہور گہری کی۔

مزید کچھ بھی کہے بنا خاموشی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"ہیلو سر جی۔ اب ان ٹرکوں کا کیا کریں گے" وہاج اس وقت اپنے فلیٹ پر بیٹھا تھا۔

یماما کی موت کی خبر پر اس نے بھی سکھ کا سانس لیا تھا۔

اس حادثے کا مطلب یہ تھا کہ اب کچھ عرصہ اس کا کیس التوا میں جانے کی کافی حد تک امید تھی۔

"ہاں یار اب معاملہ ٹھنڈا پڑ چکا ہے۔ تو جس طرح ہم نے پلین کیا تھا۔ اسی طرح ان منشیات کے ٹرک جانے دو۔ بارڈر پر میں نے پولیس کے چند بندے لگا دیئے ہیں۔ وہ بہت آسانی سے ہمارا مال نکلوا دیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ جو اسلحے کے ٹرک ہیں انہیں بھی نکلنے دو۔ اور انہی کے ذریعے چند دہشتگرد بھی واپس چلے جائیں گے۔ کیونکہ یہاں وزیرستان کے حالات بہت کشیدہ ہو گئے ہیں۔ ہمارے ان بندوں کا اب یہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں۔ اور اگر یہ بندے پکڑے گئے تو سمجھو میں تو سیدھا تختہ دار پر لٹکوں گا۔ کیونکہ یہ وہی بندے ہیں جن کی فوٹیج اس لڑکی کے پاس ہیں۔" وہاج موقع کا فائدہ اٹھا کر جلد سے جلد ہر ثبوت ختم کرنا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے سر کوئی مسئلہ ہی نہیں سب انتظام بہت اچھے سے ہو جائے گا" اس نے وہاج کو پوری طرح تسلی کروائی۔

"بہت احتیاط سے انہیں میری حویلی سے نکالنا۔کسی کو بھی شک نہ ہو کہ وہ میری حویلی میں تھے۔" وہاج نے ایک اور ہدایت دی۔

" میرا بیٹا انہیں میری حویلی سے نکال کر گاؤں کے فارم ہاؤس تک پہنچا دے گا۔تم نے فارم ہاؤس سے انہیں آگے لے کر جانا ہے "

"ٹھیک ہے سر آپ بے فکر ہو جائیں" اس نے پھر سے وہاج کی تسلی کروائی۔

پوری تسلی کر کے اس نے فون بند کیا۔

اور ساتھ ہی کہیں اور فون گھمایا۔

"ہیلو۔۔ہاں بھئی آج رات کا کیا پلین ہے۔" دوسری جانب کی گفتگو سننے کے بعد اس نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔

"ارے یار بڑے دنوں بعد تو اس ذہنی پریشانی سے آزادی ملی ہے۔بس مجھے بتا دو۔کتنے پیسوں کا جوا رکھا ہے میں لیتا آؤں گا" چہکتی آواز میں اس نے پوچھا۔

"چلو ٹھیک ہے۔میں نکلتا ہوں پھر" فون بند کر کے وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ جوا کھیلنے نکل پڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم نے پوری طرح اس جگہ کا نقشہ سمجھ لیا ہے" شمس اور نائل کے ہمراہ ان کی پوری ٹیم اس وقت انکی مخصوص جگہ پر موجود تھی۔

"جی سر۔۔یہ پورا نقشہ اسی جگہ کا ہے۔اور یہ جو میں نے ریڈ لائن لگائی ہے۔یہ اس جگہ رسائی حاصل کرنے کا سب سے محفوظ راستہ ہے ہمارے لئے۔اس راستے پر زیادہ تر ڈاکو موجود ہوتے ہیں۔

وہاں کا کوئی رہائشی بھی اس جگہ سے رات کے اس پہر نہیں گزرتا۔" ذیشان نے ٹیبل پر پھیلائے نقشے پر مارک کرتے ہوئے کہا۔

"اور یہ جو گرین لائن والا راستہ اس پر دکھائی دے رہا ہے۔یہ ان کے خاص لوگ استعمال کرتے ہیں۔یہ شارٹ کرٹ راستہ بھی ہے اور دوسرا یہاں پر بھی کسی کی نظر کم ہی پڑتی ہے۔مگر یہ کافی کچا راستہ ہے۔جس پر سوائے جیپ کے اور کوئی دوسری گاڑی نہیں جاتی" اس نے ایک اور راستے کی نشاندہی کی۔

"ٹھیک ہو گیا۔بس پھر اللہ کا نام لے کر نکلو تم لوگ بھی" اپنی کرسی سے کھڑے ہوتے شمس نے اپنی گیارہ بندوں پر مشتمل ٹیم دیکھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے سر" وہ سب بھی اپنے اپنے یونیفارم میں اٹھ کھڑے ہوئے۔سب اس وقت سیاہ یونیفارم میں اسلحے سے لیس تھے۔

"یہ دونوں بندے آج پکڑے جانے بہت ضروری ہیں۔ورنہ ہمارا یہ کیس کمزور پڑ سکتا ہے" شمس نے انہیں پھر سے تنبیہہ کی۔

"ان شاء اللہ سر" وہ سب یک زبان ہوئے۔جن میں سب سے بلند آواز نائل کی تھی۔

فاران کچھ دیر پہلے ہی یماما کے فلیٹ سے واپس آیا تھا۔ مگر وہاں بھی اسے ایسا کوئی تسلی بخش ثبوت نہیں ملا جس کی بناء پر وہ کسی پر کوئی الزام لگا سکتا۔

مگر اسے اتنا یقین ضرور تھا کہ اس کام کے پیچھے وقار یا وہاج میں سے ہی کوئی تھا۔

کچھ دن پہلے جیسے وہ یماما کے آفس آکر اسے دھمکی لگا کر گیا تھا اس سب سے یہ بات واضح ہوتی تھی کہ یقیناً اس سب میں کہیں نہ کہیں وہ ملوث ہے۔

"کیا بنا" ربیعہ غم سے نڈھال اس وقت بمشکل خود کو سنبھال کر فاران کے کمرے میں آئیں۔

سارا دن لوگوں کا تانتا بندھا رہا تھا۔ رو رو کر انکی آنکھیں بری طرح سوجھ چکی تھیں۔

فاران بیڈ کے ساتھ پشت ٹکائے بیٹھا تھا۔ آنکھیں سامنے دیوار پر ٹکی تھیں۔

ماں کو کمرے میں آتے دیکھ کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔

وہ آہستہ روی سے چلتی ہوئیں اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھیں۔

"ابھی تو کچھ پتہ نہیں چلا۔ بس اب اس کی گاڑی اور فلیٹ پر موجود فنگر پرنٹس کے نشانوں کا کچھ پتہ چلے تو معاملہ آگے بڑھاؤں گا" ان کے ہاتھ پکڑ کر بے بسی سے وہ سر جھکا گیا۔

"میری بچی کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہونے والی تھی۔ اللہ یہ کیا ہو گیا۔۔ میں۔۔ میں بالکل تہی دست رہ گئی" فاران کے ہاتھ تھامنے کی دیر تھی۔ وہ پھر سے رونے لگ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور وہ جس نے سارا وقت ضبط سے سب معاملات سنبھالے تھے۔ماں کے سامنے سارا ضبط کھو گیا۔

"میں اسے ہمیشہ منع کرتا تھا۔یماماہیوں لوگوں کے ساتھ ضدمت لگایا کرو۔یہ دنیا بھیڑیوں کی ہے۔مگر۔۔"وہ ماں کی گود میں سر رکھے شدت گریہ سے رو پڑا۔

"مگر وہ نہیں سنتی تھی۔اس پر تو بس ایک ہی دھن سوار تھی۔لوگوں کو انصاف دلانے کی۔اور اب۔۔اب جب وہ اپنے خاندان کو انصاف دلوانے چلی تھی۔تو یوں ان درندوں اور بھیڑیوں کی نذر ہو گئ"دونوں پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے۔

"اس نے ہمارا بھی نہ سوچا۔کہ ہم اس کے بنا کیسے رہیں گے"آنسو تھے کہ آنکھوں سے ختم نہیں ہو رہے تھے۔

وہ دل کا سب غبار ماں کے سامنے نکال رہا تھا۔

ربیعہ دایاں ہاتھ اسکے کندھے پر پھیر رہی تھیں اور بائیں ہاتھ سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھیں۔

"بس بیٹا۔مجھے تو یہ تکلیف کھائے جا رہی ہے۔کہ نجانے میری بچی نجانے کس تکلیف سے گزری ہو گی۔۔یہی سوچ سوچ کر لگتا ہے دل پھٹ جائے گا"منہ پر ہاتھ رکھے وہ سسکیوں سے رو رہی تھیں۔

"میں چھوڑوں گا نہیں۔اسے جس نے میری یماما کے ساتھ یہ سب کیا ہے۔میں مان ہی نہیں سکتا کہ یہ حادثہ تھا۔۔"جب دل کھول کر رو لیا تب آنسو صاف کر کے وہ ماں کی گود سے اٹھا۔انکے ہاتھ تھامے وہ ایک بار پھر وثوق سے بولا۔

"یماما کے قاتلوں کو پکڑنے کے ساتھ ساتھ۔ اب جس کام کا بیڑہ ہماری یمامانے اٹھایا تھا۔ اسے میں پایہ تکمیل تک پہنچاؤں گا۔ اس کے جن دشمنوں کی سزا باقی رہ گئی ہے وہ میں دلواؤں گا۔ اب وہاج اور وقار کا کیس میں لڑوں گا" وہ ایک عزم سے بولا۔

ربیعہ نے دکھتی آنکھوں سے بیٹے کو دیکھا۔ جس کے چہرے پر الگ ہی روشنی تھی۔ وہ جانتی تھیں کہ یماما ان کے بیٹے کی اولین خواہش بن چکی تھی۔ مگر وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ یماما کی خواہش کوئی اور تھا۔ اور اس کے علاوہ وہ کسی کا تصور نہیں کر سکتی تھی۔

اسی لئے فاران کی خواہش جاننے کے باوجود انہوں نے کبھی یماما سے یہ تذکرہ نہیں کیا تھا۔ انہیں یماما کی خوشی ہمیشہ سے زیادہ عزیز تھی۔

مگر کیا پتہ تھا کہ وہ اتنی مختصر زندگی لکھوا کر لائی تھی۔

"ضرور بیٹا۔ شاید میری بیٹی کی روح کو تبھی سکون ملے۔ میری بچی۔۔ میری یماما" وہ پھر سے رونے لگیں۔

فاران نے انہیں کندھے سے لگا لیا۔

جب سے وہ یماما کی سچائی اسکے سامنے رکھ کے گیا تھا۔ یماما تب سے وہیں کتنی ہی دیر حیران بیٹھی تھی۔ آخر یہ کون تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب تک ماضی کی فلم چلا کر وہ ہزار ہا بار سوچ چکی تھی کہ اپنی شادی کے بارے میں اس نے فاران، ربیعہ اور احمد کے علاوہ کبھی کسی کو بتایا ہے کہ نہیں۔

مگر بھولے سے بھی اسے کوئی ایسا لمحہ یاد نہیں آیا کہ اس نے کسی اور سے اس سب کا تذکرہ بھی کیا ہو۔

وہ بہت محتاط تھی۔ پڑھائی کے دوران بھی وہ بس سب سے سلام دعا کی حد تک بات چیت کرتی تھی۔ دوست کا درجہ سوائے فاران کے اس نے کسی کو نہیں دے رکھا تھا۔

فاران تھا بھی اتنا اچھا دوست کہ اس کے ہوتے یماما کو کبھی ضرورت ہی نہین پڑی تھی کہ وہ کسی اور سے دوستی بھی کرتی۔

کافی دیر گزر چکی تھی۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔ پورے کاٹیج مین خاموشی تھی۔

وہ آہستہ سے سیڑھیاں اتر کر اس کمرے کی جانب بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جہاں صبح ناشتے کے بعد اس نے شہنشاہ کو جاتے دیکھا تھا۔

مگر اس لمحے وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ پورا کمرہ چھان مارا مگر وہاں کوئی ذی روح نہ تھا۔ کمرہ بھی اپنے مالک کی طرح شان و شوکت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

اس کا بیڈ ہی تاج کی شکل کا تھا۔ کمرے میں جا بجا تلواریں دیواروں سے لٹکی تھیں۔ تو کہین بندوقیں تھیں۔

دبیز قالین پورے فرش پر بچھا تھا۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی آہستہ سے ان بندوقوں کی جانب بڑھی۔

ہاتھ لگا کر ان میں سے ایک بندوق اٹھانی چاہی

"میم۔ آپ کو اس کی اجازت نہیں "یکدم اس کے پیچھے سے خاموشی میں ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

وہ صحیح معنوں میں اچھل پڑی۔

یکدم مڑ کر پیچھے دیکھا۔ تو ایک لڑکی سیاہ لباس میں سلیقے سے بالوں کو پیچھے باندھے۔ ہلکے سے میک اپ میں سپاٹ چہرہ لئے موجود تھی۔

اسے یکدم شہنشاہ کی بات یاد آئی۔ "تم ہر وقت میرے بندوں کی نگرانی میں ہو "کتنا صحیح کہا تھا اس نے نجانے یہ لڑکی آئی کہاں سے تھی۔

"تم کون ہو؟ "یماما نے تیوری چڑھا کر اس سے پوچھا۔

"ملازم "اس نے یک لفظی جواب دیا۔

"تم آئی کہاں سے ہو؟ "یماما نے ایک اور سوال کیا۔ وہ لڑکی خاموش رہی۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے "وہ کڑک دار آواز مین بولی۔

"میں آپ کے کسی سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں میم "نہایت مہذب انداز میں اس نے صفاچٹ جواب یماما کو دیا۔

"واہ۔۔ شہنشاہ کی طرح اس کے ملازم بھی شہنشاہ ہی ہیں "وہ دل میں سوچ کر رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ پلیز اپنے کمرے میں جائیں۔یا پھر باہر لاؤنج میں" وہ روبوٹ کی طرح بول رہی تھی۔

"حکم تو میں کسی کے باپ کا بھی نہین مانتی۔رہوں گی تو اب اسی کمرے میں" اس کے حکمیہ انداز پر وہ بھی طیش مین آ گئی۔

"آپ کی مرضی ہے میم۔۔سر بہت غصہ کریں گے۔" وہ پھر سے اسے تنبیہہ کرنے لگی۔

"تمہارے سر کو مین کسی کھاتے میں نہیں لاتی۔جاؤ یہاں سے" یماما نے اسے ٹالنا چاہا۔

"سوری میم۔۔آپ کا وہ حکم ہمین ماننے کی اجازت نہیں جس میں آپ کو خطرہ ہو۔یا پھر آپ سر کے لئے خطرے کا باعث بنیں" یماما اس کی حاضر جوابی پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔چن کر ملازم رکھے تھے۔

"تمہارے خیال میں۔۔میں تمہارے باس کو مارنے کے لئے یہاں سے گن یا پھر کوئی تلوار چرالوں گی؟" یماما نے پھر سے اس سے سوال کیا۔

"ملازم اپنی سوچ اور سمجھ بوجھ نہیں رکھتے میم۔" اس کے جواب پر اب کی بار وہ ہولے سے مسکرائی۔

"بھئی ماننا پڑے گا شہنشاہ کی ہر چیز ہی لاجواب ہے۔۔ویسے تمہیں ڈر نہیں لگتا اپنے سر سے۔۔عجیب بھوتوں والا حلیہ ہے" وہ کہاں باز آنے والوں میں سے تھی۔اسے باتون میں الجھا کر پورے کمرے کا جائزہ بھی لیتی جا رہی تھی۔

"میم۔۔یہاں ہر بات ریکارڈ ہو رہی ہے" اس نے یماما کو اطلاع دی۔

"ہاہاہا۔۔اگر ریکارڈ نہ ہو رہی ہوتی تو تم یقینا میری بات سے اتفاق کرتی" وہ قہقہہ لگا کر بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر سامنے والی سپاٹ چہرہ لئے ہی کھڑی رہی۔

"میم پلیز کسی چیز کو ہاتھ مت لگائیں۔" اب وہ بیڈ کے سائیڈ ٹیبلز کے درازوں کا جائزہ لینے لگی۔

اس لڑکی نے پھر سے اسے نہ صرف روکا۔ بلکہ اسکے پاس آکر سختی سے اس کا ہاتھ ہٹا کر دراز بند کیا۔

"دیکھو میں تمہارے ساتھ کوئی بدتمیزی نہیں کرون گی۔ پلیز مجھے یہاں سے نکلوادو" وہ اب کی بار پیچھے ہو کر شرافت سے کھڑی اس سے مدد مانگنے لگی۔

"اس کا جواب آپ کو سر ہی دیں گے۔ ہمیں جس کام کے لئے رکھا ہے ہم وہی کرتے ہین۔ آپ اب باہر چلیں" اب وہ یماما کو بازو سے پکڑ کر باہر لے آئی۔ یماما بھی خاموشی سے باہر آ گئی۔

کیونکہ دراز میں موجود اپنا موبائل وہ بے حد خاموشی سے اٹھا چکی تھی کہ اس لڑکی کو بھی علم نہ ہوا۔

رات کے پہر اس سنسان سڑک سے دھول اڑاتی گاڑی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یکدم گاڑی ہچکولے کھا کر رک گئی۔ انہیں امید تھی کہ کچھ نہ کچھ تو ہو گا ہی۔

ڈرائیور نے گاڑی فوراروکی۔

جھاڑیوں کے چاروں اور سے سیاہ لبادے میں لپٹے بہت سے لوگ ان کی لینڈ کروزر کا گھیراؤ کئے کھڑے تھے۔

کالے شیشوں والی اس لینڈ کروزر کے اندر کون تھا۔ وہ دیکھنے سے قاصر تھے۔ بندوقوں کی نالوں کا رخ ہر جانب سے گاڑی کی جانب تھا۔

پچھلی سیٹ کا شیشہ بے حد آہستگی سے نیچے ہوا۔

"کون ہو تم لوگ۔۔ باہر نکلو" سیاہ لبادوں میں موجود ایک شخص شیشے کے قریب آکر رعب دار انداز میں بولا۔ سب کے چہرے نقاب میں پوشیدہ تھا۔

گاڑی کی کھڑکی کے قریب موجود چہرہ اس شخص کو کچھ جانا پہچانا لگا۔

"ابے تیرا اباپ ہوں میں۔۔ یہ بندوقیں نیچے کرو۔۔ اور تیتر بتر ہو جاؤ یہاں سے " گاڑی میں سے آنے والی رعب دار اور کڑک آواز نے ان سب کو لمحہ بھر کو گنگ کیا۔

"ک۔۔ کک۔ کون؟" جو شخص باہر نکلنے کا رعب جھاڑ رہا تھا۔ آواز سن کر وہ گھبر ایا۔

"تمہارا باپ۔۔ شہنشاہ۔۔ حراموا ب تم لوگوں کو تعارف کروانا پڑے گا" وہ دانت پیس کر بولا۔

"مم۔۔ معاف کر دیں۔ حضور۔۔ اوو۔۔ سب بندوقیں نیچے کرو" اس نے فورا گھگھیاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو آواز لگائی۔ بدمعاشوں کے سردار سے وہ کیونکر پنگا لے سکتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب تک صرف اس کا نام سن رکھا تھا۔ اور نام ہی کافی تھا۔

"معافی سرکار" یکدم وہ ہاتھ جوڑے اس سے معافی مانگنے لگا۔

"اپنے دماغ میں بٹھالو۔ ایسے خطرناک راستے جن کا لوگ صرف تصور کرتے ہیں۔ شہنشاہ کی اصل گزر گاہ ہی یہی راستے ہوتے ہیں۔ کسی اور مائی کے لعل کی ہمت نہیں ہوتی ایسے راستوں سے گزرنے کی۔ آئندہ احتیاط کرنا" اسے تنبیہہ کرتے اس نے گاڑی کا شیشہ دوبارہ چڑھایا۔ اور یہ جاوہ جا۔

وہ سب ابھی تک پیچھے کھڑے کانپ رہے تھے۔ سب جانتے تھے اس سے دشمنی مول لینے والا کہاں جاتا ہے کوئی نہیں جانتا۔

رات ہو چکی تھی مگر شہنشاہ کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا۔ یماما نے شکر ہی ادا کیا۔

یہاں رہ کر بھی اس نے کون سے جھنڈے گاڑھ دینے تھے سوائے اس کا خون جلانے کے۔ مگر وہ حیرت زدہ تھی کہ آخر وہ اس کے بارے میں اتنی معلومات کیسے رکھتا تھا۔

اس پر دو حرف بھیجتی وہ قمیض کی آستین میں چھپے موبائل کی جانب متوجہ ہوئی۔

اس لڑکی کے مطابق اس کی ایک ایک حرکت کو شہنشاہ کیمرے کی آنکھ میں ریکارڈ کر رہا ہے تو کمرے میں بھی وہ ان کیمروں اور مائیک سے محفوظ نہیں تھی۔

آخری ٹھکانہ واش روم تھا۔

وہ فوراً سے پہلے واش روم کی جانب بڑھی۔

اندر آتے ہی اس نے چٹخنی چڑھائی۔ موبائل کو آستین میں سے نکالا۔ آن کیا ہی تھا کہ نو سگنل نے منہ چڑھایا۔

یماما نے مایوسی سے موبائل کو دیکھا۔ لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر میرے سگنل نہیں آرہے۔تو اس منحوس کا موبائل یہاں کیسے چلتا ہے۔" اس نے صبح کی ہی ناشتے کے دوران شہنشاہ کو موبائل پر میسج ٹائپ کرتے دیکھا تھا۔

"جن تو ہے۔۔کر لیا ہو گا کوئی جادو ٹونہ" وہ غصے سے سر جھٹک کر رہ گئی۔دل ہی دل میں شہنشاہ کو ہزاروں صلواتیں سنائیں۔

"اب پھر سے اس کے رحم و کرم پہ۔" اس نے سر اٹھا کر بے بسی سے ارد گرد کو دیکھا۔

اور مایوس ہوتی باہر آ گئی۔

اس فارم ہاؤس سے کچھ ہی دور جھاڑیوں میں انہوں نے اپنی گاڑی روکی۔

یہاں سے آگے کا راستہ انہیں بے حد خاموشی سے طے کرنا تھا۔اور گاڑی کی آواز یقینا اندر موجود لوگوں کو چوکنا کر سکتی تھی۔

یکے بعد دیگرے گاڑی سے گیارہ بندے نکلے۔

"میں فرنٹ پر رہوں گا" نائل نے اترتے ہی کہا۔

"نہیں نائل۔۔تم تین بندوں کے بعد آؤ گے" ذیشان نے فوراً اسکی بات مسترد کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں یہاں صرف اپنا فرض ادا کرنے نہیں آیا۔ان لوگوں کی طرف میرا بہت حساب نکلتا ہے اور یہ حساب مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں ان پر ہاتھ ڈالنے والا پہلا بندہ ہوں" اس کے لہجے میں چھپے درد سے وہ سب آشنا تھے۔

" مگر ہم چاہتے ہیں تم ان سے بدلہ لینے تک زندہ رہو۔اور ہم جس فیلڈ سے ہیں وہاں زندگی سے پہلے موت کھڑی ہوتی ہے" سعد نے بھی آگے بڑھ کر ذیشان کی تائید کرتے نائل کو روکا۔

ان سب کی اپنے ساتھ وفاداری، خلوص اور محبت سے تو وہ کبھی انکار نہیں کر سکتا تھا۔

لہذا اب کی بار وہ خاموشی سے ان کی بات مان گیا۔

اب کی بار ذیشان آگے، اس کے پیچھے سعد اور پھر نائل اور اس کے پیچھے باقی کی ٹیم موجود تھی۔

وہ سب سیاہ نقاب میں موجود تھے۔ صرف آنکھیں اور ناک نقاب سے باہر تھے۔باقی کا چہرہ نقاب میں ڈھکا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب کے کانوں میں ائیر فون موجود تھے۔

ہاتھ میں بندھی گھڑیاں معمولی نوعیت کی نہیں تھیں۔سب کے پاس اس گھڑی میں نقشہ موجود تھا اور اپنا ٹارگٹ سرخ نقطوں کی صورت انہیں بآسانی نظر آرہا تھا۔

ہاتھوں میں ڈاٹ گنز تھیں۔

"خیال رہے کہ کسی بھی صورت میں ان دونوں بندوں کو ہم نے زندہ پکڑنا ہے۔" نائل نے مائیکروفون پر ایک بار پھر سے سب کو ہدایت دی۔

" کنسیڈر راٹ ڈن" سب نے یک زبان کہا۔

ان کے پیروں میں چمڑے کے ایسے جوتے تھے جو ذراسی آواز تک پیدا نہیں کرتے تھے۔

کچھ دور مسلسل ایک لائن کی صورت میں جھاڑیوں کے درمیان سے بھاگتے بھاگتے وہ سب اب فارم ہاؤس کے قریب پہنچ چکے تھے۔

فارم ہاؤس کے ارد گرد کھڑے مسلح پہرہ داروں کو سب سے پہلے انہوں نے ہٹانا تھا۔

شیر دل اور فواد دونوں سنائپرز تھے۔

نائل نے انہیں فوراً ان مخصوص جگہوں پر کھڑے ہونے کا اشارہ کیا جسے وہ پہلے سے ہی طے کر چکے تھے۔

خود وہ بے حد خاموشی سے رینگتے ہوئے سانپ کی مانند درخت پر چڑھ چکا تھا۔

تاکہ پوری طرح دیکھ سکے کہ کون سے پہرہ دار کہاں موجود ہے۔ اپنی بائنوکیولر سے وہ سب جانب بڑے آرام سے دیکھ سکتا تھا۔

باری باری اس نے جن پہرہ داروں کی نشاندہی کی۔

شیر دل اور فواد نے چن چن کر ان کا نشانہ لیا۔

اب اندر جانے کے لئے ان کا راستہ صاف تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فارم ہاؤس کی دیواریں کسی قلعے کی دیواروں سے کم نہ تھیں۔

اور اس پر دیواروں پر اس وقت کرنٹ چھوڑا ہوا تھا۔

نائل نے اس کا بھی انتظام کر رکھا تھا۔

اس نے اپنی کمر پہ ایک بیگ پیک باندھ رکھا تھا۔ فوراً اس میں سے سپائیکس والے جوتے نکالے۔ وہ پہن کر دو لوہے کے نوکیلے منہ والے راڈ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر ایک روڈ دیوار پر مارا دوسرا روڈ اس کے اوپر زیادہ فاصلے پر مارا۔ اوپر والے راڈ کو پکڑ کر نیچے والے راڈ پر پاؤں رکھا۔

پھر اسی طرح ایک اور راڈ نکال کر ایک ہاتھ سے دوسرے راڈ سے اور اوپر مارا۔ پھر دوسرے راڈ پر پاؤں رکھ کر تیسرے راڈ کو تھاما پھر چوتھا راڈ بیگ سے نکال کر اسے بھی اسی طرح دیوار کے اندر تک دھنسا دیا۔ اور یوں وہ دیوار کے اوپری حصے تک پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے ایک ڈیوائس بڑی احتیاط سے ربڑ کے دستانے پہن کر تار سے اس ڈیوائس کو جوڑا۔ چند سیکنڈز میں ان تاروں میں دوڑنے والی برقی رو جامد ہو چکی تھی۔

"اوپر چڑھو۔" دیوار کے دوسری جانب چھلانگ لگاتے ہوئے اس نے باقیوں کو بھی آنے کا سگنل دیا۔

سبھی اس کی تقلید کرتے ہوئے دیوار پھلانگ کر فارم ہاؤس میں داخل ہو چکے تھے۔

ذیشان پھر سے آگے تھا۔

وہ سب پورے فارم ہاؤس میں بکھر چکے تھے۔

سوئمنگ پول کے پاس ان کا ٹارگٹ موجود تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چند لوگ رہائشی حصے کی جانب بڑھ چکے تھے۔

جبکہ نائل، سعد اور ذیشان تینوں تیزی سے سوئمنگ پول والے حصے کی جانب بے آواز قدموں سے بڑھ رہے تھے۔

پول کے نزدیک آتے ہی وہ تینوں پلر کی اوٹ میں ہو چکے تھے جہاں سے وہ بڑی آسانی سے ان چاروں کو دیکھ سکتے تھے۔

ان میں سے دو غیر ملکی آدمی تھے۔ باقی دو میں سے ایک وہاج کا بیٹا اور ایک وہاج کا وہی بندہ تھا جس نے آج رات ان دہشت گردوں کو بارڈر پار پہنچانا تھا۔

نائل نے اپنی ڈاٹ گن کو ٹارگٹ پر رکھا۔

"ویٹ نائل میں اس والے پلر کی اوٹ مین ہوتا ہوں پھر تم نشانہ لو۔ میں وہاں سے دوسرے کا لوں گا۔ تاکہ انہیں بھاگنے کا موقع نہ ملے۔ اور نہ ہی وہ سمجھ سکیں کہ یہ نشانے کہاں کہاں سے لئے جا رہے ہیں" ذیشان نے ٹریگر دبانے سے پہلے نائل کو روکا۔

"اوکے۔ اور سعد جیسے ہی ذیشان بھی نشانہ لے۔ تم نے فوراً سے پہلے بھاگ کر تیسرے پلر کی جانب جانا ہے۔ اور ان کے سامنے سے بھاگتے ہوئے جانا ہے۔ اتنی ہی دیر میں میں گن سے فائر کرون گا۔ تاکہ وہ اور بوکھلا جائیں۔" نائل کے کہنے پر اب سعد کو اپنی ٹائمنگ اسی حساب سے سیٹ کرنی تھیں۔

سب سے پہلے نائل نے ایک غیر ملکی کی گردن کا نشانہ لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یکدم وہ نیچے گرا۔ وہاج کا بیٹا اور اس کا وہ ساتھی جس نے غیر ملکیوں کو لے کر جانا تھا وہ یکدم بوکھلا کر اس پر جھکے۔

اسی اثناء میں ذیشان نے دوسرے کا نشانہ لیا اور وہ بھی گر پڑا۔

"یہ۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے" تیمور وہاج کے چہرے پر خوف کی پرچھائیاں لہرانے لگیں۔ وہ دونوں انہیں چھوڑ کر ارد گرد دیکھنے لگی۔

اتنی دیر میں سعد ایک جانب سے بھاگتا ہوا پول کے لان سے ہو گزر کر تیسرے پول کی اوٹ میں چھپ گیا۔

وہ دونوں اور بھی حواس باختہ ہو گئے۔

"یہ یہ۔۔۔کون ہے۔۔" ان دونوں کا ہاتھ فوراً اپنی پاکٹس میں موجود گن کی جانب بڑھا۔

"شرفو۔۔وحید۔۔۔کہاں مر گئے ہو سارے" تیمور یکدم چلا کر اپنے ملازموں کو آوازیں دینے لگا۔

"سمجھو سب مر ہی گئے ہیں" یکدم نائل پلر کی اوٹ سے نکل کر گن کا رخ ان دونوں کی جانب کئے باہر نکلا۔

اس کے پیچھے پیچھے ذیشان اور سعد بھی اسی انداز میں گنز ان کی جانب تانے باہر آئے۔

"ک۔۔ککک۔ کون ہو تم لوگ" وہ دونوں ہکلائے۔ گنز نکال چکے تھے۔

"تمہارے باپ کے بھی باپ۔۔۔گنز پھینکو" نائل نے کڑک آواز میں کہا۔

"تت۔۔تم اندر کیسے آ گئے" وہ پھر سے حیران پریشان پوچھنے لگے۔

"آسمان سے ایک پری ہمیں یہاں پھینک گئی ہے۔۔" نائل نے پھر سے بیزار لہجے میں جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نمبر تھری۔۔۔۔انکی تلاشی لی" نائل نے کارڈورڈ میں سعد کو اشارہ کیا۔

سعد نے آگے بڑھ کر ان دونوں کی گنز قابو میں کیں اور ساتھ ہی ساتھ تلاشی لینے لگا۔

اتنی دیر میں اندر جتنے ملازم تھے۔نائل کے باقی بندے ان پر گنز تانے انہیں لئے باہر آچکے تھے۔

تیمور کی جیب سے میری جوائنا کے بہت سے پیکٹس نکلے۔

"سر یہ ہے" نائل نے ایک نظر ان پیکٹس کو دیکھا۔

اور آگے بڑھ کر ایک زوردار بٹ اسکے سر پر رسید کیا وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

"اٹھاؤ ان سب کو۔۔" وہ غصے سے بولا۔

"ان دونوں کو کیوں لے کر جانا ہے؟" ذیشان نے آہستہ سے نائل کے کان میں کہا۔

"یہ پلین میں شامل نہیں تھا" وہ پھر سے اسے باور کروانے لگا۔

"مگر اب پلین میں شامل ہو گیا ہے" نائل نے یقینا کچھ سوچ رکھا تھا۔

اب کی بار ذیشان خاموش ہو گیا۔

اس کے باقی ملازموں کو باندھ کر۔

تیمور اور وہاج کے بندوں کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر وہ ان غیر ملکیوں کے ساتھ ساتھ انہیں بھی اپنے سیل میں لے آئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلے دن صبح ہی فاران لیب میں پہنچ چکا تھا۔

"کیا رپورٹس آئی ہیں؟" لیب اسسٹنٹ کے سر پر کھڑا وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔

"یار کچھ فنگر پرنٹس تو بالکل سیم ہیں۔ الماری پر لگے ہاتھوں کے فنگر پرنٹس۔ دروازے کے لاک پر لگے فنگر پرنٹس۔ اور بھی بہت سی جگہوں کے۔۔۔ جبکہ الماری پر ایک اور طرح کے فنگر پرنٹس بھی ملے ہیں۔ جو باقی جگہوں پر لگے فنگر پرنٹس سے مختلف ہیں۔ اور اس دن گاڑی کے دروازے اور اسٹیرنگ پر لگے فنگر پرنٹس بھی دوسری قسم کے فنگر پرنٹس کی ڈٹو کاپی ہیں۔ جس کا مطلب ہے۔ ایک رات پہلے یماما کے فلیٹ پر اس کے علاوہ کوئی اور بھی تھا۔ اور اگلے دن بھی اسکی گاڑی کسی اور نے ڈرائیو کی ہے۔ اور اگلے دن اس گاڑی میں یماما کے فنگر پرنٹس تھے ہی نہیں" وہاں ایک تفتیشی آفسر بھی موجود تھا۔ اور وہ فنگر پرنٹس کو پہلے ہی لیب آپریٹر سے ڈسکس کر چکا تھا۔

یہ سب انکشاف سن کر فاران کی تو ہوائیاں اڑ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مگر جو لڑکی۔۔۔ مطلب۔۔۔ اس ڈیڈ باڈی نے یماما کے ہی ائیر رنگز پہن رکھے تھے۔ اور تو اور اس کی گردن پر بھی یماما کے جیسا جھلسنے کا نشان موجود تھا۔ جو کہ بہت سالوں سے اسکی گردن پر موجود تھا۔ اور اس کے بعد ہی میں نے چہرے کو دیکھے بنا یہ جان لیا تھا کہ یہ یماما ہی ہے۔ اس کا قد کاٹھ۔۔ جسامت۔۔ سب۔۔۔" فاران سر پر ہاتھ پھیرے حیران پریشان اپنی کیفیت بیان کر رہا تھا۔

"ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ یماما نہیں۔ مگر یہ یقینا اس کیس کو اور مشتبہ بنا رہا ہے۔ اور یقینا یہ قتل کا کیس ہی ہے" تفتیشی آفیسر نے اس کی بات کی تصدیق کی۔

"مگر یہ سب کیا معمہ ہے؟" فاران حقیقت میں الجھ کر رہ گیا تھا۔

"تم نے کہا کہ یماما کا سیل اور بیگ اس کے فلیٹ اور گاڑی دونوں میں نہیں۔ تو ہو سکتا ہے یہ اس قاتل کی تحویل میں ہو۔ تمہارے پاس اس کے موبائل کا آئی ایم ای آئی نمبر موجود ہے؟" آفیسر نے اسے ایک اور رخ دکھایا۔

"ہاں۔ ہاں بالکل ہے۔" فاران نے تیزی سے اپنا موبائل نکالا۔

اس کی عادت تھی جب بھی نیا موبائل اس کے گھر والے لیتے۔ ان کا آئی ایم ای آئی نمبر کی تصویر وہ لے کر اپنے موبائل میں محفوظ کر لیتا۔ یماما کے موبائل کے آئی ایم ای آئی نمبر کی تصویر بھی اس کے موبائل میں تھی۔

"بس پھر یہ تصویر مجھے سینڈ کرو۔ کیونکہ اس کی مدد سے موبائل آرام سے کمپنی کے ذریعے ٹریس ہو جائے گا۔ جیسے ہی وہ آن ہو گا۔ اور ایک اور کام کرواسے ان بلاک کرواؤ" اس آفیسر نے ایک اور حل فوری بیان کیا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی اپنے دوست کو کال کرتا ہوں جس نے بلاک کیا تھا" فاران نے فوراً سے پہلے کال ملائی۔

اگلے دن صبح اسکی آواز کمرے پر ہونے والی دھڑ دھڑ سے کھلی۔ کیونکہ رات میں وہ کمرے کی چٹخنی چڑھا چکی تھی۔ لاک ہوتا تو شہنشاہ کب کا کھول چکا ہوتا۔

www.kitabnagri.com

اسی ڈر سے یماما نے رات میں سونے سے پہلے دروازے پر موجود خٹخنی چڑھا دی۔

"کیا مصیبت ہے" وہ نہیں جانتی تھی کہ دوسری طرف شہنشاہ ہے۔

"دروازہ کھولو پھر بتاتا ہوں کون سی مصیبت ہے" دوسری جانب سے آنے والی شوخ آواز پر یماما کے یکدم کان کھڑے ہوئے۔

دوپٹہ درست کرتی کھڑی ہوئی۔ آہستہ سے بڑھ کر دروازہ کھولا۔

"تم خود کسی مصیبت سے کم نہیں۔۔ آگئے واپس۔۔" دروازہ کھول کر پیچھے ہٹتے اس نے طنز کیا۔

"تم میرے ہی انتظار میں تھیں۔۔۔ اُفف دل خوش کر دیا شہنشاہ کا" دروازے کی چوکھٹ سے ٹیک لگائے اسکی گہری چمکتی آنکھیں اس لمحے کچھ اور بھی روشن لگ رہی تھیں۔

"ہاں۔۔ میری جوتی اور زبان شدت سے تمہاری منتظر تھے" منہ بگاڑ کر بولتے۔ وہ دروازے سے ہٹ کر اندر کی جانب بڑھی۔ جانتی تھی۔ اب اندر آکر جب تک وہ اس کا دماغ نہیں کھائے گا اسے سکون نہیں ملے گا۔

"ارے واہ۔۔ ان دونوں کو بھی مجھ سے محبت ہو ہی گئی" وہ کہاں ہارنے والوں میں سے تھا۔

"ہاں ہو گئی ہے۔ اسی خوشی میں مجھے واپس چھوڑ آؤ" بیڈ پر بیٹھ کر وہ کوفت زدہ لہجے میں بولی۔

وہ بھی اس کے سامنے موجود صوفے پر براجمان ہو چکا تھا۔

"نکلنا تو پڑے گا اب یہاں سے۔ کیونکہ جو کارنامہ تم نے کل کیا ہے اس کے بعد میں تمہیں یہاں نہیں رکھ سکتا" اب کی بار وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا مطلب؟" وہ حیران ہوئی۔

"موبائل کہاں ہے تمہارا" شہنشاہ کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ ساتھ اب ہلکا سا غصہ بھی تھا۔

"کون سا موبائل؟" وہ بھی یماما تھا اتنی جلدی ہتھیار کیسے ڈال دیتی۔

"وہی جو کل تم نے میرے کمرے سے چرایا ہے" شہنشاہ نے اب کی بار پورے وثوق سے کہا۔

"پتہ نہیں کیا بکواس کر رہے ہو۔۔ سٹھیا گئے ہو" یماما نے تیوری چڑھا کر کہا۔

اب اس کے انکار کرنے پر شہنشاہ طیش کے عالم میں اپنی نشست سے اٹھا۔ اور اس کے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کے دراز کو کھولا۔

"یہ موبائل نہیں تو کیا تمہارا کیلکولیٹر ہے" وہ غصے سے دھاڑا۔

"ناکارہ موبائل اب میرے کس کام کا۔۔ نہ سگنل آتے ہیں اور نہ ہی انٹرنیٹ۔۔ میں کیا لڈیاں ڈالوں اسے لے کر" یماما اس کے غصے سے متاثر ہوئے بنا بڑے آرام سے بولی۔

"اس سے اور بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اور یقینا ہو چکا ہو گا" شہنشاہ نے موبائل کو آف کرتے ہوئے۔ پاکٹ مین رکھا۔

"اٹھو۔ ہمیں ابھی اور اسی وقت یہاں سے نکلنا ہے" یماما کو اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔

"میں اب یہاں سے سیدھا اپنے گھر جاؤں گی۔ سمجھے تم" وہ تڑخ کر بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اپنے گھر بھی لے جاؤں گا۔ اتنی جلدی کیا ہے" پریشانی میں بھی وہ شوخی سے باز نہیں آیا۔

"تمہارے گھر نہیں اپنے گھر" وہ تصیح کرتے ہوئے بولی۔

"ایک ہی بات ہے" وہ دروازے پر کھڑا اپھر سے پہلے والی جون میں لوٹ آیا تھا۔

"شہنشاہ میں منہ توڑ دوں گی اب تمہارا" وہ انگلی اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں بولی۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"زہے نصیب۔۔پاس آکر ہی توڑو گی نا" ایک آنکھ دبا کر وہ مسکراہٹ دبائے بولا۔

یماما نے دل میں ہزاروں گالیاں دیں۔

"تم جیسوں کے لئے ہی کسی نے کہا ہے "در فٹے منہ" یماما چبا چبا کر بولی۔نائل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اچھا چلو۔۔اب ساری زندگی لڑنا ہی ہے تم نے ابھی نکلو" اب کی بار وہ اسکے قریب آکر بازو سے پکڑنے لگا۔

"ہاتھ مت لگانا مجھے" وہ خود کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

"تو کس زبان مین کہوں کہ چلو یہاں سے" وہ غصے سے بولا۔

"نہیں جاؤں گی" پہلی بار اس نے شہنشاہ کو اپنے سامنے بے بس دیکھا تھا۔

"یماما فضول کی ضد مت کرو چلو" اس نے ایک بار پھر ہاتھ پکڑنا چاہا۔اب کی بار یماما نے زور سے ایک مکا اسکے سینے پر مارا۔شہنشاہ اس کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

اب کی بار جارحانہ انداز میں اس نے یماما کا بازو تھاما۔

"عزت سے پیش آرہا ہوں تو اسے راس آنے دو۔۔ورنہ میں بہت برا ہوں" اسکے چہرے کے نزدیک آتے اپنی غضبناک آنکھوں کو اس کی آنکھیں میں ڈالے ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔

یماما کا بازو تھامے غصے سے اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا نیچے لا یا۔

اس وقت شاید ان کے علاوہ وہاں اور کوئی نہیں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب اس کا رخ داخلی دروازے کی جانب تھا۔

وہاں سے باہر آتے ہی یماما نے ایک لمبی لوہے کی موٹی تار دیکھی۔ جس اس گھر سے منسلک تھی۔ اس کا ایک سرا اس کاٹیج کی چھت سے جڑا تھا۔ جبکہ دوسرا حصہ نیچے گہری کھائیوں سے ہوتا ہوا۔ کسی درخت یا پہاڑ سے جڑا تھا۔

وہ سرا جو کاٹیج کی چھت سے منسلک تھا۔ اس کے ساتھ بڑی بڑی تاریں اس شکل میں جڑی تھیں۔ کہ ان کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر جب اس رسی پر لٹکا جائے تو وہ آسانی سے اس موٹی تار سے پھسلتی ہوئی بندے کو نیچے پہاڑ کی جانب لے جائیں۔

یماما کو اب سمجھ آئی تھی کہ وہاں آنے اور جانے کا طریقہ کیا تھا۔

شہنشاہ تیزی سے اپنے گرد پیراشوٹ باندھ رہا تھا۔ شاید حفظ ما تقدم کے طور پر کہ اگر اس رسی سے ہاتھ چھوٹ بھی جائے تو پیراشوٹ کی مدد سے جان بچائی جا سکے۔

"ہمیں ابھی اور اسی وقت یہاں سے نکلنا ہے۔" شہنشاہ نے گویا اسے اطلاع دی۔

"میں یہاں سے ہر گز ہر گز نہیں جاؤں گی" وہ جانتی تھی کہ یہاں سے جانے کا کیا طریقہ تھا۔ یعنی اب وہ یہاں سے نکلتے ہوئے مکمل طور پر شہنشاہ کے رحم و کرم پر تھی۔ اور شہنشاہ اسے چھو لے یہ اسی کسی طور گوارا نہیں تھا۔

"مجھے تم اس کھائی میں دھکا دے دو۔ مگر میں اس انداز میں تو یہاں سے بالکل نہیں نکلوں گی" شہنشاہ کو ایک مضبوط ہک سے بندھی رسی کو پکڑتے دیکھ کر وہ چلائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے سمجھ نہیں آرہی تمہیں اس قلعہ مین بھی میرے یہاں سے نکل بھاگنے یا کسے کے مجھ تک پہنچنے کا خطرہ ہے؟"اس کے انداز اب یماما کو کچھ کچھ سمجھ آرہے تھے۔

"کیا میرے موبائل سے کوئی مجھ تک پہنچ سکتا ہے؟"وہ اب اپنے شک کو سوال میں ڈھال رہی تھی۔

"جی ہاں۔کیونکہ دنیا کی نظر میں تم ایک کار حادثے میں مر چکی ہو۔اور میری بھیجی گئ تمہاری ڈوپلیکیٹ کو مین نے ایسے شو کروایا تھا کہ یماما کو اسکے دشمن اب تک مار چکے ہیں۔اب تمہاری کل والی حماقت کی وجہ سے سب سے پہلے تمہارا عاشق حرکت میں آکر تمہاری آئی ایم ای آئی نمبر سے اس جگہ کو ٹریس کروا چکا ہے۔اب اگر مین اس موبائل کو یہاں پھینک کر ضائع کر بھی دون۔جو کہ میں کرنے لگا ہوں۔تب بھی وہ اس جگہ کی نشاندہی کر چکے ہیں۔اور تمہیں تمہارے دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا جو کھیل میں نے کھیلا تھا وہ تمہاری ہوشیاری اور تمہارے اس فاران کی وجہ سے خاک میں ملنے والا ہے۔لہذا مجھے تمہیں یہاں سے ہر صورت نکالنا ہے"شہنشاہ کے انکشاف اسے گنگ کر گۓ۔

"میں۔۔۔میں مر گئ ہوں"وہ ابھی تک اسی بات میں اٹکی ہوئی تھی۔

"ہاں۔۔مگر میری حور پری بن کر زندہ ہو"شہنشاہ شوخ لہجے میں بولا۔

"مگر میرے دشمنوں سے تمہارا کیا واسطہ"وہ اچنبھے سے بولی۔

"تمہیں کیا اپنی کک بنانے کے لئے اتنے پاپڑ بیل کر لا یا ہوں میری رانی"شہنشاہ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

"تم سے واسطہ تو تمہارے دشمنوں سے تم سے زیادہ اب میرا واسطہ ہے۔باقی باتیں گاڑی میں بیٹھ کر ابھی نکلو۔تم نے مجھے مضبوطی سے پکڑنا ہے باقی نیچے جانے کا کام میرا"شہنشاہ اب اسکی جانب ایک بیلٹ لئے بڑھا۔

جو اسکی کمر پر باندھنے کے بعد اسے خود سے لگا کر اس نے اس بیلٹ کا ایک حصہ اپنی کمر پر باندھنا تھا تاکہ یماما محفوظ ہو جائے اور پھر یوں اسے اپنے ساتھ لگائے۔وہ ہک سے لپٹی رسی کو تھامے پہاڑ سے نیچے اس موٹی تار کی مدد سے اتریں گے۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ میں ہرگز یہ سب نہیں کروں گی۔ تم ہو ہی کون میرے۔۔" وہ اس کے ارادے جان کر بھنائی۔ طریقہ تو وہ سمجھ ہی گئی تھی۔

"یماما ضد مت کرو اس وقت" شہنشاہ اب کی بار بگڑا۔

"نہیں۔۔ ہرگز نہیں۔۔ میں تمہارے ساتھ یوں۔۔۔ کبھی بھی نہیں مر کر بھی نہیں" یماما پیچھے کی جانب ہوتے مسلسل نفی میں سر ہلانے لگی۔

"شہنشاہ کے ساتھ نہیں جاؤ گی۔۔نائل کے ساتھ تو جاؤ گی" اب کی بار شہنشاہ نے نرم لہجے میں پوچھا۔

اور یہ پوچھنا ہی یماما کے اعصاب پر دھماکا کر گیا۔

"ک ک۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔ کون ہو تم۔۔۔ تم۔۔ تم نائل کو کیسے جانتے ہو۔۔" یماما پھٹی پھٹی آنکھوں سے وحشت زدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

شہنشاہ نے گہری سانس خارج کر کے ایک فیصلہ کیا۔ اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے۔

یماما خاموشی سے لب سئے اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شہنشاہ نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر انگلی سے کچھ کھرچا۔ اسکی جلد وہاں سے اکھڑ گئ۔ تین انگلیوں میں اپنی جلد کا وہ اکھڑا حصہ پکڑ کر اسے اوپر کی جانب کرتے کھینچ کر اتارا وہ کوئ ماسک تھا۔

یماما نے یکدم منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کا گلا گھونٹا۔

کیونکہ اس ماسک کے نیچے سے ہلکی سی شیو والا کوئ اور ہی چہرہ یماما کے سامنے تھا۔

وہ لمبے بال اور گھنی داڑھی مونچھیں اس ماسک کے ساتھ اتر چکی تھیں۔ اور جو چہرہ نظر آیا وہ بے حد جانا پہچانا۔

"تمہارا خادم نائل" شہنشاہ نے سینے پر ہاتھ رکھے اسکی پھٹی پھٹی حیرت زدہ نظروں میں دیکھتے ہولے سے مسکرا کر کہا۔

فاران شدت سے اس تفتیشی آفیسر کی فون کال کا منتظر تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا بات ہے بیٹا۔ جب سے آئے ہو پریشان لگ رہے ہو۔ کچھ پتہ نہیں چل سکا یماما کے قاتلوں کا" ربیعہ کب سے فاران کو بے چین دیکھ رہی تھیں۔

سپارہ پڑھتے بار بار نظر اس کے مضطرب چہرے پر جا رہی تھی۔

ابھی ایک ہی دن تو ہوا تھا یماما کی وفات کو۔ کچھ دیر پہلے ہی اس کے قل ادا کئے گۓ تھے۔ مہمان سب ہی جا چکے تھے۔ احمد بھی کسی سے ملنے گۓ ہوۓ تھے۔

ربیعہ اس وقت لاؤنج میں ہی بیٹھی قرآن کی تلاوت میں مصروف تھیں۔کل سے دل کو قرار ہی نہیں مل رہا تھا۔

یماما گو کہ ان کے ساتھ نہیں رہتی تھی۔ مگر انہیں اطمینان تھا کہ وہ یہیں پر ہے۔ان کے ساتھ نہ سہی مگر ان کے آس پاس اسی دنیا مین موجود ہے۔

مگر کل اس کی موت کے بعد سے ان کی بے حد بری حالت تھی۔

سب نے سمجھایا مگر دل کو قرار کیسے آسکتا تھا۔

آخر احمد کے کہنے پر اس وقت قرآن لے کر بیٹھیں تو لگا جیسے کہیں جذبات میں ٹھہراؤ آیا ہے۔

فاران صبح کا گھر سے نکلا ختم کی دعا سے کچھ دیر پہلے گھر آیا تھا۔

اور تب سے غائب دماغ اور بے چین تھا۔

آخر اس وقت ربیعہ نے وجہ پوچھ ہی لی۔

"نہیں اماں مگر امید ہے جلد ہی ہم ان تک پہنچ جائیں گے" سامنے صوفے پر بیٹھی ربیعہ کو اس نے چونک کر دیکھا۔

موبائل ہاتھ سے رکھ کر انہیں تسلی بخش جواب دیا۔

اسی اثناء مین اس کے موبائل کے بجنے کی آواز آئی۔

سرعت سے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر رکھا موبائل پھر سے اٹھا کر وہ صوفے سے اٹھ کھڑا۔

"ہیلو جی سر" وہ بات کرتا ہوا باہر لان میں چلا گیا۔

"فاران۔ یماما کا موبائل ٹریس ہو گیا ہے۔ مگر اس کا قاتل شمالی علاقہ جات کے کسی علاقے میں موجود ہے۔ ہمیں کم از کم بھی آج رات تک کا وقت لگے گا وہاں تک پہنچنے میں" اس نے تفصیل سے سچ فاران کو بتایا۔

"کوئی مسئلہ نہیں۔ آپ فوراً سے پہلے وہاں جائیں۔ کیا میں ساتھ جا سکتا ہوں؟" فاران کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے قاتل کو فوراً سے پہلے منظر عام پر لائے۔

"ارے نہیں۔ ہماری ٹیم کے علاوہ اور کسی کو اجازت نہیں اس طرح کے مشن پر نکلنے کی۔ میں تمہیں وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رہوں گا" اس نے سہولت سے فاران کو منع کیا۔

"ٹھیک ہے۔" فاران نے ایک دو بات کے بعد فون بند کیا۔ اب اسے اطمینان تھا کہ یماما کے قاتل تک وہ جلد ہی پہنچ جائے گا۔

جب تک پولیس اسے پکڑ نہیں لاتی تب تک اس نے یماما کا ادھورا کام مکمل کرنا تھا۔

اسی رات اس نے وقار کی وہ ویڈیو جس میں اس نے یماما کے آفس آکر اسے دھمکی دی تھی۔ اس کی بناء پر اس کے خلاف کیس تیار کیا۔ جس میں یماما کے مرنے کو واضح طور پر قتل قرار دیا۔ اس کی گاڑی کے ٹائر پنکچر ہونے کا حوالہ بھی دیا۔

اب یہ کیس اسے اگلے دن عدالت میں پیش کرنا تھا۔

"نائل" وہ محض ہونٹوں کو جنبش ہی دے پائی۔ حواس تو کب کے گم ہو چکے تھے۔ وہ کیسے اپنی آنکھوں اور اپنی سماعتوں پر یقین کرتی۔

جس شخص پر وہ اپنے باقی پیاروں کے ساتھ بہت سے سال پہلے فاتح پڑھ چکی تھی۔ وہ یکدم یوں سامنے آگیا۔

اس کے حواس تو معطل ہونے ہی تھے۔

"ہاں تمہارا نائل" نائل نے اس کے حیرت زدہ چہرے کو نظر بھر کر دیکھا۔

"ی۔۔یہ۔۔ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ نائل۔۔۔زندہ" وہ ہکلا کر بولی۔ چہرے سے اب حیرت کی جگہ بے یقینی ٹپک رہی تھی۔

"ابھی یہاں سے چلو۔۔ پلیز گاڑی میں بیٹھ کر میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا" نائل نے التجا کی۔

"مگر۔۔۔" یماما اب تک بے یقینی کے زیر اثر تھی۔ وہ یقین کرتی بھی تو کیسے۔

کن کن مشکلوں سے ساری زندگی گزری تھی۔ وہ بھی اکیلی۔ اگر وہ زندہ تھا تو اب تک اس کے پاس کیوں نہیں آیا تھا۔ اور پھر یوں اچانک آکر۔۔۔ شہنشاہ کا روپ دھار کر۔ یہ سب کیا معمہ تھا۔

سوالوں کی ایک لمبی قطار اس کے دماغ میں چلنا شروع ہو گئی تھی۔

"مم۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیسے مان لوں کہ آپ ہی نائل ہیں" اسکی نگاہوں میں شک ہلکورے لینے لگا۔

"کیونکہ عزتوں والے ہی عزتوں کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ اگر میں بدمعاش اور دہشتگرد ہی ہوتا۔ تو تمہاری عزت کی پرواہ کبھی نہ کرتا۔ اور اپنے دل سے پوچھ کر بتاؤ۔ کیا یہاں آنے کے بعد کسی بھی لمحے تمہیں میری

www.kitabnagri.com

موجودگی میں یہ خوف آیا ہے کہ مین تمہارے ساتھ کچھ غلط کروں گا۔۔" نائل کے اتنے واضح جواب کے بعد واقعی شک کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔وہ تبھی تو حیرت زدہ تھی کہ یہ کس قسم کا دہشتگرد ہے جو یماما کو غلطی سے بھی غلط نیت سے نہیں دیکھتا۔

"مگر پھر بھی" وہ پھر سے خوف اور بے یقینی سے اسے دیکھتے بولی۔اس کی تشویش غلط نہیں تھی۔اتنی صعبتوں کے بعد وہ یہ کیسے یقین کرلے کہ 'اس کی زندگی" اس کا نائل' اسی دنیا میں کہیں تھا۔

نائل چند قدم آگے آیا۔وہ جان گیا کہ یقین کے کچھ جگنو اس کے ہاتھ میں اس وقت تھمانے بے حد ضروری ہیں۔

ورنہ وہ تو ٹس سے مس ہونے کو تیار نہیں تھی۔

آنسوؤں کا وہ سمندر جو وہ نجانے کتنے سالوں سے اپنے اندر چھپائے بیٹھی تھی۔اب کسی اپنے کو نظروں کے سامنے دیکھ کر آنکھوں سے بہنے کو تیار تھا۔

نائل نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما۔محبتوں کے جگنو آنکھوں میں لئے وہ بھی جیسے اس کے ایک ایک نقش کو حفظ کر رہا تھا۔

"اللہ نے مجھے تمہارے لئے بچا لیا تھا۔نجانے کتنے سالوں سے ان لمحوں کا انتظار کر رہا تھا۔کہ تمہیں بتاؤں ۔۔یقین دلاؤں کے میں تمہارے آس پاس ہی ہوں۔اللہ نے ہمیں جدا نہیں کیا۔مگر بہت سی رکاوٹیں تھیں۔ جنہوں نے مجھے تم تک آنے نہیں دیا۔میں وہ سب تمہیں بتاؤں گا۔مگر اس وقت یہاں سے چلو۔۔میں دوبارہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جدائی تمہارے اور اپنے بیچ کبھی نہیں آنے دوں گا۔ سوائے موت کے" یماما پلک تک نہیں جھپکا رہی تھی۔ آنسو تھے کے لڑی کی صورت بہے چلے جا رہے تھے۔ جنہیں نائل محبت سے اپنی ہتھیلیوں میں جذب کر رہا تھا۔

اپنی موجودگی کا یقین اس نے یماما کے ماتھے پر پیار کی مہر کی صورت دلایا۔ یماما نے آنکھیں بند کر کے جیسے اس کے ہونے کی حقیقت کو قبول کیا۔ اسکے کندھے سے سر لگائے آنسوؤں کو بہنے دیا۔ اسے ایسا لگا جیسے تپتی دھوپ سے وہ ٹھنڈی چھاؤں میں آ کھڑی ہو۔

وہ زندگی جو اسکے لئے محض سانسوں کا چلتا ایک ربط تھا۔۔ اب ان لمحوں میں اسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے زندگی کے تار دوبارہ وہیں سے جوڑے ہیں جہاں سے وہ یماما کو ختم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

نائل نے دھیرے سے اسکے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار باندھ کر زور سے اسے خود میں بھینچ کر جیسے خود کو یقین دلایا۔ کہ جن لمحوں کو وہ خواب سمجھتا تھا۔

آج مجسم اس کے سامنے ہیں۔ اس کی کل کائنات اس وقت اسکے مضبوط بازوؤں میں خود کو دنیا سے چھپائے کھڑی تھی۔

آنکھیں موندے وہ ان لمحوں کے زیر اثر تھے۔ نائل نے بڑی مشکل سے خود کو یہ باور کروایا کہ اسے ابھی ان لمحوں کو مختصر کر کے یہاں سے نکلنا ہے۔

آنکھیں بمشکل کھول کر اس نے ہاتھ میں پکڑی بیلٹ کا ایک سرا یماما کے گرد باندھا اور دوسرا سرا اپنی کمر کے گرد مضبوطی سے باندھ کر اسے تحفظ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یماما۔۔ہمیں ابھی یہاں سے فوری نکلنا ہے" یماما کے کان کے قریب اس نے سرگوشی کی۔

یماما نے بمشکل سر اٹھا کر اپنی آنکھیں صاف کیں۔

"چلیں؟" نائل نے اس کی آنسوؤں سے بھیگی آنکھوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

وہ کیسے نہ خود کو اسکے حوالے کرتی وہ شہنشاہ نہیں تھا۔جو اس کا نا محرم ہو۔۔

وہ تو نائل تھا۔۔اس کا محرم۔۔اس کا نائل۔۔اور وہ اسکی منکوحہ۔جس کے لئے اس نے اپنی ساری زندگی دان کر رکھی تھی۔نہ اس سے پہلے کوئی اس کی زندگی میں تھا اور نہ اسکے بعد کوئی اس کی زندگی میں آنے والا تھا۔ کیونکہ اسی کو آنا تھا۔اور وہ تھا یہاں اس لمحے اسکے سب سے قریب۔

اس نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا۔

"ڈر تو نہیں لگے گا؟" نائل نے پھر سوال کیا۔

"آپ ساتھ ہیں نا تو پھر ڈر کیسا" محبت بھرے لہجے نے نائل کو یک گونہ سکون دیا۔محبت سے اسے پھر سے مضبوطی سے اپنے ساتھ لگایا۔

ایک ہاتھ اسکے گرد باندھے دوسرے ہاتھ سے رسی کو مضبوطی سے تھامے وہ پہاڑ کے سرے سے ہوتا ہوا۔۔ زمین کو چھوڑ چکا تھا۔

اس لمحے حقیقت میں وہ ایک دوسرے کو تھامے ہواؤں میں اڑ رہے تھے۔

خود سے زیادہ اسے بس یماما کی فکر تھی۔اس کی زندگی کی فکر تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

It's been raining here for days

And I can feel these drops upon my weary face

Is it the sky or is it my eyes that create this?

I miss your kiss, I miss your face, I miss your touch

And it seems like

I'm waiting for the sun to set

And waiting for the sun to rise

And waiting for the sun to set again

And I will give you my shoulder

As we lay and we get older, together

There's nothing better than this feeling

I can feel my wounds are healing with your touch

And all my senses, all my senses

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Amplified by our connection, inside and out

And I will shout, oh I will shout, I will shout your name out loud

In the hope that you'll feel me there

I'm waiting for the sun to set

And waiting for the sun to rise

Til you're here by my side

وہاج نے صبح ہوتے ہی اپنے پی اے کو فون کیا کیونکہ جس بندے کو اس نے وہ دو دہشتگرد بارڈر پر پہنچانے کے لئے حکم دے رکھا تھا۔اس کی جانب سے اب تک کوئی اطلاع نہیں آئی تھی۔

"ہیلو۔۔شفقت کا فون نہیں آیا ابھی تک؟" بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے وہ اضطرابی انداز میں بالوں میں تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔

"نہیں سر۔ابھی تک تو کوئی اطلاع نہیں آئی۔مگر آپ کے گھر سے کچھ دیر پہلے فون آیا تھا۔تاکید کی گئی تھی کہ آپ فون کر لیں۔"

"اچھا۔۔اچھا" وہ منہ بنا کر بولا۔وہ اپنے مسئلوں میں الجھا بیٹھا تھا اور گھر والوں کو اپنی مصیبتیں پڑی ہوئیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بڑبڑا کر فون بند کر کے اب گھر کا نمبر ملا رہا تھا۔

دوسری جانب اسکی بیوی تھی۔

"کیا مصیبت آ گئی ہے صبح صبح" وہ تڑخ کر بولا۔

"تیمور ابھی تک گھر نہیں آیا" دوسری جانب سے سنی جانے والی بات پر وہ سر پیٹ کر رہ گیا۔

"میں نے ہی اسے فارم ہاؤس بھیجا تھا۔وہیں ہو گا تمہارا لاڈلا" اس کا لہجہ بیزاری لئے ہوئے تھے۔

"وہ وہاں بھی نہیں ہے۔ صبح کہی فون کر کے پہلے وہیں پتہ کیا تھا۔

وہاں کے ملازم بتارہے ہیں رات کو کچھ نقاب پوش آئے تھے۔ اور تمہارے تین بندوں اور تیمور کو لے کر نکل گئے۔۔ انہیں رسیوں سے باندھ کر بے ہوش کر گئے تھے۔" اس نے تفصیل سے سب بتایا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو" وہ غصے سے تلملایا۔ اتنی سیکیورٹی کے باوجود یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ وہ حیران تھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔ نجانے تم لوگوں کے کالے دھندوں کا انجام ہمیں کب تک بھگتنا پڑے گا" وہ اپنی اولاد کے لئے شدید پریشان تھی۔

"ہاں تم تو اتنے عرصے تک آنکھیں بند کئے ہوئے تھیں۔ تمہیں تو پتہ ہی نہیں سب کیا ہو رہا تھا۔ مہنگی مہنگی چیزیں خریدتے۔ پیسہ اڑاتے تمہیں نہیں پتہ تھا کہ یہ پیسہ کہاں سے آرہا ہے" وہ غرایا۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے بس اپنا بیٹا چاہیئے" وہ روتے ہوئے بولی۔

"بھاڑ میں جاؤ سارے۔۔۔ کیسے نکل گئے میرے بندے" وہ اٹھ کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔

"تمہیں اپنی اولاد کی پرواہ نہیں۔۔۔ اپنے بندوں کی پڑی ہے" وہ اپنے شوہر کی بے حسی محسوس کر کے چلائی۔

"بکواس بند کرو" وہ دھاڑ کر فون بند کر گیا۔ اب وہ فارم ہاؤس کا نمبر ملا رہا تھا۔

اس کے ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے۔ یہ کون لوگ تھے جنہوں نے اسکی مخبری کر دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دیر میں ہی اسے لئے وہ نیچے کی جانب اترا۔ دوپہر قریب قریب تھی۔ یہ ایک اور پہاڑ تھا۔ مگر وہاں سڑک موجود تھی۔ جو یقیناً شہر کی جانب جاتی تھی۔

وہاں پہلے سے ہی ایک چھوٹی گاڑی اور ایک جیپ موجود تھی۔

اور ساتھ دو لڑکے بھی کھڑے تھے۔ شاید وہی اسے ڈرائیو کر کے لے کر آئے تھے۔

"گاڑی میں سامان موجود ہے" ان میں سے ایک نائل سے مخاطب ہوا۔ نائل اپنی بیلٹ کھول کر اب یماما کے گرد لپٹی بیلٹ کو کھول رہا تھا۔

اس لمحے وہ کالی ہی شلوار قمیض میں موجود تھا۔ بیلٹ کھولتے ساتھ ہی وہ گاڑی کی جانب بڑھا۔ اس میں بیٹھ کر نجانے وہ کیا کر رہا تھا۔

یماما نے اچٹتی سی نگاہ ان لڑکوں پر ڈالی دونوں ہی یماما کی جانب متوجہ نہیں تھے۔ نجانے وہ نائل کے کوئی ساتھی تھے یا نائل کے ماتحت کام کرنے والے۔

اور نائل کرتا کیا تھا؟ سوال ہی سوال اسکے دماغ میں مچلتے جا رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب نائل گاڑی سے باہر نکلا۔ تو وہ نائل کہیں سے نہیں لگ رہا تھا۔ یہ تو کوئی شمالی علاقہ جات کا باشندہ معلوم ہوتا تھا۔ سرخ و سپید رنگت۔ کھڑے نقوش۔ سر پر پگڑی باندھے۔۔ بڑی بڑی مڑی ہوئی مونچھوں اور سنہری آنکھوں والا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یماما چند لمحے تو گنگ رہ گئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹوپی والا برقعہ تھا۔ جو اس نے گاڑی سے نکل کر یماما کی جانب بڑھایا۔

"اسے پہنو۔۔" آواز سے ہی وہ بس پہچان سکی کہ یہ نائل ہے۔

"یہ۔۔" وہ حیرت سے اسکے چہرے کی جانب اشارہ کرکے بولی۔

"یماما۔۔ میں جانتا ہوں تم وکیل ہو۔۔ مگر پلیز موقع کی نزاکت سمجھو اور سوالوں کی بوچھاڑ کم کرو۔۔یقین کرو۔۔ خاموش ہوتی ہو تو بہت ہی پیاری لگتی ہو" آنکھوں کی بڑھتی چمک یماما کو خاموش رہنے پر مجبور کر گئی۔ دل میں ڈھیروں خفگی بھی آ گئی اس لمحے۔

وہ اتنی پہیلیاں کیوں بجھوا رہا تھا؟ کن لوگوں سے اس وقت وہ بھاگ رہا تھا وہ یماما کو کیوں نہیں بتا رہا تھا آخر؟ آنکھوں میں خفگی لئے وہ برقعہ اوڑھنے لگی۔

نائل اچھے سے اس کے چہرے کی خفگی کو بھانپ گیا تھا۔

"سر ہم آپکے پیچھے پیچھے رہیں گے" یماما کو برقعہ اوڑھتا دیکھ کر ان میں سے ایک بولا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ ہم اس وقت کسی مقامی ہوٹل میں ٹھہریں گے۔ وہاں پر سر بندے بجھوا چکے ہیں۔ تم لوگ فوراً سے پیشتر شہر کی جانب جاؤ۔ باقی میں خود ہینڈل کرلوں گا" نائل نے انہیں سرعت سے منع کیا۔

"ٹھیک ہے سر۔ پھر کل آپ سے ملاقات ہو گی" وہ نائل سے مصافحہ کر کے چھوٹی گاڑی میں بیٹھ کر نکل گئے۔

نائل نے یماما کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مگر ٹوپی والا برقعہ پہننے کی وجہ سے اسے سمجھ ہی نہیں آئی کچھ وہ الجھ رہی تھی اس میں۔

"افف اللہ! اس میں میں چلوں کیسے؟" وہ جھنجلا کر بولی۔

نائل ہولے سے ہنسا۔

"کس حکیم نے کہا ہے اسے ابھی چہرے پر ڈال لو۔ تمہارا مجھ سے اب اتنا بھی پردہ نہیں ہے" اسکی بات سنتے ہی اس نے آگے سے برقعہ اٹھا کر سر پر رکھا۔

"دیتے وقت بتانا چاہئیے تھا نا" یماما نے خفگی کا اظہار کرنا ضروری سمجھا۔

"سوری مادام۔۔ اب چلیں" نائل نے اسے پھر سے گاڑی کی جانب چلنے کا اشارہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر جلدی سے بیٹھی۔

ڈرائیونگ سیٹ نائل سنبھال چکا تھا۔

"پلیز۔۔ کچھ تو بتائیں۔ کون لوگ اب میرے پیچھے لگے ہیں۔ آپ کو میرا کیسے پتہ لگا۔ اب تک آپ کہاں تھے۔ اور اور۔۔ یہ سب روپ آپ نے کیوں دھارا؟" ایک ہی سانس میں وہ جتنے سوال کر سکتی تھی کر گئی۔

گاڑی چلاتے نائل اس کی بے صبری اور بے چینی پر مسکرایا۔

"سب کچھ بتاؤں گا میری جان۔ مگر ابھی کے لئے صرف اتنا جان لو کہ تمہارے موبائل کے آئی ایم ای آئی نمبر کو ٹریس کروا کر تمہارا دوست فاران اور وہ تفتیشی آفیسر جو تمہاری جھوٹی موت والی کہانی میں انوالو ہیں۔ وہ اس جگہ کی نشاندہی کروا چکے ہیں۔ اور نہ صرف یہ بلکہ وہاں سے نکل پڑے ہیں۔یہاں پہنچنے کے لئے۔

جبکہ میں ابھی تمہاری موت کو خفیہ رکھنا چاہتا ہوں۔کیونکہ تمہیں اغوا کرنے سے ایک رات پہلے وقار نے کسی کے ساتھ پلین کر کے تمہیں مروانے کا ارادہ کیا تھا۔ اور میں یہ سب جان گیا تھا۔

اسی لئے تمہاری ہمشکل لڑکی بھیجی۔ گو کہ وہ بھی بچ چکی ہے۔کیونکہ جس گاڑی نے وقار کے پلین کے مطابق تمہاری گاڑی کو ہٹ کیا تھا۔ اس میں میرا ہی بندہ موجود تھا۔" موڑ کاٹتے وہ لحہ بھر کو چپ ہوا جبکہ وہ حیرت کی تصویر بنی یہ سب انکشاف سن رہی تھی۔

"اس بندے نے اس لڑکی کی گاڑی بھی ہٹ کی اور اسے اپنی گاڑی میں لا کر وہاں سے نکل کھڑا ہوا۔ ہاسپٹل میں میرے دوست ڈاکٹر ہیں۔ ان سے کہہ کر ایک ڈیڈ باڈی کو وہی ائیر رنگز پہنائے جو تم نے ایک رات پہلے پہنے تھے۔ اس چہرے کو پٹیوں سے ڈھک کر یہ کہا کہ چہرہ مسخ ہو گیا ہے۔ اور تو اور اسکی گردن پر وہی نشان بنایا جو تمہاری گردن پر جلنے کا ہے۔ اور یہ سب کرکے اس لڑکی کی ڈیڈ باڈی تمہارے نام سے فاران کو دے دی۔" یماما نے سر پکڑ لیا تھا۔ اس قدر پلیننگ۔

"کیا ہوا؟" نائل اس کی پریشان صورت دیکھ کر معنی خیزی سے مسکرایا۔

"اتنا سب۔۔ اور اور مجھے کچھ معلوم ہی نہیں۔۔ یہ وقار کمینہ تو" یماما نے دانت پیسے۔

"ڈونٹ وری اس کمینے کو تو ایسی جگہ لا کر ماروں گا جہاں اسے پانی بھی نہیں ملے گا۔۔ ابھی تو اس نے اپنے بہت سارے الفاظ کا خمیازہ بھگتنا ہے" نائل نے سنجیدگی سے سامنے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"اور پھر۔۔" یماما نے سلسلہ وہیں سے جوڑنا چاہا۔

"پھر یہ کہ آپ کا دوست بہت پھرتیلا ہے۔ اس نے تمہارے گھر میں موجود فنگر پرنٹس اور گاڑی میں موجود فنگر پرنٹس سب کا پتہ لگا لیا۔ اور یوں اس کو اندازہ ہو گیا کہ یہ سب ایک قتل کا کیس تھا۔ اور اب وہ تمہارے قاتلوں کو پکڑنے کی تگ و دو کر رہا ہے" نائل نے ٹھنڈی سانس لے کر اسے اب تک کی ساری صورتحال بتائی۔

"یہ کیا آپ نے تمہارا دوست لگا رکھا ہے" یماما نے ناگواری سے کہا۔

"چلو تمہارا عاشق کہہ لیتے ہیں" وہ لب دباتا ہوا اسے چڑانے والے انداز میں بولا۔

"آپ کو شرم آنی چاہیئے۔ کیا فضول بات ہے۔۔ کس بناء پر کہہ رہے ہیں؟" وہ غصے میں بپھری ہوئی بولی۔

"ارے جاؤ یار۔۔ وہ بیچارا تمہیں پرپوز تک کرنے کی غلطی کر بیٹھا ہے۔۔ اور میں پھر بھی اسے تمہارا عاشق نہ کہوں۔ بھول گئیں وہ گفتگو جو ایک رات اس نے تمہیں فلیٹ تک پہنچاتے وقت کی تھی۔ اور تم نے اسے یہ کہہ کر وارن کیا تھا۔۔ کہ تمہاری زندگی میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے" نائل کی باتوں پر وہ جتنا حیرت زدہ ہوتی کم تھا۔

"آ۔۔۔ آپ کو یہ سب کیسے پتہ؟" وہ پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میری جان جو بندہ تمہاری گردن کے نشان تک سے واقف ہو۔ وہ اتنی بڑی بات سے انجان کیسے ہو سکتا ہے" اسکے سوال پر نائل اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ کر رہ گیا۔ یماما کا ہاتھ بے اختیار اپنے اس نشان پر پڑا جو اسکی گردن پر موجود تھا۔

"آپ اتنے سالوں سے تھے کہاں؟" اب یماما اصل سوال پر آئی۔

"یہ بہت لمبی داستان ہے ابھی نہیں کچھ دنوں بعد بتاؤں گا" وہ سرعت سے اسے ٹوک گیا۔

"مگر یہ اطمینان رکھو۔ جہاں بھی تھا۔ تم سے غافل ہر گز نہیں تھا" اسٹیرنگ سے ہاتھ ہٹا کر اس نے یماما کا ہاتھ تھاما۔

یماما کے چہرے پر اطمینان سا بکھر گیا۔ نائل نے اسی ہاتھ کو اسکے گرد پھیلا کر اسے اپنے حصار میں چند لمحوں کے لئے۔

یمامانے اطمینان سے لحظہ بھر کو آنکھیں موندی۔

اللہ نے اس کے لئے ایسا انعام رکھا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

ابھی کچھ دور ہی بڑھے تھے کہ یکدم آسمان پر بادل گھر آئے۔ نائل اس علاقے سے اچھی طرح واقف تھا۔ بارش اگر شروع ہو جاتی تو اس جگہ گاڑی چلانا مزید خطرے کا باعث ہو سکتی تھی۔

اسی لمحے ایک گاڑی سامنے سے آئی۔

"نقاب گراؤ" نائل نے فوراً یماما کو حکم دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ گاڑی اس تفتیشی آفیسر ہی کی تھی جو یماما کے قاتل کو ڈھونڈنے وہاں آیا تھا۔نائل نے شکر کیا کہ اس نے فوری بھانپ لیا کہ کوئی گاڑی سامنے سے آرہی ہے۔ورنہ اس کے لئے اس لمحے مصیبت کھڑی ہو جاتی۔

چند ہی لمحوں میں وہاں تیز بارش شروع ہو گئی۔

وہ اس وقت ایسی جگہ پہ تھے جہاں کچھ کچھ آبادی موجود تھی۔

نائل نے اس طوفانی بارش میں گاڑی چلانی مناسب نہ سمجھی۔

"ہمیں یہاں رکنا پڑے گا" نائل نے یماما کو مطلع کیا۔

"کیا یہاں سڑک پر کھڑے رہیں گے۔" اس اچنبھے سے پوچھا۔

"جی جی بالکل تا کہ کوئی جنگل جانور آکر ہمارا قیمہ کرے" نائل نے اسکی معصومیت پر عش عش کیا۔حالانکہ وہ اتنی بھی بے وقوف تھی نہیں۔جتنی بے وقوفانہ بات کی تھی۔

"یار یہاں کسی گھر سے پتہ کرتا ہوں۔اگر کچھ دیر کے لئے وہ ہمیں ٹھرا لیں" نائل نے مقامی گھروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

پھر ایک جگہ گاڑی روک کر اترا۔ایک گھر کے باہر شاید کوئی اس گھر کا مالک اپنے جانوروں کو اندر لے کر جا رہا تھا۔

نائل کی گاڑی رکتی دیکھ کر تیزي سے اس کی جانب آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہاں کی مقامی زبان میں وہ دونوں گفتگو کرنے لگے۔ یماما کو تو ایک لفظ بھی پلے نہیں پڑ رہا تھا۔ وہ حیران تھی نائل کس قدر شستہ لہجے میں اس بندے کے ساتھ بول رہا تھا۔

"چلو۔۔ چند گھنٹے یہیں پر رکتے ہیں۔ کیونکہ سڑک پر کھڑے رہنے کی بھی صورت میں اگر کوئی تودہ ہم پہ گر پڑا تو آج جو ایک دوسرے کے زندہ رہنے پر خوش ہو رہے ہیں۔ آج ہی دار فانی کو کوچ کر جائیں گے" نائل نے اسے اترنے کا عندیہ دیا۔

یماما اسکی باتوں پر پھر سے دل ہی دل میں خفا ہوتی گاڑی سے اتری۔

وہ بندہ جس کا گھر تھا وہ تب تک دو چھتریاں لا چکا تھا۔ دونوں انہیں تھماتے وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھا۔

نائل گاڑی کو لاک کر کے یماما کا ہاتھ تھامے چھتری تانے تیزی سے اس کی تقلید کرتا اس کے گھر کے اندر کی جانب لپکا۔

وہاج نے فارم ہاؤس فون کر کے جوں ہی سب معلومات لیں۔ فوراً سے پیشتر وہ گاؤں کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ حویلی جانے کی بجائے وہ سیدھا فارم ہاؤس ہی پہنچا تھا۔

"کدھر مرے ہوئے تھے تم سب کے سب۔۔ یا پھر ستو اور افیم پی کر سوئے پڑے تھے" سب ملازموں کو لائن حاضر کر کے اس وقت وہ ان پر دھاڑ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب سر نیچے جھکائے اپنی بے عزتی کروا رہے تھے۔

جتنے گارڈز تھے ان میں سے ایک بھی نہیں بچا تھا۔سب کوئی گولیاں ایسی جگہوں پر ماری تھیں کہ وہ سیدھا موت کی نیند جا سوئے تھے۔

یقیناً کسی نے اس کے ملازموں کو جان بوجھ کر اسی لئے چھوڑا تھا کہ وہاج کو سبق مل سکے۔

وہ اس وقت سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا۔خفیہ ایجنسی جب کسی کے پیچھے لگ جائے پھر تو قبر سے بھی نکال لاتی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کسی کو فون ملایا۔

"ہیلو۔۔ہاں شکور ایک کام کرو آج رات جو ٹرک بارڈر پار بھیجنے تھے انہیں روک لو۔مخبری ہو چکی ہے۔اور تو اور میرے بیٹے کو بھی خفیہ ایجنسی والے پکڑ کر لے گئے ہیں۔" وہ فون پر کسی کو ہدایات دے رہا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہیں سر جی" دوسری جانب سے خوف اور وحشت سے ملی جلی آواز ابھری۔

" صحیح کہہ رہا ہوں" وہ بیزار لہجے میں بولا۔

"تو سر پھر تو ہیروئن کو گودام میں بھی رکھنا خطرے سے خالی نہین" اس نے اپنے تئیں مشورہ دیا۔

"تو کیا کروں۔۔ہاں۔۔اپنے سر پر سجا کے پھروں۔بلکہ ایک کام کرو سب کی سب کھا کر اپنے پیٹ میں محفوظ کر لو۔۔۔الو کے۔۔" گالیوں کی بوچھاڑ کر تا وہ شکور کو بھی بے نقط سنا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دفع ہو جاؤ تم سب کے سب یہاں سے" شکور کو لعن طعن کرنے کے بعد بھی دل نہ بھرا تو سامنے کھڑے ملازموں پر پھر سے بھڑاس نکالی۔

وہ سب کے سب سرپٹ بھاگے۔ایسے جیسے اسی انتظار میں تھے۔

"ابھی فی الحال گودام میں ہی رکھو۔۔"شکور کو ہدایت کر کے غصے سے فون بند کیا۔

ایک طرف کیس لٹکا پڑا تھا اور اب یہ دوسرا مسئلہ کھل گیا تھا۔

بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

جس گھر میں نائل اور یمامار کے تھے وہ وہاں کے مقامی لوگوں کا ہی تھا۔

نائل کو مردان خانے میں لے جایا گیا تھا اور یماما کو زنانے حصے کی جانب۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عورتوں وہاں کا مقامی لباس پہنے۔ دوپٹے کو سختی سے سر پر ڈھکے یماما کے ارد گرد بیٹھی اسے گھورنے میں مصروف تھیں۔ اور کچھ اس کی خاطر داری کر رہی تھیں۔

"تم امر از بان نہ بولے" ان عورتوں میں سے ایک نے ٹوٹی پھوٹی اردو میں یماما سے سوال کیا۔

"نہیں اور نہ ہی مجھے سمجھ آتی ہے" یماما نے شکر کا سانس لیا کہ کوئی تو اردو بولنے والی ملی۔

"تم۔ کد کا" یماما کو اسکے 'کد' کی سمجھ نہیں آئی۔

ہونق شکل بنا کر اسکی جانب دیکھا۔ پھر پہلے سوال سے اس سوال کا رشتہ جوڑتے اسے سمجھ آئی کہ وہ 'کدھر' کو 'کد' بول رہی ہے۔

"میں شہر سے ہوں۔۔۔ کراچی سے" بڑی مشکل سے اسکے سوال کا متن سمجھ کر یماما نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نائل نجانے کس جانب تھا۔ بہت بڑی سی حویلی نما گھر تھا۔ کمرے ہی کمرے۔ شام آہستہ آہستہ گہری ہو رہی تھی اور اسی طرح رات بھی۔

ابھی یماماشدت سے دعا کر ہی رہی تھی کہ نائل کا کوئی بلاوا آجائے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

ان میں سے ایک دروازے کے پاس گئی۔

واپس آکر اس نے اسی لڑکی کے کان مین کچھ کہا جسے تھوڑی سی اردو بولنی آتی تھی۔

"ترا۔۔بندہ اے۔۔جا" اس نے دروازے کی جانب اشارہ کرکے نائل کی موجودگی کی خبر دی۔

یماماشکر کی سانس خارج کرتے ہوئے تیزی سے دروازے کی جانب لپکی۔ باقی سب فوراً کسی دوسرے کمرے میں چلی گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آجائیں" یماما نے پردہ اٹھا کر نائل کو اندر آنے کا کہا۔

"یہ ہم کدھر آگۓ ہیں۔ مجھے ان کی سمجھ ہی نہیں آرہی۔۔ نہ انہیں میری۔ اوپر سے آپ بھی پتہ نہیں کس کمرے میں ہیں۔ مجھے وحشت ہو رہی ہے۔ بارش کچھ کم ہوئی ہے۔ ہم کہین اور چلتے ہیں" یماما جو کب سے بے صبری سے بیٹھی نائل کے آنے کی منتظر تھی۔ اپنی بے صبری کا اظہار بہت سارے سوالوں سے کر گئی۔

"میری جان ہم یہاں ہنی مون پر نہیں آئے کہ چوائسز ڈھونڈیں۔ ابھی مجبوری ہے۔ اور میں نہیں چاہتا میرے ساتھ تم بھی کسی مشکل میں پھنسو۔" نائل کی بات پر یماما کا منہ بنا۔ اس سچوئیشن میں بھی اسے مذاق سوجھ رہے تھے۔

"اور جہاں تک بات ہے بارش کی۔ تو یہاں کی بارشیں تو کب رکیں۔ یہ کوئی نہیں جانتا۔ لینڈ سلائیڈنگ کے چانسز بہت ہوتے ہیں۔ اسی لئے یہاں سے نکلنے کا رسک بھی میں نہیں لے سکتا۔" اس نے سہولت سے اسے انکار کر کے گویا ہری جھنڈی دکھائی۔

"تو کیا ضرورت تھی مجھے اغوا کر کے ایسے علاقے میں لانے کی" اب کی بار یماما نے اپنی ساری کھولن نکالی۔

نائل نے بڑی مشکل سے یماما کی بے ساختگی پر اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔

"بس اس وقت عقل گھاس چرنے گئ ہوئ تھی۔ ویسے بھی عشق جب سر پر چڑھتا ہے تو عقل سالم نگل لیتا ہے" اس کی گہری نظروں کے مفہوم پر یماما کو احساس ہوا وہ کیا بول گئ ہے۔ اور کہاں پر نائل کو چھیڑنے کی غلطی کر بیٹھی ہے۔ ان چند گھنٹوں میں اسے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ شہنشاہ کے روپ میں جو جو اظہار اس نے کئے تھے۔ وہ جھوٹ ہر گز نہیں تھے۔ وہ نائل کے روپ میں بھی بے باک اور کھل کر اظہار کرنے والا تھا۔

"آپ کو اندازہ ہے میں تین دن سے انہی کپڑوں میں ہوں" اس کی بات کا اثر زائل کرنے کے لئے توجہ کہیں اور مبذول کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی بالکل۔۔۔ اور انہی کپڑوں میں ایسی دل کو بھائ کہ تمہیں کپڑے بدلنے کا موقع دیئے بغیر اسی حالت میں اٹھا لیا۔ اور یقین کرو۔۔ تین دن کے بعد بھی اسی سر جھاڑ منہ پھاڑ حالت میں سید ھا دل میں اتر رہی ہو" نائل کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔۔۔

یماما جتنا مرضی منہ بگاڑ رہی تھی۔وہ اپنی کہنے سے ہٹنے والوں میں سے تو تھا ہی نہیں۔

اب کی بار یماما نے تیوری چڑھائی۔

"فضول باتوں سے پرہیز کریں۔۔اور مجھے کوئی حل بتائیں "نائل کی شوخ مسکراہٹ مسلسل اسکے چہرے کا احاطہ کیئے ہوئے تھی۔

"اچھا ابھی تو کھانا کھالو۔۔پھر یہ لوگ ہمیں ایک ہی روم میں شفٹ کر دیں گے۔وہاں میں اس کا حل بھی بتاؤں گا"نائل نے بات سمیٹ کر باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

یماما کچھ کہتے کہتے رہ گئی۔منہ بنا کر واپس اندر کی جانب بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

فاران کچھ دیر پہلے ہی وقار پر کئے جانے والا کیس فائنل کر کے لیٹا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی آنکھ لگے ابھی آدھا گھنٹا ہی گزرا تھا کہ موبائل بجنے کی آواز آئی۔

نیں دگہری تھی اسے یہ سمجھنے میں کچھ دیر لگی کہ اسکے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل زوروشور سے بج رہا ہے۔

آنکھیں ملتے آخر اس نے چھٹی بیل پر فون اٹھالیا۔

"ہیلو "نیند سے آواز بے حد بھاری ہورہی تھی۔

"ہیلو فاران۔۔ میں کاشف بات کررہاہوں" یہ اسی تفتیشی آفیسر کا دوست تھاجو اس وقت یماما کا موبائل ٹریس کر کے اس علاقے میں پہنچے تھے۔

"جی جی سر۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔ کوئی خبر؟"کاشف کا نام سن کر وہ یکدم سیدھا ہو کر بیٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شاید قاتل بہت ہوشیار ہے۔ اس نے اپنا اڈہ پہاڑوں مین بنایا ہوا تھا۔ اڈہ کیا ہے بڑا سا ایک کاٹیج ہے۔ مگر وہ وہاں سے بھاگ چکا ہے۔" اسکی بات پر فاران کا جوش یکدم سرد پڑا۔

"لیکن ایک اور اہم خبر ہے" اسکی بات پر جہاں وہ مایوس ہو گیا تھا یکدم چونکا۔

"جی جی بتائیں پلیز" وہ فوراالرٹ ہوا۔

"وہاں سے ایک بندہ ہم نے پکڑ لیا ہے اور یہ وہی بندہ ہے جو اس دن یماما کی گاڑی کا نہ صرف تعاقب کر رہا تھا بلکہ یہی یماما کو ہاسپٹل لے کر گیا تھا۔ اور تو اور۔ اس نے یماما کی گاڑی کے پہئیوں کی ہوا بھی نکالی تھی" فاران کے لئے یہ خبر واقعی اہم تھی۔

"ہم نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔یہاں کا موسم کچھ خراب ہے۔ بارش ہے بہت تیز۔ جیسے ہی رکتی ہے ہم واپسی کے لئے نکل آئیں گے۔ امید ہے یہ بندہ ہمارے لئے کارآمد ثابت ہو گا۔ اور کسی نہ کسی طرح یہ ہمین یماما کے قاتل تک پہنچا دے گا" وہ اپنا تجزیہ بتانے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی سر یقینا۔ میں شدت سے آپکی واپسی کا منتظر ہوں۔ اب تو ہمارا کیس اور بھی مضبوط ہو جائے گا" وہ اٹل لہجے میں بولا۔

"بالکل۔۔ چلیں پھر کل ملتے ہیں ان شاء اللہ" رسمی سی بات چیت کے بعد فون بند ہو گیا۔

فاران نے کچھ سکھ کا سانس لیا۔ وہ جلد از جلد یماما کے قاتل کو تختہ دار پر لٹکانا چاہتا تھا۔

جہاں یہ خبر اسکے لئے اطمینان کا باعث بنی وہیں ایک بار پھر یماما کی یادوں نے پوری طرح اسے اپنے گھیرے میں لے لیا۔

اب یقیناً باقی کی رات اسی یاد میں گزرنی تھی۔ ایک سرد آہ بھر کر وہ واپس اپنے تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔ مگر اب نیند کہاں آنی تھی۔ موبائل کھول کر یماما کی تصویروں کی گیلری کھولی۔

رات میں کھانا کھلانے کے بعد وہاں کے گھر والوں نے ان دونوں کے لئے الگ سے ایک کمرے کا انتظام کر دیا تھا۔

یماما کو وہی اردو بولنے والی لڑکی اس کمرے میں چھوڑ کر گئ۔یماما کے پوچھنے پر اس نے بتایا کے اس کا نام رشتینہ ہے۔

وہ کامنی سی لڑکی یماما کو بے حد اچھی لگی۔

"تم سو۔۔صب۔۔ ملیں گا" وہ یماما سے ہاتھ ملا کر اسکے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دے کر باہر چلی گئ۔

ان سب نے یماما کے ساتھ اسی طرح ہاتھ ملایا تھا۔شاید یہ وہاں کے لوگوں کا مہمانداری کا ایک انداز تھا۔

اسکے باہر جاتے ہی یماما نے سکھ کا سانس لیا۔گھوم کر کمرہ دیکھا۔کمرے کے وسط میں دو پلنگ جوڑ کر انہیں ایک بیڈ کی شکل دی گئ تھی۔

باقی کے کمرے میں ایک ٹیبل اور ایک کرسی موجود تھی۔ ٹیبل پر نمک کا بنا لیمپ موجود تھا۔ساتھ میں پانی سے بھرا جگ اور گلاس۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پلنگ پر رضائی تھی۔ کمرے کے دائیں جانب بنی دیوار پر کھڑکی موجود تھی جو کہ اس وقت سختی سے بند کی گئی تھی۔ پلنگ کے بالکل سامنے آتش دان بنایا گیا تھا۔ جس میں لکڑیاں جلا کر کمرے کو گرم کیا گیا۔ اس علاقے میں اس وقت شدید سردی تھی۔

یا شاید یماما کو زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔ میدانی علاقے کے لوگوں کو ویسے بھی پہاڑی علاقوں کی ذرا سی سردی بھی بہت محسوس ہوتی ہے۔

یمامانے اس وقت بھی وہی تین دن پرانا نیٹ کا کالا سوٹ پہن رکھا تھا۔

اور اس سوٹ میں اب اسے شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی۔

جلدی سے بیڈ پر بیٹھ کر لحاف میں گھس گئی۔

کچھ ہی دیر بعد دروازے پر ناک ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یماما چونکی۔

اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی نائل دروازے میں نمودار ہوا۔ ہاتھ میں وہی بیگ تھاما ہوا تھا جو گاڑی سے اترتے وقت اسکے ہاتھ میں تھا

"اف شکر آپ آگۓ" یمامانے بے ساختہ کہا۔

"لڑکی محبت کا اظہار یوں پرائی جگہوں پر نہیں کرتے" نائل دروازہ بند کرکے شرارتی مسکراہٹ اس پر اچھالتے بیڈ پر آکر اسکے مقابل بیٹھا۔

"اب میرے مسئلے کا حل۔۔۔" یمامانے اسکی توجہ پھر سے اپنے سوٹ کی جانب دلائی۔

"دیکھو اس بیگ میں صرف میرے کپڑے ہیں۔ انہی سے گزارا کر سکتی ہو تو کرلو۔ اب یہ کوئی کہانی تو ہے نہیں کہ میں ہیرو کی طرح اس پہاڑی علاقے میں کہیں سے بھی اپنی ہیروئن کے لئے کپڑے ایجاد کر لیتا۔" وہ مزے سے کہہ کر یماما کی چڑچڑی شکل دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے اغوا کرتے وقت ہی میری وارڈروب سے چند کپڑے اٹھوا لیتے" یماما مزے سے اسے مشورہ دینے لگی۔ اس طرح کی سچویشنز میں بھی یماما جیسی کا ہی دماغ چل سکتا تھا۔

"واہ۔۔۔اغوا کروا رہا تھا کہ پکنک پے لے کر جا رہا تھا" نائل اسے گھور کر بولا۔ جس پر خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔

مزے سے اسکا بیگ ہاتھ سے لے کر چیک کرنے لگی۔ جس میں ایک ٹراؤزر اور سویٹ شرٹ بالآخر اسے مل ہی گئی۔ دونوں چیزیں گو کہ تھوڑی لمبی تھیں۔ مگر گزارا تو کرنا تھا۔

"اب مجھے یہ پہننی ہیں" ایک نیا مسئلہ۔۔

"یہاں اٹیچ واش روم نہیں ہے؟" یماما نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

"ہم کسی ہوٹل میں نہیں ہیں" نائل بیڈ پر آڑھا ترچھا لیٹ گیا۔ جو گن سی پہن رکھی تھی وہ آتے ہی اس نے اتار کر ٹیبل پر رکھ دی تھی۔

"میں باہر جاتا ہوں۔۔ تم چینج کر لو" نائل فوراً اٹھ کر باہر نکل گیا۔

یماما نے شکر کرتے جلدی سے کپڑے چینج کئے۔

کچھ دیر بعد پھر سے دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجائیں" یماما ایک بار پھر لحاف کے اندر تھی۔ کپڑے تہہ کر کے بیگ میں ڈال دیئے۔

"اب ریلیکس ہو؟" نائل نے اندر آتے اب کی بار چٹخنی چڑھاتے اس سے سوال کیا۔

"اففف بہت" یماما نے سکھ کی سانس لیتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن صبح اپنے کپڑے پہن لینا۔ یہ لوگ اتنی ماڈرن اپروچ کے نہیں ہیں۔ کہ تمہارا یہ حلیہ آرام سے ہضم کرلیں۔" یماما کے دوسری جانب لیٹتے ہوئے اس نے تنبیہہ کی۔

اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کر یماما نے جلدی سے کپڑے بیگ میں رکھ کر بیگ پلنگ کے پاس رکھا۔

"نائل آپ سونے کیوں لگے ہیں" وہ اسے آنکھوں پر بازو رکھتا دیکھ کر جلدی سے اسکی جانب مڑی۔

"اسی لئے کے رات سونے کے لئے ہی ہوتی ہے۔۔ جلسے کرنے کے لئے تو نہیں" نائل کے جواب پر وہ برا سامنہ بنا کر رہ گئی۔ وہ نائل جو اس کا آئیڈیل تھا۔ جسے اسے بہت پہلے سے عشق تھا وہ ایسا تو نہیں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تو ہر لمحہ یماما کا دھیان کرنے والا تھا۔

اور یہ نائل۔۔۔ یہ تو اسکی ہر بات کا الٹا جواب دیتا تھا۔

"آپ بدل گئے ہیں" وہ رہانسی لہجے میں بولی۔

"کیاہماری شادی کو دس سال گزر گ ءے ہیں؟" نائل نے بازو سے ہاتھ ہٹا کر حیرت سے اسے دیکھتے پوچھا۔

"نائل کیا۔۔۔ مسئلہ ہے۔۔ آپ کسی بات کا سیدھی طرح جواب نہیں دے سکتے" اب کی بار وہ شدید چڑچڑے لہجے میں بولی۔

"یار اس وقت بہت شدید نیند آرہی ہے۔ تمہیں سب کچھ بتاؤں گا۔ مگر ابھی سونے دو۔۔ صبح بہت لمبا سفر کرنا ہے۔ کل کی رات بھی میں ایک لمحے کے لئے نہیں سویا۔۔" نائل نے نیند سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھاٹھیک ہے۔۔" یماما کو اس پر ترس آہی گیا۔

"صرف اتنا بتادیں شہنشاہ زندہ ہے کہ مر گیا" چند سال پہلے اس نے خبر پڑھی تھی کہ شہنشاہ کو مار دیا گیا ہے۔ مگر پھر پتہ چلا خبر جھوٹی تھی۔ اور اب نائل اس روپ میں تھا۔۔۔ کیا معمہ تھا۔

"چند سال پہلے اسکے گروہ کو مار دیا گیا تھا۔ مگر میں نے اس کا روپ دھار لیا تھا۔ اور کیوں دھارا تھا یہ نہیں بتا سکتا۔ ہاں مگر یہ یاد رکھنا اس روپ میں اب اچھے کام ہوتے ہیں برے نہیں۔" نائل نے بند آنکھوں سے سب بات کلئیر کی۔ یماما نے تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

اسے یہی ڈر تھا کہ کہیں نائل غلط کاموں میں نہ پڑ گیا ہو۔

"لائٹ بند کر کے یہ لیمپ آن کر دو" وہاں موجود دیوار سے لٹکتے بلب کی جانب اشارہ کرتے نائل نے کہا۔

یماما نے اٹھ کر لیمپ آن کیا۔ لائٹ بند کی۔

نائل تب تک نیند میں جا چکا تھا۔

اور یماما اسکے قریب لیٹ کر اب بھی بے یقین نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی کہ اس کا کوئی بہت اپنا اسکے قریب اس کی حفاظت کرنے کے لئے موجود ہے۔ وہ اب اس دنیا میں اکیلی نہیں۔ وہ جو ہر لمحہ اسکی ہر سانس میں زندہ رہتا تھا وہ حقیقت میں زندہ اور مجسم اسکے سامنے اسکے پاس چند انچ کے فاصلے پر لیٹا تھا۔

یماما نے تکیے پر رکھے اسکے ہاتھ پر جھجھکتے ہوئے ہاتھ رکھ دیا۔

یکدم اسے اپنے ہاتھ پر نائل کی مضبوط گرفت محسوس ہوئی۔

"سو جاؤ" اسکے ہاتھ کو دباتے ہوئے بند آنکھوں سے ہی اس نے مشورہ دیا یا حکم سنایا یماما کو سمجھ نہیں آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ جاگ رہے تھے؟" یماما نے حیرت سے پوچھا۔

"ہم سوتے میں بھی جاگ رہے ہوتے ہیں۔۔ ڈونٹ وری" ذرا سی آنکھیں کھول کر اسکے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیر کر اسی کی جانب کروٹ لی۔

یماما کا ہاتھ اب بھی اسکے ہاتھ میں تھا۔

یماما کشمکش میں پڑتی آنکھیں بند کر گئی۔

Home in the valley
Home in the city

Home isn't pretty

Ain't no home for me

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Home in the darkness

Home on the highway

Home isn't my way

Home I'll never be

Burn out the day

Burn out the night

Burn out the day

Burn out the night

And I'm burnin', I'm burnin', I'm burnin' for you

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی کہ اچانک انکے کمرے کی کھڑکی پر ہلکا سا کھٹکا ہوا۔

کھڑاک کی آواز پر نائل کی آنکھ ایسے کھلی جیسی وہ جاگ ہی رہا ہو۔

آہستہ سے یماما کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا۔

دبے قدموں اٹھ کر وہ یماماوالی سائیڈ پر گیا۔ نیچے پڑے اپنے بیگ سے فوراریوالور نکالی۔ اسی طرح دبے قدموں کھڑکی کے پاس گیا۔

دوسری جانب موجود بندے نے کھڑکی کی جانب کسی کی موجودگی محسوس کرلی۔

نائل کوایک مخصوص خوشبو محسوس ہوئی۔ اور دوسری جانب والے بندے کو بھی مخصوص خوشبو محسوس ہوئی۔

"باس" دوسری جانب سے آہستہ سے کوئی بولا۔

نائل کو تسلی سی ہوئی۔

"راشد یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ آہستہ آواز میں غرایا۔

"سر جی باس نے مجھے آپکی حفاظت کے لئے واپس بھیجا ہے۔ آپ نے تو منع کر دیا اور باس سے ہمیں ڈانٹ پڑوا دی۔ خیر۔۔ اب آپ سکون سے سو جائیں۔ ہم چار لوگ اس گھر کے ارد گرد ہیں۔" راشد نے اسے تسلی دلوائی۔ نائل نے ایک نظر یماما پہ ڈالی۔

"اور ہاں باس نے کہا ہے جس کے گھر آپ رکے ہیں۔ اس بندے کا بھائی وہاج کا بندہ ہے۔۔ اور اس کے گوداموں سے بھی واقف ہے" راشد کی بات پر وہ ہولے سے مسکرایا۔

"تم اپنے باس کو کہنا میں اس فیلڈ میں گھاس چرنے نہیں آیا تھا۔ میں جانتا ہوں۔ اسی لئے یہاں ٹھہرنے کو ترجیح دی۔ ورنہ ایسی بارشیں ہمارے لئے کوئی معنی نہیں رکھتیں۔" اس کا معنی خیز لہجہ دوسری جانب کی خاموشی کو طویل کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور ہاں۔ میں نے اسے جال میں پھنسا لیا ہے۔ اپنے اڈوں کا وہ بتا چکا ہے۔ بس کل یہاں سے نکلتے ہی وہاں جانے کی تیاری کرو" نائل اتنا کہہ کر واپس اپنی جگہ پر آ کر لیٹ گیا۔ صبح انہیں یہاں سے جلدی نکلنا تھا۔

نائل نے فون پر ہونے والی جو گفتگو ٹریس کروائی تھی۔ وہیں سے اسے اس بندے کا پتہ چل گیا تھا۔

فوراً اس کا ڈیٹا پتہ کروایا۔ تو اس گھر کا علم ہوا۔

واپسی پہ تیز بارش کا بہانہ بنا کر وہ جان بوجھ کر اس گھر پر رکا تھا۔

تاکہ ہئیروئن کے ان اڈوں سے واقف ہو سکے۔

اسکی توقع کے عین مطابق۔ اس نے خود کو شہنشاہ کا بندہ ظاہر کر کے۔ اس سے اڈوں کی ساری معلومات لے کر اسے یہ یقین دہانی کروائی کہ اسکا مال رائیگاں نہیں جائے گا۔ بلکہ شہنشاہ اسے خریدنا چاہتا ہے۔

نہ صرف یہ بلکہ نائل نے اسے ایڈوانس پیسے بھی دے دیئے۔

پیسے کے لالچ میں وہاج کو بتائے بغیر اس بندے نے ڈیل کر لی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ جانے بغیر کے جو پیسے نائل نے اسے دیئے تھے وہ سب کے سب جعلی نوٹ تھے۔ مگر شاید ہی کوئی ماہر بھی ان کے نقلی نوٹ ہونے کی نشاندہی کر سکتا ہو۔

فاران اگلے دن جیسے ہی آفس پہنچا۔ چند پولیس آفسر اس بندے ک ہمراہ پہلے سے وہاں موجود تھے۔

مصافحہ کے بعد فاران اس بندے کی جانب متوجہ ہوا۔ جس کے منہ پر کالا کپڑا ڈال کر وہ لوگ وہاں لائے تھے۔

"آپ سب بیٹھیے پلیز" فاران نے ان سب کو سامنے پڑے صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ خود اپنی ٹیبل کے قریب رکھی کرسی کا رخ انکی جانب کر کے بیٹھ گیا۔

"کچھ بولا یہ؟" فاران نے ایک آفیسر کی جانب دیکھا۔ جو کہ غالبا کاشف تھا۔

"نہ صرف بولا۔ بلکہ اس کا بیان بھی ہم نے ریکارڈ کر لیا ہے۔ اس بیان کی کاپی آپ اپنے کیس کے ساتھ لگا کر آج کورٹ میں پیش کریں" اس نے ہاتھ میں موجود ایک فائل فاران کی جانب بڑھائی۔

"دیٹس فنٹاسٹک" وہ بیان پڑھتے ہوئے وہ مطمئن سا ہوا۔

"یہ تو سیدھا سیدھا ثابت کرتا ہے کہ اس قتل کے پیچھے وقار کا ہی ہاتھ ہے" وہ رپورٹ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ دوبارہ آفیسرز کی جانب مڑا۔

"بالکل اور اب اس سے پہلے کے وہ خود پر سے کیسیز ختم کروانے کے لئے کوئی اور حربہ اختیار کرے ہمیں اس انداز میں اسے پھنسانا ہو گا" کاشف کی بات پر باقی سب نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

"لیکن کیا جس بندے نے یماما کی گاڑی کو ٹکر ماری تھی اور جو ہاسپٹل لے کر گیا تھا۔ اسکے بارے میں اس نے کچھ خاص نہیں بتایا" فاران نے ایک اہم پوائنٹ کی جانب نشاندہی کی۔

"سر ابھی تو یہ اہم ہے کہ وقار نے ہی یہ سب کروایا تھا۔ ان شاء اللہ اس بندے کا بھی پتہ چل جائے گا" ایک اور تفتیشی آفیسر نے اس کی توجہ پہلے ہی پوائنٹ کی جانب رہنے دی۔

لیکن آخر وہ وکیل تھا۔ اور کہتے ہیں نا کہ ڈاکٹر اور وکیل کو جب تک ہر بات سے باخبر نہ کر دو۔ دونوں علاج تک نہیں پہنچ پاتے۔

فی الحال تو فاران خاموش ہو گیا۔

اگلے دن صبح ہی وہ دونوں وہاں سے روانہ ہو گ ئے۔

"اب ہم کہاں جائیں گے؟" یماما نے گاڑی میں بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"کہکشاں کے اس پار۔۔۔ اس دنیا سے کہیں بہت دور۔۔ جہاں تمہارے اور میرے سوا کوئی نہ ہو" نائل نے مسکراتے ہوئے اسکے سوال کا بڑی تفصیل سے جواب دیا۔

"پلیز میں نے دوبارہ اس کاٹیج میں نہیں جانا" یماما کی برجستگی پر نائل نے بھرپور قہقہہ مارا۔

"تمہیں پتہ ہے میں نے بہت محبت سے وہ کاٹیج بنایا تھا" نائل نے اپنے لہجے کو حتی المقدور جذباتی بنایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں۔۔ بالکل مجھے اغوا کروا کے وہاں رکھنے کے لئے" یماما نے منہ پھلا کر کہا۔

نائل سر کو جھٹک کر مسکرایا۔

"یماما تم کتنی ذہین ہو گئی ہو۔۔" اس نے مسکراہٹ دبا کا حیرت کا اظہار کیا یا اس کا مذاق اڑایا۔۔ یماما کو سمجھ نہیں آئی۔

"اور آپ۔۔۔۔ آپ بے حد عجیب ہو گئے ہیں۔ ہر بات کو مذاق میں اڑانے والے۔۔۔ کیا فیصل آباد میں رہے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کی طرح ہر بات پر جگتیں مارنے لگے ہیں" یماما نے تیکھے چتونوں سے اسے دیکھا۔

نائل کتنی ہی دیر ہنستا رہا۔

"یار سئریس ہو کر بات کروں تو تم کہتی ہو کہ کیسی عجیب باتیں کر رہے ہیں۔ ایسی گفتگو سے پرہیز کریں۔ جب اس طرح کی باتیں کرتا ہوں تو تم کہتی ہو بدل گ ئے ہیں۔ اب میں جاؤں تو جاؤں کہاں" نائل کی بات پر اب وہ چپ ہی رہی مگر ماتھے پر بل لاتعداد آچکے تھے۔

"اچھا سنو ہم اسلام آباد جا رہے ہیں۔ وہاں سے ہماری فلائٹ ہے واپسی کی۔ اور پھر میں تمہیں اپنے گھر لے کر جاؤں گا۔" نائل نے اب کی بار سنجیدگی سے اسے اگلا لائحہ عمل بتایا۔

یماما بھی سیدھی ہو کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"جس طرح تمہیں وہاں سے کسی نے یتیم خانے پہنچایا اور ایک فیملی نے تمہیں ایڈاپٹ کیا۔ ویسے ہی سمجھو مجھے بھی ایک فیملی نے ایڈاپٹ کیا۔ فرق صرف یہ تھا کہ میں یتیم خانے نہیں گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بلکہ ایک ورکشاپ پر جا کر میں نے کام شروع کیا۔ کیونکہ میں ہی میٹرک اور ایف اے کی ڈگری میرے پاس نہیں تھی۔ لہذا میں اسے دکھا کر کہیں جاب نہیں کر سکتا تھا۔ چاہے چپڑاسی کی ہی کیوں نہ ہوتی۔

مجھے کام کرتے ابھی چند ہفتے ہی گزرے تھے کہ ایک بے حد شاندار سے صاحب وہاں اپنی گاڑی ٹھیک کروانے آئے۔ میرے لب ولہجے کو دیکھ کر انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا۔

"پڑھتے ہو؟" انکے سوال پر میں چند لمحے خاموش رہا۔

" کبھی پڑھتا تھا۔ اب نہیں "میں نے سر جھکا کر جواب دیا۔

" میرے ساتھ چلو گے ؟" انہوں نے ایک اور سوال کیا۔

ان کو لوگ میجر صاحب کہہ کر بلا رہے تھے۔ جس سے اندازہ ہوا کہ وہ فوج میں ہیں۔

اتنا تو اندازہ ہو گیا کہ وہ کوئی غلط بندے نہیں ہیں۔

"کیوں سر؟" میں نے بھی آخر سوال کیا۔ ایسے کیسے ان کے ساتھ چل دیتا۔

"بس تم سے کچھ کام کروانا ہے" انکی بات پر میں نے ہامی بھر لی۔

اور یماما پتہ ہے انہوں نے کیا کام لیا؟" نائل نے گردن موڑ کر اس سے سوال کیا۔ جو خاموشی سے اسکی ایک ایک بات کو غور سے سن رہی تھی۔

یماما نے نائل کی آنکھوں میں چند جگنو دیکھے۔

"انہوں نے گھر لے جا کر مجھے کہا کہ آج سے تم میرے اور مہک کے بیٹے کی نوکری کرو گے۔ انکی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اور پھر ان دونوں نے مجھے اولاد کی طرح سمیٹ لیا۔ میرے ہر دکھ اور درد پر پھائے لگائے۔ وہ تمہارے بارے میں بھی جانتے ہیں۔ ماما کو تو تمہارے بارے میں صرف اتنا پتہ ہے کہ میری ایک منکوحہ تھی جو شاید زندہ نہیں ہے۔ مگر ڈیڈی جانتے ہیں کہ تم زندہ ہو۔ انفیکٹ تمہارا اغوا بھی میں نے انہی کے ساتھ مل کر کروایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ماما کو اسی لئے نہیں بتایا کہ وہ آئی ایس آئی کی کافی فعال رکن ہیں۔ اگر ذرا سی بھی بھنک وہاج تک پہنچ جاتی کہ جس خاندان کو وہ مروا چکے ہیں اس کا کوئی بندہ ابھی بھی زندہ ہے تو وہ مجھے اور تمہیں مارنے میں لمحے کی بھی تاخیر نہ کرواتے۔

اسی لئے ابھی بھی تم میری دوست کی حیثیت سے وہاں رہو گی۔ ایک بار یہ سب جیل میں پہنچ جائیں تب میں اور ڈیڈی ماما کو تمہارے بارے میں بتا دیں گے۔" نائل نے تفصیل سے اسے بہت سی وہ باتیں بتائیں۔ جنہیں جاننے کے لئے وہ بے چین تھی۔

"اور۔۔ اور میرے بارے میں آپ کیسے جانتے تھے؟" یماما نے سوچا اب جب وہ بہت سے رازوں سے پردہ اٹھا رہا ہے تو ایک یہ بھی سہی۔

"دھیرج میری جان جلد ہی بتاؤں گا" نائل کے موبائل پر آنے والی کال نے اسے بات ختم کرنے پر مجبور کیا۔

یماما نے چہرہ کھڑکی کی جانب موڑ لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فاران پولیس اسٹیشن سے باہر نکل رہا تھا کہ یکدم سامنے سے آتی ایک لڑکی سے اسکی بری طرح ٹکر ہوئی۔

حالانکہ وہ اپنے حساب سے بالکل ٹھیک آ رہا تھا۔

مگر وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ لڑکی نے ٹکر ماری ہے یا پھر یہ محض اتفاق تھا۔

"سوری" غلطی نہ ہونے کے باوجود وہ سامنے والے وجود سے معافی کا طلبگار ہوا۔

لینن کے دیدہ زیب سوٹ میں دوپٹہ ایک جانب ڈالے۔ شولڈر سے ذرا سے نیچے آتے بالوں کی پونی بنائے۔

اس نے جھٹکے سے گردن موڑ کر لمحہ بھر کو فاران کو دیکھا۔

فاران تو اس لمحہ بھر کے تصادم میں ہی اپنی جگہ ششدر کھڑا رہا۔

وہ لڑکی تو ہو بہو یماما تھی۔

یکدم وہ اسکے پیچھے لپکا۔

"جی" لڑکی نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

مگر آواز مختلف تھی اور چہرہ بھی لمحہ بھر کے لئے دیکھنے پر یماما جیسا لگا تھا۔ مگر بحر حال شکل مختلف ہی تھی۔

مگر پہلی نظر پڑنے پر یماما کا ہی گمان ہوتا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔ سوری اگین" فاران نے شرمندہ وہ کر قدم واپس موڑے۔

وہ بھی سر جھٹک کر چل پڑی۔

نوٹس پڑھ کر وقار تو بالکل ہی آپے سے باہر ہو گیا۔

وہ جو یہ سمجھ رہا تھا کہ یماما کی موت کے بعد اسکے تمام کیسز خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ یا پھر جو بھی وکیل اب اس کا کیس ہینڈل کرے گا۔

وہ باآسانی اسے خرید لے گا۔ مگر وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کا نہ صرف کیس فاران لے لے گا۔ بلکہ وہ فاران کے اوپر یماما کی موت کو قتل قرار دے کر اسے اس میں ملوث کرے گا۔

نوٹس پڑھ کر وہ غصے میں آپے سے باہر ہو گیا۔

فوراً سے پہلے سمیع کو کال کی۔

"ہیلو۔۔۔ سمیع فوراً میرے پاس پہنچو"

بغیر سلام دعا کے وہ تیز لہجے میں بولا۔

"کیا بات ہے یار خیریت ہے" سمیع اسکے لہجے پر حیران ہوا۔

"خیریت نہیں ہے تو تمہیں بلوایا ہے نا۔۔" وہ پھر سے درشت لہجے میں بولا۔

سمیع نے بڑی مشکل سے اس کا حاکمانہ لہجہ برداشت کیا۔

"اوکے میں اگلے آدھے گھنٹے میں تمہارے پاس ہوں گا" اس کے یقین دہانی کراتے ہی وقار نے فون بند کر دیا۔ وہ شدت سے سمیع کا منتظر تھا۔

آدھے گھنٹے بعد سمیع اپنے کہے کے مطابق اسکے سامنے موجود تھا۔

"اب کہو کیا ہوا ہے۔ پریشان لگ رہے ہو" لاؤنج میں اسکے سامنے موجود سنگل صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔

"یہ پڑھو" اس نے غصے سے وہ نوٹس اس کے سامنے کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سمیع نے ایک ایک سطر بڑے غور سے پڑھی۔

"ہمم۔۔یہ تو بڑا مسئلہ بن گیا ہے"

"تمہارا ہی مشورہ تھا نا کہ اسکے آفس جا کر اسے دھمکاؤں۔۔یہ دھمکانا ہی مجھ پر الٹا پڑھ گیا ہے" اس نے غصے سے سمیع کو دیکھتے ہوئے کہا۔وہ استہزائیہ ہنسا۔

"یا تو مجھ پر اعتبار نہ کرتے یا پھر اگر کر ہی لیا تھا تو یوں لمحوں میں بے اعتبار نہ کرتے" وہ متاسف نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"یار اس نے صرف تم پر الزام لگایا ہے۔تم ملزم ہو مجرم نہیں۔" سمیع نے پھر سے اسکی تصحیح کی۔

"اور دوسری بات یہ تو میرے بھی وہم و گمان میں نہیں تھا کہ یہ کیس اب فاران ڈیل کرے گا" سمیع نے ایک اور نقطہ اٹھایا۔وقار تھوڑا شرمندہ ہوا۔

"میں نے یہ نہیں کہا کہ تم نے غلط مشورہ دیا ہے۔مگر مسئلہ صرف یہ ہے کہ اس کے آفس مجھے نہیں جانا چاہئیے تھا" وقار نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مضطرب انداز میں ایک دوسرے میں پھنسائی۔

"یار اگر چلے ہی گۓ تھے تو مین نے تمہیں صرف اسے پیسے دینے کا کہا تھا۔یہ نہیں کہا تھا کہ اسے اسکی جان کی دھمکی دے کر آؤ" سمیع نے ایک بار پھر خود کو کور کرنا چاہا۔

"ہاں یار بس غلطی ہو گئ" وقار کو بھی اب اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

"خیر اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اب پچھلی باتوں کو دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اب یہ سوچو کہ اس سب سے نمٹنا کیسے ہے؟" سمیع نے اس کا دھیان اصل مسئلے کی جانب لگایا۔

"ایک آئیڈیا ہے۔ میری ایک دوست ہے۔ اگر اسے اسکے پیچھے لگوا کر اس کیس سے ہٹایا جائے تو کیسا رہے گا۔ عورت وہ آلہ کار ہے جو ہر جنگ کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیتی ہے" سمیع نے آنکھ دبا کر شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا۔

"ارے واہ۔۔کیوں نہیں۔۔۔یہ خیال پہلے کیوں نہیں آیا۔ مگر اس سب کے لئے تو مجھے عدالت پھر سے جانا پڑے گا" وقار نے خوش ہوتے اسکی ہاں مین ہاں ملائی۔

مگر پھر نوٹس کی جانب نظر پڑی تو وہ پھر سے پریشانی کا شکار نظر آنے لگا۔

"ارے یار ابھی اس معاملے کو لٹکا دو۔ اور تب تک عدالت میں جانے کا کڑوا گھونٹ پی لو۔ تب تک میں تمام معاملہ دیکھتا ہوں۔" سمیع نے اسے پھر سے تسلی دلائی۔

وہ سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

کچھ دیر بعد وہ چائے پی کر اسکے گھر سے چلا گیا۔

اسکے نکلتے ہی وقار نے ایک نمبر ملایا۔

"ہاں۔۔۔شرافت ایک کام کرو۔ ابھی جو لڑکا میرے گھر سے نکلا ہے چند دن تم نے اسکا پیچھا کرنا ہے" فون کے دوسری جانب موجود کسی بندے کو ہدایات دے کر اس نے فون بند کر دیا۔

نجانے کیوں اسے سمیع اب کچھ مشکوک انسان لگا تھا۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

شام تک وہ لوگ نائل کے گھر پہنچ چکے تھے۔

مہک کچھ دیر پہلے ہی ایک چیریٹی شو سے واپس آئیں تھیں۔

لاؤنج میں بیٹھیں وہ شمس کو اپنے شو کی کامیابی کے بارے میں تفصیل بتا رہی تھین کہ اسی اثناء مین نائل اور یماما گھر میں داخل ہوئے۔

"السلام علیکم" اس نے اونچی آواز میں سلام کیا۔

ان دونوں کی پشت دروازے کی جانب تھی۔

مہک خوشی سے دمکتا چہرہ لئے فوراً مڑیں۔

"میرا بچہ۔۔ میرا نائل" بے اختیار وہ اسکی جانب بڑھیں۔

اس نے بھی مسکراتے ہوئے ماں کو اپنی مضبوط بازوؤں میں لیا۔

"

کیسی ہیں ممی؟" محبت سے انہیں اپنے ساتھ لگائے وہ شمس اور یماما کو سلام دعا کرتے دیکھ رہا تھا۔

شمس نے محبت سے یماما کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

ان کے بیٹے۔۔ ان کی جان کے ٹکڑے کی جان اس وقت انکے سامنے کھڑی تھی۔ انہیں تو بن دیکھے ہی وہ عزیز ترین ہو گئی تھی۔

اور اب جب اسے سامنے کھڑے دیکھ رہے تھے تو خوشی سنبھالنی مشکل لگ رہی تھی۔

"کیسی ہو بیٹا؟" انہوں نے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی ٹھیک" یماما نے مختصر جواب دیا۔

"گڈ"

مہک اب نائل سے الگ ہو کر سوالیہ نظروں سے یماما اور پھر نائل کو دیکھنے لگیں۔

"ممی یہ میری فرینڈ ہے۔۔لاہور سے یہاں آئی ہے۔کچھ ڈاکومنٹری اس نے بنانی تھی۔بس اسی سلسلے میں" نائل نے گلا کھنکھار کر سوچی سمجھی اسکیم کے تحت سوچی کہانی ماں کو سنائی۔

"اچھا ماشاءاللہ۔۔اس بچی کی شکل وہ وکیل یماما سے کتنی ملتی ہے" نائل نے ماں کی بات پر متوحش نظروں سے شمس کی جانب دیکھا۔

شمس نے گلا کھنکارا۔

"بالکل۔۔۔بالکل۔۔بس اتفاقات بھی تو اسی دنیا میں ہوتے ہیں نا" شمس نے فورا بات سنبھالی۔

"بالکل۔۔اب میری ایک کولیگ کی بیٹی کی شکل میری ایک کالج کی دوست سے اس قدر ملتی ہے کہ انسان حیران رہ جائے" انہوں نے خود ہی اپنی بات کی تائید کی۔

"بالکل۔۔آئیں بیٹا بیٹھیں پلیز" شمس نے جلدی سے بات سنبھلنے کا شکر کرتے ہوئے۔یماما کو بیٹھنے کا کہا۔

"بیٹی کا نام کیا ہے؟" نائل نام بتانا بھول گیا تھا۔

"ان کا نام کنزہ ہے" یماما کی بجائے نائل نے جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماشاءاللہ پیارا نام ہے" مہک نے مسکراتے ہوئے تعریفی کلمات ادا کئے۔ جن کا جواب یماما نے محض ہلکا سا سر ہلا کر دیا۔

"جاؤ بیٹا۔ کنزہ کو گیسٹ روم دکھاؤ۔۔ فریش ہو جاؤ۔ تب تک میں کچھ کھانے کو لگاتی ہوں ساتھ چائے بھی بناتی ہوں" مہک نے ان دونوں کو اوپر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ممی۔"

"بیٹا بس یہ اتنا سا سامان ہے تمہارا؟" مہک نے حیرت سے نائل کے ہاتھ مین تھامے بیگ کی جانب اشارہ کیا۔

نائل اور یماما کی نظر بھی اس چھوٹے سے لیدر کے بیگ کی جانب گئی۔ جس میں نائل کا سامان تھا۔

"جی جی۔۔ میں اصل میں زیادہ کپڑوں کی شوقین نہیں ہوں" یماما نے اب کی بار اعتماد سے کہا۔

"ارے ماشاءاللہ پہلی لڑکی دیکھی ہے جسے کپڑوں سے کوئی سروکار نہیں ہے" شمس نے بھی خوش مزاجی سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا چلو جاؤ اب" مہک نے پھر سے انہیں اوپر جانے کا اشارہ کیا۔

اوپر والے ہی پورشن میں نائل کے کمرے سے اگلا کمرہ چھوڑ کر گیسٹ روم بنایا گیا تھا۔

یماما کو وہیں ٹھہرنا تھا۔

یماما نائل کی تقلید میں اوپر آ گئی۔

"اُفف شکر ہے" یماما نے اوپر آ کر سکھ کا سانس لیا۔

اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ سب کی طرح نائل کی ماں بھی ٹی وی اور نیوز کے ذریعے اس بات سے ضرور آگاہ ہوں گی کہ یماما مر چکی ہے۔

نائل اسے ایک کمرے میں لے آیا۔

"میری ممی بے چاری بڑی سادی ہیں باتوں میں آجاتی ہیں" نائل نے شرارتی لہجے میں کہا۔

"جی جی بالکل۔۔۔" یماما نے اسکی بات پر سر دھنا۔

"اچھا یہ بتائیں کہ اب میں کپڑوں کا کیا کروں۔۔ میرے پاس تو چینج کرنے کو کوئی جوڑا ہی نہیں" یماما کو اب اپنے ڈریس سے شدید وحشت ہو رہی تھی۔ وہ شاور لے کر ان کپڑوں کو دوبارہ سے نہیں پہننا چاہتی تھی۔

"ایک منٹ میں آتا ہوں" نائل اسکی بات کا جواب دینے کی بجائے کمرے سے نکل گیا۔

یماما نے گہری سانس بھری۔ وہ کچھ کہہ رہی تھی اسے اپنی پڑی تھی۔

اسکے جاتے ہی یماما نے کمرے کا جائزہ لیا۔

ایک درمیانے سائز کا بیڈ۔۔ ٹیبل اور ایک صوفہ وہاں موجود تھا۔ ساتھی ہی اٹیچڈ باتھ بھی موجود تھا۔

ابھی وہ پوری طرح کمرے کا جائزہ بھی نہیں لے پائی کہ نائل ہاتھ مین ایک شاپر لئے اندر آیا۔

"اس میں کچھ کپڑے ہیں جو بھی ٹھیک لگے پہن لو" ایک ہاتھ سے ماتھے پہ انگلی پھیرتے دوسرے ہاتھ مین موجود شاپر اسکی جانب بڑھایا۔

یماما نے حیرت سے وہ شاپر پکڑتے اس میں سے کپڑے نکالے۔ بالکل نئے ٹیگ لگے چار پانچ سوٹ تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کس کے ہیں؟" یماما نے اچنبھے سے پوچھا۔

"یہ کچھ عرصہ پہلے ہی تمہارے لئے تھے" اب کی بار نائل کی لو دیتی نظریں یماما کے صبیح چہرے پر ٹکیں۔

وہ دو قدم چل کر اسکے بے حد قریب کھڑا ہوا۔

یماما نے جھجھک کر نظریں جھکائیں۔

"آپ تو ہمیشہ سے ہی مجھ پر نظر رکھتے تھے۔۔" یماما نے اسے چھیڑنے والے انداز میں کہتے اسکی نظروں کے اثر کو زائل کرنا چاہا۔

"اور یہی محبت بھری نظر تمہارے دل پر بھی ہمیشہ سے اثر انداز ہوتی تھی۔یہاں تک کہ اب بھی" نائل نے اسکے ہاتھ تھام کر آنچ دیتے لہجے مین کہا۔

"اور اسی محبت نے مجھے اتنا سیر کر دیا تھا۔کہ مجھے کبھی کسی اور کی چاہ ہی نہیں ہوئ" یماما کی آواز میں نمی گھلی۔

نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جس آنکھوں میں محبتوں کا الگ ہی جہان آباد تھا۔

یکدم دروازے پر ناک ہوا۔

جو کہ پہلے سے ادھ کھلا تھا۔

وہ دونوں سرعت سے فاصلے پر ہوئے۔

شمس کو دروازہ کھول کر اندر آتے دیکھ کر نائل نے گہری سانس بھری۔

"اف ڈرا دیا تھا آپ نے" شمس کی نظروں میں چھپی شرارت نائل کی نظروں سے اوجھل نہیں تھی۔

"ذرا حوصلہ رکھو برخوردار۔۔ تمہاری ماں ہماری بہو کو ابھی صرف تمہاری دوست ہی سمجھتی ہے" انہوں نے جیسے اسے حد بندی قائم رکھنے کا اشارہ کیا۔

"جی جناب معذرت۔۔ وہ کیا ہے نہ کہ اتنے سالوں بعد بیوی کو دیکھ کر ابھی تک یقین نہیں ہوا کہ یہ میرے سامنے ہی موجود ہے۔ تو بس یہی یقین خود کو دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔" نائل کی بے باک گفتگو سے بچنے کے لئے یماما ایکسکیوز کرتی واش روم میں بند ہو چکی تھی۔

"آ گیا یقین۔۔ تو اب اپنے کمرے کی طرف تشریف لے جاؤ۔ بچی بے چاری کو شرمندہ کر دیا" انہوں نے تنبیہی نظروں سے اسے دیکھا جواب کان کھجا رہا تھا۔

ماضی۔

"خیریت ہے صاحب آج آپ نے مجھے کیسے یاد کیا" وہ ہاتھ باندھے سر تاج کے قدموں میں بیٹھا تھا۔ اس علاقے کے جاگیرداروں کا بیٹا۔ جو باپ کی جگہ اب اسی کی کرسی سنبھال چکا تھا۔

سیاست میں اس کا ایک نام بن چکا تھا۔

مگر اپنے علاقے کے لوگوں کو وہ جانوروں سے بھی بدتر سمجھتا تھا۔

اس کی عمر سے دوگنا عمر کا وہ بندہ اس لمحے اسکے قدموں میں بیٹھا تھا۔

"سنا ہے بیٹے کو وکالت کی ڈگری کے لئے شہر بھیجا ہوا ہے" مونچھوں کو تاؤ دیتے وہ حیرت سے گویا اس کا مذاق اڑانے والے لہجے میں بولا۔

"نہ۔۔نہ۔۔صاحب وہ تو بس نوکری کے۔۔۔۔" ابھی اس بوڑھے شخص کی بات منہ میں ہی تھی۔ کہ اپنے جوتے کی نوک سر تاج نے اس بوڑھے کی ٹانگ پر اتنی زور سے ماری کہ وہ بلبلا اٹھا۔

"جھوٹ بولتا ہے۔۔۔بکواس کرتا ہے میرے ساتھ" وہ غصے سے کف اڑانے لگا۔

وہ بے چارا ہاتھ باندھے رونے لگا۔

"تیرے خیال میں۔۔۔۔ میں یہاں آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوں۔

پرندہ بھی پر مارے تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے۔ تو نے اپنے چھوٹے بیٹے کو سر چڑھا رکھا ہے۔ میں جانتا تھا وہ شہر پڑھنے گیا ہے۔ سوچا تھا ایف اے۔۔بی اے کرکے آئے گا تو اپنا منشی رکھ لوں گا۔ مگر وہ تو خود کو افسر بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے۔۔ ہمارے علاقے میں سے نکل کر پڑھ لکھ کر ہم سے اونچا ہونا چاہتا ہے" وہ غصے سے غرایا۔

سب وڈیرے اپنے علاقے کے کسی گھر کے لڑکوں کو میٹرک سے آگے پڑھنے نہیں دیتے تھے۔

لیکن محمد بخش کا بیٹا اور ہی سوچ رکھے ہوئے تھا۔ وہ اپنے باپ دادا کو انکی غلامی کرتے اور غیر انسانی سلوک کرتے دیکھتا تھا۔

مگر وہ چاہتا تھا کہ اسکی نسل کم از کم اس سب سے نہ گزرے۔

چھوٹی عمر میں شادی کروادی گئ تھی۔ ایک بیٹی یماما اور ایک بیٹا منان تھا۔

وہ سب اکٹھے ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔

ایک بڑا بھائی ذوالفقار اور یہ خود نواز اور ایک بہن جو شادی شدہ نہیں تھی سب ماں باپ کے ہمراہ اپنے بیوی بچے لئے ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ شادی اور اولاد کے بعد بھی اس نے اپنے شوق کو ختم نہیں ہونے دیا۔

بلکہ وہ چاہتا تھا کہ اسکے بھائی کا بڑا بیٹا نائل، اس سے چھوٹا شمائل۔۔ اسکی اپنی بیٹی یماما اور بیٹا منان سب پڑھ لکھ کر اس فرسودہ نظام کا خاتمہ کریں۔

جاب کے ساتھ ساتھ اس نے شہر سے ایل ایل بی کی ڈگری بھی لینے کا ارادہ کیا۔

اور یہی بات سرتاج کو ہضم نہیں ہوئی۔

وہ جانتا تھا کہ نواز شہر جا کر نوکری کرتا ہے۔ گو کہ وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا۔ پھر بھی اس نے اسے کچھ نہ کہا۔

مگر اب ایل ایل بی کی ڈگری لے کر وہ افسروں میں وکیلوں میں شمار ہونے لگے گا۔

وہ جو کل کو انکے جوتے ٹھیک کرتے تھے اب سر اٹھا کر ان سے ملیں گے۔

یہ سرتاج نہیں ہونے دے سکتا تھا۔

اسی قصے کو ختم کرنے کے لئے اس نے محمد بخش کو اپنی حویلی بلا کر دھمکیاں دیں۔

"اس سے کہو جلد از جلد یہ خناس اپنے دماغ سے نکال دے۔

نہیں تو مجھے کوئی اور طریقہ استعمال کرنا پڑے گا" غصے سے لال آنکھوں سے اسے دیکھا۔

جو ہاتھ باندھے روتا ہوا اس سے معافی مانگ رہا تھا۔

"جاؤ۔۔ دفع ہو جاؤ اور اب اپنے بیٹے کا دماغ سیدھا کر کے ہی میری حویلی میں قدم رکھنا۔ نہیں تو تیرے خاندان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا" اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ دھمکی دینے سے باز نہیں آیا۔

"جی جی صاحب" محمد بخش بچارا فوراً وہاں سے اٹھ کر بھاگنے والے انداز میں نکلا۔

"او خان۔۔ میں تمہیں کہہ چکا ہوں کہ جو تم مانگو گے وہ تمہیں دینے کو تیار ہوں۔ اب تم وعدہ خلافی کر رہے ہو۔ پیسے لے کر واپس کر رہے ہو۔ یہ ہم خانوں کی شان کے خلاف ہے" وہاج کا وہ بندہ جس کے گھر نائل جان بوجھ کر رہا تھا اور اسے باتوں میں لا کر چرس اور ہیروئن کے اڈوں کا نہ صرف پتہ لگوا چکا تھا بلکہ اسے کے ساتھ وہاں جا کر وہ لانے کا بھی فیصلہ کر چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس بندے نے جوں ہی وہاج سے بات کی۔۔ وہاج کو یہ سب باتیں کچھ مشکوک لگیں۔ اس نے اپنے بندے کو نائل کو پیسے واپس کرنے کو کہا۔

نائل یماما کو چھوڑ کر اسی رات واپس پہاڑی علاقے میں اسی کے گھر موجود تھا۔

اور نائل اب اسے قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دونوں مقامی زبان میں بات کر رہے تھے۔

"وہ تمہاری بات ٹھیک ہے مگر یہ میری نہیں میرے باس کی ہے۔اور اس کی اجازت کے بغیر میں کیسے تمہیں دے سکتا ہوں۔" وہ ہچکچا رہا تھا۔کیونکہ نائل نے اسے منہ مانگی رقم دی تھی۔

"تم اپنے باس کی بات مجھ سے کرواؤ مین خود اسے قائل کرتا ہوں" نائل اس پر گھیرا مزید تنگ کر رہا تھا۔

" دیکھو نا یہاں پڑے پڑے تم لوگوں کے کس کام کی۔اور بارڈر کے پار یہ جتنے کی بکنی تھی اتنے ہی پیسے تو میں بھی تمہیں دے رہا ہوں پھر میری سمجھ سے باہر ہے کہ تم اور تمہارا باس کیوں ہچکچا رہے ہو" نائل کو اندازہ نہیں تھا کہ اس کا بنا بنایا پلین وہاج یوں خراب کر دے گا۔

وہ ویسے بھی اپنے بیٹے اور ان سب دہشتگردوں کے اغوا کی وجہ سے بوکھلایا ہوا تھا۔

فی الحال وہ کسی پر بھی کیس نہیں کروا سکتا تھا۔کیونکہ کوئی ایسا تھا ہی نہیں جسے وہ شک کی بنیاد پر بھی پکڑ تا۔بس پولیس فورس کو الرٹ کر دیا تھا۔بیٹے کی بازیابی کے لئے مگر یہ کوئی لمبا ہی معاملہ تھا۔

ایجنسی تو ویسے بھی بندے کو لے کر کہاں جاتی ہے وہ عام پولیس تو کبھی جان ہی نہیں سکتی تھی۔

اور اب اس سب کے بعد ایسا کون سا ہمدرد تھا جو یوں اچانک اتنی بڑی رقم دے کر اسکی ہیروئن اور چرس خریدنے کا خواہشمند تھا۔

"تم اپنے باس سے بات کرواؤ" نائل بضد ہوا۔

"اچھا تم مجھے وقت دو میں چند دنوں میں سوچ کر بتاتا ہوں" اس بندے نے وقت مانگا۔

نائل مایوس سا ہوا۔

شمس اپنے گھر بیٹھے یہ ساری گفتگو نائل کے ہاتھ میں پہنی گھڑی کی مدد سے سن رہا تھا۔

اس گھڑی میں چھوٹے چھوٹے مائیکرو۔۔اسپیکرز لگے تھے۔جو بالکل موبائل کا سا کام کرتے تھے۔

شمس کے پاس ایک ڈیوائس موجود تھی جس کی مدد سے انہوں نے اسکی گھڑی کا کے ان مائیکرو اسپیکرز کا کنیکشن اپنی ڈیوائس کے ساتھ کرر کھا تھا۔

کچھ سوچ کر انہوں نے فوراً نائل کے موبائل پر میسیج کیا۔

"اس بندے کو اٹھوالو۔۔تم اسکے سامنے اپنی اصل پہچان میں نہیں ہو۔لہذا یہ تمہاری شناخت نہیں کر سکتا۔ دوسرا تمہاری گاڑی پر جعلی نمبر پلیٹ لگی ہے۔اگر اسکے گھر والے کیس بھی کرتے ہیں تو اس نمبر کی کوئی گاڑی انہیں آج رات کے بعد اس پورے ملک میں نظر نہیں آئے گی" شمس کا میسج پڑھ کر نائل نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔

"اچھا یار چلو۔۔پھر جب تم اپنے باس سے بات کر لو تو مجھے بتا دینا ورنہ میں کوئی اور گاہک ڈھونڈوں گا" نائل اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"معذرت دوست" اس بندے نے مایوس سی آواز میں کہا۔

"ارے کوئی بات نہیں یہ سب چلتا ہے" نائل نے مصافحہ کرکے اسے گلے لگایا۔

اور گھر سے باہر آگیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دور جا کر اس نے گاڑی ایک پہاڑ کی اوٹ میں کھڑی کر دی۔ اب اسے گہری رات کا انتظار کرنا تھا۔ کہ جس کا فائدہ اٹھا کر وہ اس بندے کو اسکے گھر سے اغوا کرنے میں کامیاب ہو۔

فاران آفس آکر بھی کتنی ہی دیر اس لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا۔

کسی شخص کی اس حد تک مشابہت پر وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا۔

پھر یہ سوچ کر خود کو سرزنش کی کہ اتنا بے اختیار ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

کیوں اسے یوں پکار بیٹھا۔

ابھی وہ اسی ادھیڑبن میں تھا کہ وہی لڑکی اسکے آفس کا دروازہ ناک کر کے اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی۔

فاران بے یقین نظروں سے اسے اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔

"کیا میں بیٹھ سکتی ہوں؟" اسے یوں مسلسل خود کو گھورتے پا کر اس لڑکی کو بالآخر کہنا پڑا۔

"جی جی پلیز۔۔ آئم سوری" فاران نے جلدی سے معذرت کر کے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"دراصل آپ کی شکل میری ایک عزیزہ سے ملتی ہے بس اسی وجہ سے میں تھوڑا کنفیوز ہوا" اس نے سچائی بیان کی۔

"جی میں جانتی ہوں یماما سے میری بے حد شکل ملتی ہے" اسکی بات پر فاران نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ یماما کو۔۔۔۔ میرا مطلب ہے؟" وہ بوکھلایا۔

"انہیں کون نہیں جانتی۔ بلکہ ان کی ڈیتھ کے بعد تو بہت سے لوگ جاننے لگے ہیں" اس نے بھی صاف گوئی سے کہا۔

"جی یہ تو ہے" فاران یکدم افسردہ ہوا۔

"خیر آپ کا نام۔ اور کس سلسلے میں تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں آپکی کیا مدد کر سکتا ہوں؟" فاران نے فورا خود کو کنٹرول کر کے۔۔۔۔ پروفیشنل انداز اپنایا۔

"میں ایکچولی آپ سے ایک اہم کیس ڈسکس کرنا چاہتی ہوں۔ آپ وقار سرتاج کا کیس ہینڈل کریں گے اب؟" اپنا مدعا بیان کرتے اس نے سوال کیا۔

"جی بالکل" فاران نے تائید کی۔

"میں اسکے خلاف ایک اور کیس کھولنا چاہتی ہوں۔۔ اور اس سلسلے میں چند ایسے لوگوں کو جانتی ہوں۔ جو وعدہ معاف گواہ بننے کو تیار ہیں" وہ رازداری سے بولی۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

"کک۔۔۔ کیا مطلب۔۔" وہ اب کی بار گھبرایا۔ آخر یہ کون تھی؟

"سب بتاؤں گی۔ مگر یہاں نہیں۔۔ آپ مجھ سے کہیں اور ملیں۔ پھر ایک ایسے کیس کے سلسلے میں اسے پھنسانا ہے۔ کہ اس جیسے درندے کبھی باہر نہ نکل سکیں" اسکے لہجے میں نفرت گھلی تھی۔

"ہمم۔۔ آپ کا کوئی کنٹیکٹ نمبر ہے۔ میں سوچ کر بتاؤں گا" فاران نے محتاط انداز میں کہا۔

"جی جی۔کاغذ قلم دیں میں لکھ دوں" اس لڑکی نے فوراحامی بھری۔

فاران نے ایک کاغذ اور پین اسکے سامنے رکھے۔

اس نے تیزی سے اپنا نمبر لکھا۔

"یہ میرا نمبر ہے۔۔آپ جب بھی فیصلہ کرلیں۔مجھے بتا دیجئیے گا" کاغذ اسکی جانب کھسکاتے وہ اٹھی۔

"جی ضرور" فاران نے بھی انکار نہیں کیا۔

وہ خدا حافظ کہتی نکل گئ۔

جبکہ فاران سوچ میں گم ہو گیا۔

رات آہستہ آہستہ بھیگ رہی تھی۔

ایک تو یماما کے لئے کسی اجنبی گھر میں پہلی رات تھی۔

اور اس پر یہ پریشانی کہ شام کے بعد سے نائل گھر بھی واپس نہیں آیا تھا۔اور نہ ہی کچھ بتا کر گیا تھا۔

وہ گیسٹ روم میں موجود بیڈ پر لیٹی الجھن کا شکار تھی۔

جو کہانی نائل نے اسکے حوالے سے دنیا کے سامنے بنی تھی۔اسکی وجہ سے وہ اب یہاں اسی شہر میں موجود اپنے فلیٹ پر بھی نہیں جاسکتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

یہ شکر تھا کہ نائل اسے ایک موبائل دے گیا تھا۔ مگر اس پر بھی تاکید تھی کہ اسکے علاوہ اور کسی سے وہ فون پر بات نہیں کر سکتی تھی۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب نائل کا فون آیا۔

دو تین بیلوں کے بعد فون اٹھایا۔

"کیا کر رہی تھی میری رانی" وہ بالکل شہنشاہ والے انداز میں بولا۔

یماما کے چہرے پر ناگواری کی جگہ مسکراہٹ بکھری۔

"رات کی رانی اور کر ہی کیا سکتی ہے سوائے جاگنے کے" یماما کے برجستہ جواب پر وہ خوشدلی سے ہنسا۔

"ویری ویل سیڈ"

"آپ ہیں کہاں پہ؟" آخر اس نے اسکی غیر حاضری کے بارے میں سوال کیا۔

"تم تو افق کے اس پار جانے کو تیار نہیں تھیں۔ تو میں اکیلا ہی چلا آیا" نائل نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"رات کے اس پہر۔۔۔۔۔ کیا میرے بعد جنگلی جانوروں سے بھی عشق کر بیٹھے تھے" یماما نے ہوا میں تیر چلایا۔ کیونکہ اسکے جواب میں کہیں بھی یہ ذکر واضح نہیں تھا کہ وہ کدھر ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاہاہا۔۔بھئ بہت پہنچی ہوئی ہو۔۔۔گھر آکر۔۔۔اپنے گھر کے باہر لکھواتا ہوں کہ یہاں بہت پہنچی ہوئی ہستی موجود ہیں۔ آئیں اور اپنے مسائل کا حل نکلوائیں۔۔بلکہ یہ بھی لکھوادوں گا۔ کہ یہ بزرگ ایسا عمل کریں گی کہ محبوب چار دن میں آپکے قدموں میں ہوگا۔۔۔"نائل اب بھی اسے باتوں میں گھما پھرا رہا تھا۔

"میرا محبوب تو چار گھنٹے بھی میرے قدموں میں نہیں بیٹھ سکا۔باقیوں کو میں خاک مشورہ دوں گی" وہ چڑ کر بولی۔

نائل نے قہقہہ لگایا۔

"بھئ اب میں وہ محبوب تو ہوں نہیں کہ جس کی محبوبہ ایک جوڑے میں ہی گزارا کرلے۔۔۔اب دیکھو نا تم نے کیسے مجھے پانچ دن سے ایک ہی جوڑے میں رہنے کا طعنہ مارا۔۔اب تمہارے خرچے پانی کے لئے مجھے نوکری جیسا کڑوا گھونٹ تو پینا ہوگا نا"نائل کی حاضر جوابی کی وہ قائل ہوئی۔

"بچپن میں تو آپ بہت کم گو تھے۔۔یہ اتنا بولنا کہاں سے سیکھا؟"یماما جو اب تک اسکے اناز پر بار بار حیرت زدہ ہو رہی تھی پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یماما کہیں سنا تھا کہ کبھی کبھی انسان اپنے اندر کی وحشت اور خاموشی کو چھپانے کے لئے بہت زیادہ بولنا شروع کر دیتا ہے۔بابا اور ممی نے مجھے بہت پیار دیا۔اپنوں کی کمی پوری کرنے کی کوشش کی۔۔مگر تم سب تو تمہی تھے۔ تم سب کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا۔میں۔۔بھی ہر لمحہ اکیلا پن محسوس کرتا تھا۔تم لوگوں کی یادوں نے ایک وحشت طاری کر رکھی تھی۔بس پھر اس سب کو چھپانے کے لئے میں نے خود اعتمادی۔۔حاضر جوابی اور برجستگی کا خول چڑھالیا"نائل کی باتیں اسے بھی غم سے دوچار کر گئیں۔

اور ساتھ ساتھ یہ تسلی بھی ہوئی کو وہ اکیلی اس دنیا میں غموں کو سہنے والی نہیں تھی۔ اسکے آس پاس اس کا بہت اپنا بھی ان سب دکھوں کو محسوس کرنے والا تھا۔

"تمہارے ایک ایک پل کی میں خبر رکھتا تھا۔ تمہارے فلیٹ میں۔۔ تمہاری گاڑی میں۔۔ تمہارے آفس میں۔۔ حتی کہ تمہارے فون تک میں میں نے مائیکروفونز فٹ کر رکھے تھے۔ تاکہ تمہاری ہر لمحہ حفاظت کر سکوں" نائل کے انکشاف اسے اور بھی حیران کر گۓ۔

اسے اب سمجھ آیا کہ اسکے گھر پھول نائل کیسے رکھوا کر گیا۔

جب وقار نے اسکے آفس آکر اسے دھمکایا تو شہنشاہ کے روپ میں اسے فورا مبارک کا میسج نائل نے کیسے کر لیا؟

"مگر جس رات فاران نے مجھے بتایا تھا کہ وہ مجھ میں انٹرسٹڈ ہے وہ آپ کو کیسے پتہ چلا۔۔ تب تو میں اسکی گاڑی میں تھی؟" یماما اپنی زندگی میں ہونے والے واقعات کی مختلف کڑیاں جوڑ رہی تھی۔

مگر فاران کے یماما کے بارے میں خیالات نائل نے کیسے جانے وہ اب بھی نہ سمجھ سکی۔

"تمہارا خیال رکھنا تھا تو تم سے جڑے ان لوگوں کا بھی تو خیال رکھنا تھا نا" نائل اسکی حالت سے حظ اٹھاتے ہوئے بولا۔

"اسکی گاڑی میں بھی مائیکروفونز لگے ہوئے ہیں" نائل نے ایک اور انکشاف کیا۔

"آپکی یہ سب مشکوک حرکتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ آپ کوئی ایجنسی کے بندے ہیں" وہ بھی یماما تھی۔ نجانے کیسے کیسے لوگوں سے پالا پڑ چکا تھا۔ لوگوں کی باتوں سے ہی ان کے پروفیشن کا اندازہ لگا لیتی تھی۔

"بھئی کیا کرتا اب تمہارے لئے جاسوسی تو کرنی ہی تھی۔ اب چاہے اس کے لئے تم مجھے ایک جاسوس ہی سمجھ لو" نائل نے اب بھی پروں پر پانی نہیں پڑنے دیا۔

"میں تو اب اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہی ہوں کہ جس کے لئے آپ نے یہ سب کیا" یماما کو اب بے حد خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ کسی لئے اس قدر خاص تھی۔

"تم میرا حصہ ہو یماما تمہارے لئے تو یہ سب کرنا ہی تھا" نائل کا آنچ دیتا لہجہ یماما کی آنکھیں نم کر گیا۔

"افف اب یقیناً تم آنکھوں میں آنسو لئے بیٹھی ہو گی" نائل کی بات پر وہ نم آنکھوں سمیت مسکرا اٹھی۔

"اب کیا گیسٹ روم میں بھی کوئی کیمرہ لگا ہے جہاں سے آپ مجھے دیکھ رہے ہیں" وہ مسکراہٹ دبا کر بولی۔

نائل نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔

"اچھا آئیڈیا ہے۔۔ آتے ہی لگواؤں گا۔۔ لیکن جب تم بات کرتے کرتے یکدم خاموش ہوتی ہو تو مجھے سمجھ آجاتی ہے کہ جناب رونے میں مصروف ہوں گی" نائل کی بات پر وہ پھر سے مسکرائی۔

"یماما تم بہت بہت سٹرونگ ہو۔۔ اور میں تمہیں ہمیشہ ایسے ہی سٹرونگ دیکھنا چاہتا ہوں"

"بس۔۔ جب سے آپ کے بارے میں پتہ چلا ہے سب اپنے بہت شدت سے یاد آرہے ہیں" وہ پھر سے بھیگے لہجے میں بولی۔

"اوکے۔۔ ابھی تو چپ کر جاؤ۔۔ جب میں سامنے ہوں تب سب کو یاد کر کے رونا تاکہ تمہارے آنسو بھی صاف کر سکوں۔۔ اب دیکھو۔۔ ٹیکنالوجی جتنی چاہے ایڈوانس ہو جائے۔۔ میں فون سے ہاتھ بڑھا کر تمہارے

آنسو نہ تو صاف کر سکتا ہوں اور نہ ہی تمہیں رونے کے لئے کندھا دے سکتا ہوں۔۔ سو ہولڈ آن میری جان ۔۔ کل آؤں گا تب یہ شغل کرنا۔ چلو اب سو جاؤ۔۔ میں کال بند کرتا ہوں" نائل کی باتوں پر یکدم اسکا چہرہ تمتمایا۔

"او کے اللہ حافظ "اس نے بھی فوراً فون بند کیا۔ اس سے پہلے کہ نائل مزید شوخ ہوتا۔

مگر فون بند کر کے ایک تسلی سی ہو گئ۔ وہ جو کچھ دیر پہلے بے حد مضطرب تھی اب لگا جیسے سکون سارگ وپے میں سرائیت کر گیا ہو۔

نائل کو ہی سوچتے سوچتے وہ سو گئ۔

ماضی

نواز اس بار گھر آیا تو باپ کو بے حد پریشان دیکھا۔ بظاہر سب سے باتیں کرتے وہ اپنی ذہنی کشمکش کو خود سے چھپا رہا تھا مگر نواز بے حد زیرک نگاہ رکھتا تھا۔

رات میں کھانا کھا کر وہ باپ کو لئے چھت پر ٹہلنے کے ارادے سے آیا۔

"کیا بات ہے ابا۔۔ میں جب سے شہر سے آیا ہوں آپ بے حد پریشان لگ رہے ہیں۔ کوئ مسئلہ ہے۔ پیسے چاہیئے۔ یا کوئ اور بات ؟" چند ایک ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ اصل موضوع پر آیا۔

"ارے نہیں پتر۔ ایسا کچھ نہیں۔ بس ویسے ہی" محمد بخش نے حتی المقدور خود کو چھپانے کی کوشش کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں ابا۔۔کچھ تو ہے۔کیا ملکوں کے ساتھ کوئی بات ہوئی ہے؟"اس نے ہوا میں تیر پھینکا۔

"بیٹا۔وہ تیری وکالت کی ڈگری کے بارے میں جان گ ئے ہیں۔کی مجھے حویلی بلا کر بہت دھمکیاں لگا رہے تھے"کل سے اب تک انہیں لگ رہا تھا ان کی جان سولی پر ٹنگی ہے۔آخر کچھ سوچ کر نواز کو اپنا ہمراز بنایا۔

"تو کیا ابا انکے ڈر سے ہم اپنے مستقبل۔اپنی خواہشوں سب کا گلہ گھونٹ دیں۔"نواز نے افسوس سے سر ہلایا۔

"ارے نہیں پت۔۔میں یہ کب کہہ رہا ہوں۔کوئی صورت ہو سکتی ہے اس مسئلے سے نکلنے کی؟"

"ہاں۔اور وہ یہ کہ آپ سب بھی شہر شفٹ ہو جائیں۔بچوں کو تو میں کچھ عرصے تک لے جاؤں گا۔نائل بھی جوان ہو رہا ہے۔ماشاءاللہ سے بارہویں میں پہنچ گیا ہے۔اب اسکا مستقبل بننے کا وقت آیا ہے۔اور یہ لمحے اسکے لئے بہت قیمتی ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ باقی بچوں کی تعلیم بھی اب شہر میں ہی پوری ہو۔تو پھر آپ سب کو یہاں رہ کر کیا کرنا ہے۔یہاں سے بیچیں سب اور وہیں چلیں۔کم از کم وہاں ایسے خدا تو نہیں ہوتے"نواز نے اپنی پلیننگ بتائی۔

پچھلے سال ہی انہوں نے نائل اور یماما کا نکاح کیا تھا۔

حالانکہ نواز اسکے حق میں نہیں تھا۔وہ ان بچپن کی منگنیوں اور نکاح کو ختم کرنا چاہتا تھا۔مگر یہاں اسکی چل نہیں سکی۔

معاملہ بیٹی کا تھا۔اور نائل ہر طرح سے ایک اچھا بچہ تھا۔پڑھائی سے محبت کرنے والا خاموش طبع اور ذمہ دار۔

نواز کو ایک بیٹی کے باپ کی حیثیت سے سب خوبیاں نائل میں نظر آئیں۔لہذا وہ کوئی اعتراض نہیں کر سکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نائل جتنا خاموش طبع تھا یماما اتنی ہی باتونی اور لڑنے بھڑنے والی۔

سب نے یہی سوچا کہ مختلف عادتیں ہیں دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اچھی زندگی گزاریں گے۔ کبھی کبھی ایک جیسی عادتوں والوں میں زیادہ اختلاف بڑھتے ہیں۔

نائل بھی رضامند تھا۔

اپنی نٹ کھٹ سی یہ کزن اسے بہت عزیز تھی۔ اور اب تو رشتہ بدلنے کی وجہ سے عزیز تر ہو گئی تھی۔

"نہیں بیٹے ایک دم سے یہ سب کیسے چھوڑ کر نکل جائیں اور تمہارے خیال میں یہ ملک ہمیں اتنی آسانی سے یہاں سے نکلنے دیں گے" محمد بخش نے ہمیشہ والا راگ الاپا۔

"تو کیا ہم ساری زندگی پڑھ لکھ کر بھی ان کی جوتیاں چٹخاتے رہیں گے" وہ ناگواری سے بولا۔

"کچھ سوچتے ہیں" محمد بخش نے فی الحال بیٹے کا غصہ دیکھ کر خاموش رہنا مناسب سمجھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نائل اگلے دن دوپہر میں گھر پر موجود تھا۔

مہک کسی سیمینار میں گئی ہوئیں تھیں۔ شمس بھی گھر پر موجود نہین تھے۔

نائل کو سکون سے یماما کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا موقع مل گیا۔

جس وقت وہ گھر آیا۔

یماما لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہی تھی۔ ٹی وی پر کوئی ٹاک شو لگا ہوا تھا۔ مگر وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن تھی کہ نائل کے آنے کی خبر نہیں ہو سکی۔

وہ کپ ہاتھ میں پکڑے کسی گہری سوچ میں گم تھی۔ جب اسکے ہاتھ سے کپ پکڑتے ہوئے نائل نے پینا شروع کر دیا۔

وہ اس اچانک حملے پر ہڑبڑائی۔

"افف آپ۔۔" نائل کو دیکھ کر جان میں جان آئی۔

"اکیلے اکیلے چائے سے لطف اندوز ہوا جا رہا ہے" وہ مزے سے اسکے کپ سے چائے پینے لگا۔

"میں اور بنا لیتی ہوں۔۔ آپ یہ رہنے دیں" وہ جلدی سے اٹھنے لگی کہ نائل جو اس کے ساتھ رکھے صوفے پر بیٹھا تھا۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھنے رہنے کا اشارہ کیا۔

"رہنے دو۔ جو مزہ اس چائے میں ہے وہ الگ سے چائے پینے میں کہاں" اسکی بات پر یماما کا دل زور سے دھڑکا۔

"آپ کا کک اندر موجود ہے" یماما نے اسے یوں بے تکلف ہونے پر تنبیہہ کی۔

"میں اب کک سے ڈروں گا؟" نائل نے بدمزہ ہو کر اسے دیکھا۔ جو اس وقت اسی کے دیئے گئے کپڑوں میں سے ایک گرین اور پنک کامبینیشن کا جدید تراش خراش کا سوٹ پہنے اپنے کندھوں سے ذرا سا نیچے آتے بالوں کو پونی میں باندھے ہمیشہ کی طرح نائل کو اپنے دل کے قریب محسوس ہوئی۔

"کیا پتہ کسی کے عہدے کو چیلنج نہیں کرنا چاہیئے" یماما نے نائل کے دبے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو ہولے سے چھڑانا چاہا۔

مگر نائل کی مضبوط گرفت نے اسے یہ کرنے نہیں دیا۔

I tried,

tried to make it on my own

Did my best to get along,

I tried

It's no use,

every winning streak just ends

Only days become the trend without you

Cause only you can make me.

Only you can make me happy,

I'd lie

if I told you how I felt

Not a word I think would help

My love it burns

You know

I'm supposed to be with you

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

I'm a madman and a fool

to be so, to be so...

Cause only you can make me.

Only you can make me happy,

I don't even recognize myself

Don't wanna be with anybody else

It's hard to live like this

I couldn't have it any other way

Wouldn't wanna live another day

Without you

Cause only you can make me.

Only you can make me happy

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یکدم اسکا ہاتھ تھامے نائل کی گمبھیر آواز میں پڑھی جانے والی نظم یماما کے دل کے تاروں کو چھو گئ۔

نظم پڑھتے اسکی نگاہیں مسلسل اسکے چہرے کا احاطہ کئے ہوئے تھیں۔ جہاں کبھی وہ پلکوں کی جھالر گراتی کبھی اٹھاتی اسے دیکھ رہی تھی۔

"یہی سب میں بھی محسوس کرتی تھی" اسکے چپ ہونے پر یماما کی بھیگی آواز پر نائل کا دل کیا اسے خود میں چھپا لے۔

نائل کھڑا ہوا اور اس کا ہاتھ تھامے اسے بھی کھڑا کر کے سیڑھیوں کی جانب رخ کیا۔

"تم نے میرا۔۔۔ بلکہ ہمارا روم دیکھا ہے ابھی تک؟" نائل نے سیڑھیوں کی جانب بڑھتے سوال کیا۔

یماما معمول کی طرح اسکے ساتھ کھیچتی چلی جا رہی تھی۔

"نہیں۔۔" آنسو پیتی وہ اپنے لہجے کو بشاش رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"چلو دکھاؤں" یماما کو لئے اب وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔

سادہ سا کمرہ تھا۔ بیڈ کی بجائے میٹرس کارپٹ پر رکھ کر اسے بیڈ بنایا گیا تھا۔ میٹرس کے دونوں اطراف ٹیبل رکھے ہوئے تھے۔

اسکے دائیں جانب کتابوں کا بڑا سا لکڑی کا خوبصورت ریک بنا ہوا تھا۔ جس میں بے شمار کتابیں موجود تھیں۔

میٹرس کے بالکل سامنے صوفہ کم بیڈ پڑا ہوا تھا۔

بائیں جانب ٹریڈمل موجود تھی۔ کمرہ کافی کشادہ تھا۔

ایک جانب سے راہداری سی بنائی گئی تھی جس کے آمنے سامنے وارڈروب تھی اور اسکے سرے پر واش روم تھا۔

نائل نے یماما کو کاؤچ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"بیڈ کیوں نہیں رکھا آپ نے؟" یماما کو بس بیڈ کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ باقی سب تو بے حد نفیس تھا۔

"بس ویسے ہی۔ مجھے یہ سیٹنگ بڑی ان فارمل سی لگتی ہے۔" وہ یماما کا دھیان بٹانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سائیڈ ٹیبلز پر ایک شیشے کا جار رکھا ہوا تھا جس میں خشک میوہ جات تھے۔

نائل وہ اٹھا کر یماما کے قریب صوفے پر بیٹھا۔

جار کو کھول کر بڑے ادب سے جار اسکی جانب بڑھایا۔

یماما چہرے پر مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آپ اپنے روم میں پہلی بار آئی ہیں۔ تھوڑی سی خاطر کرنی تو بنتی ہے نا" شریر سی چمک آنکھون میں لئے وہ یماما کو دیکھ رہا تھا۔

یماما نے ہاتھ بڑھا کر جار میں سے میوے لینے چاہے۔ جب نائل نے جان بوجھ کر وہ جار پیچھے کیا۔

یماما نے لمحہ بھر کو حیرت سے اسکی یہ حرکت نوٹ کی۔

پھر دوبارہ ہاتھ بڑھا کر لینے چاہے۔

اس نے دوبارہ وہی حرکت کی۔

اب کی بار یماما نے ہاتھ کھینچ لیا۔

"ان رومینٹک لڑکی۔ یوں منہ پھلانے کی بجائے اچھا ہوتا کہتیں۔ آپ اپنے ہاتھوں سے کھلائیں" نائل کی بات پر وہ ہولے سے مسکرائی۔

"میرے ہاتھ سلامت ہین ابھی۔ دینے ہیں تو دیں۔ نہیں تو میں یہ جار توڑ دوں گی اب" وہ اپنے مخصوص اکھڑ انداز میں بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اب بھی بچپن کی طرح مار دھاڑ والی یماما ہو۔ یا کچھ بہتری ہے۔ مگر یہاں مستقبل اب بھی تاریک ہے" وہ مایوسی سے بولا۔

اب کی بار شرافت سے جار اسکے سامنے کیا۔

یمامانے کچھ جھجھک کے چند میوے نکالے

"تو پھر کسی روشن مستقبل کرنے والی سے شادی کر لیتے۔ جو آپکی زندگی میں ٹیوب لائٹیں جلا دیتی۔ مرد کو تو ویسے بھی چار کی چھوٹ ہے" یماما مزے سے اس پر طنز کرنے لگی۔

"کاش۔۔۔ مگر وہ کیا ہے کہ مجھے اس اندھیر نگری میں ہی زندگی گزارنی تھی" نائل مسلسل اسے چڑا رہا تھا۔

"آپ کو میرے بارے میں کیسے پتہ چلا کہ میں زندہ ہوں؟" یمامانے پھر سے وہی سوال کیا۔

نائل بھی اب کی بار سنجیدگی سے اسے بتانے ہی والا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"کم ان" نائل جو یماما کے قریب بیٹھا تھا اٹھ کر اپنے میٹرس پر آگیا۔

دروازہ کھول کر مہک اندر آئیں۔

"السلام علیکم ممی" نائل یکدم ان کی جانب بڑھا۔

انہیں ساتھ لگا کر ماتھے پر پیار کیا۔

"کب آئے؟" وہ یماما کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس کچھ دیر پہلے۔ کنزہ کو اپنی بکس دکھانے لایا تھا" نائل نے فوراً یماما کی موجودگی کی وضاحت دی۔

مہک نے بڑے معنی خیز انداز میں یماما کو دیکھا۔

"بہت اچھی بات ہے۔۔ اپنی لائبریری بھی دکھاؤنا" مہک خوشی سے بولیں۔

نائل کا یوں یماما کو اہمیت دینا انہیں بہت اچھا لگا۔ انہیں لگا شاید اب ان کا بیٹا اپنی مری ہوئی منکوحہ کی یادوں سے نکل کر زندگی کو کسی اور کے ساتھ گزارنے کی خواہش کرے۔

وہ تو کب سے چاہتی تھیں کہ نائل اپنی نئی زندگی جلد شروع کرے مگر وہ تھا کہ اس جانب آتا ہی نہیں تھا۔

مہک کو پہلے بھی محسوس ہوا تھا کہ جیسے نائل کی آنکھوں میں کنزہ (یماما) کے لئے پسندیدگی ہو۔ مگر اس لمحے انہیں لگا ان کا شک یقین میں بدل گیا ہو۔

وہ بے حد مطمئن اور خوش ہوئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فاران اگلے دن اس لڑکی کے بتائے ہوئے پتے پر موجود تھا۔

اس لڑکی نے اپنا نام سیمی بتایا تھا۔

فاران کو اس نے ایک ریسٹورینٹ میں آنے کا کہا تھا۔

فاران مقررہ وقت پر وہاں پہنچ چکا تھا۔

کچھ دیر بعد سیمی بھی اسے آتی ہوئی دکھائی دی۔

ٹیبل کی جانب آئی۔فاران اپنی کرسی سے کھڑا ہوا۔

"کیسی ہیں؟"سلام دعا کے بعد حال چال پوچھا۔

"جی میں ٹھیک"وہ محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی بیٹھ گئی۔

فاران اس کا ایک ایک انداز نوٹ کر رہا تھا۔

"کیا لیں گی"فاران نے حق میزبانی نبھایا۔

"بس کافی"وہ بھی مختصر بولی۔

فاران نے ویٹر کو آواز دے کر دو کپ کافی کا کہا۔

"جی۔۔تو بتائیے"فاران نے اب اسے اس راز سے پردہ ہٹانے کا کہا۔جس راز کو جاننے کے لئے وہ یہاں آیا تھا۔

"وہاج اور سر تاج دونوں بھائی اور انکے بیٹے۔خاص کر وقار کا بہت سے پرائیوٹ کلینکس کے ڈاکٹروں کے ساتھ کانٹیکٹ ہے"فاران غور سے اسے سن رہا تھا۔

"اور ان ڈاکٹروں کی مدد سے یہ غریب اور نادار مریضوں کو چھوٹی موٹی بیماری کو بھی لمبا چوڑا کر کے بتاتے ہیں۔ پھر زبرستی انہیں اپنے ہاسپٹلز میں رکھ کر آپریشنز سجیسٹ کرتے ہیں۔اور اس آپریشن کے دوران لوگون کی کڈنی نکال لیتے ہیں۔اور پھر مہنگے داموں انہیں بارڈر پار سے آنے والے عملے اور جاسوسوں کی مدد سے انہیں مختلف ملکوں میں بیچتے ہیں"سیمی کا انکشاف فاران کو بھونچکا کر گیا۔

"میرے پاس تقریباً نوایسے مریض ہیں۔ جن کا گردہ یہ منحوس لوگ مہنگے داموں بیچتے ہیں۔ وہ سب گواہی دیں گے۔ اسکے علاوہ کچھ فوٹیجز بھی موجود ہیں" وہ انکشاف در انکشاف کئے جارہی تی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا یہ سب؟" فاران نے حیرت سے نکل کر سوال کیا۔

"آپ آم کھائیں پیڑ نہ گنیں" وہ بھی مزے سے بولی۔

"مگر۔۔"

"اگر۔۔ مگر کرتے رہے تو کل کو وہ کسی بھی وقت ہمارے ہاتھوں سے نکل سکتے ہیں۔ جتنا گھیرا تنگ کریں گے۔ ان کے لئے نکلنا اتنا ہی مشکل ہو جائے گا"

"دیکھیں فاران۔۔ مجھے اس سب سے کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔ سوائے اس کے کہ میں ایک غدار کو جیل بھجواؤں گی۔ بس مجھے اور کوئی لالچ نہیں" اس سے پہلے کے فاران جواب میں کچھ کہتا۔ ویٹر کافی رکھ گیا۔

کچھ دیر دونوں خاموش ہی رہے۔

"میرے پاس وہ فوٹیجز اس سی ڈی مین ہیں" سیمی نے ایک پیکٹ اسکی جانب بڑھایا۔

جسے فاران نے فوراً سے پہلے تھام لیا۔

"امید کرتی ہون۔ یہ سب آپکے کیس کو اور بھی مضبوط بنائے گا" وہ صاف گوئی سے بولی۔

"ان شاء اللہ" فاران نے بھی صدق دل سے کہا۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ دونوں اپنے اپنے رستے نکل پڑے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سیمی جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی۔ اسکے موبائل کی بیل بجی۔

"ہیلو" فون کان سے لگایا۔

"کام ہو گیا؟" دوسری جانب سے پوچھا گیا۔

"ہاں ہو گیا۔" اس نے تسلی دلائی۔

"زیادہ پوچھ گچھ تو نہیں کی؟" پھر سوال۔

"نہیں میں نے اس انداز میں بات کو گھمایا کہ وہ زیادہ کچھ کہہ نہین سکا" گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے بتایا۔

"گڈ۔۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر پورا یقین ہے اسی لئے تمہیں اس کام کے لئے چنا تھا" دوسری جانب سے ستائشی کلمات سننے کو ملے۔

"اوکے رات میں ملتے ہیں" الوداعی کلمات ادا کر کے فون بند کر دیا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہاج کو کچھ دیر پہلے ہی خبر ملی تھی کہ اس کا وہ بندہ جو ہئیروئن اور چرس کے اڈوں سے واقف تھا۔ وہ بھی اغوا ہو چکا ہے۔

"مجھے لگ رہا ہے۔ پھندہ میری گردن کے قریب آنے والا ہے" اس کے مینجر نے جس لمحے اسے اطلاع دی اسے لگا اب وہ مرنے کے قریب ہی ہے۔

یوں اچانک بیٹے کا اغوا ہونا اور پھر اسکے ایک ایک کر کے اسکے خاص بندوں کا بھی پر اسرار طور پر اغوا ہو جانا۔

یہ سب کڑیاں اسی بات سے ملتی تھیں کہ وہ سب خفیہ ایجنسیوں کے ہاتھ لگ چکے ہین۔

"سر ضروری نہیں کہ خفیہ ایجنسیوں کا کام ہو۔ ہو سکتا ہے آپکے مخالفین میں سے کسی کی حرکت ہو" اسکے مینجر نے اسے تسلی دلانا چاہی۔

"نہیں تم جو بھی کہہ لو۔ یہ یقینا ایجنسیوں کی حرکت ہے۔" اسے یقین ہو چلا تھا۔

"تم کسی بھی طرح مجھے اس ملک سے باہر نکلوا سکتے ہو؟" وہ اس لمحے بے بسی کی تصویر بنا ہوا تھا۔

"سر آپ جانتے ہیں کہ یہ ناممکنات میں سے ہے" اس نے صاف جواب دیا۔

اب تو اسکے مینجر کو بھی اپنی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

"تو مر جاؤں کیا؟" وہ چلایا۔

"سر میں نے یہ تو نہیں کہا۔ انتظار کریں۔ کوئی سدباب کرتے ہیں" اس نے جھوٹی تسلی دلانی چاہی۔

"بھاڑ میں جاؤ سارے" وہ غصے سے چلایا۔

فون کھڑاک سے بند کیا۔ ابھی فون بند کئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ فون کی گھنٹی بجی۔

وہ یہی سمجھا کہ اس کے مینجر کا ہو گا۔

جھٹ سے فون اٹھایا۔

" کیسے ہو وہاج" اجنبی آواز اور لب ولہجہ۔

"ٹھیک تم کون؟" پہچاننے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

"تمہاری موت" دوسری جانب سے ملنے والے جواب پر اس کے رونگٹے کھڑے ہوگ ئے۔

"کک۔۔۔کیا مطلب؟" وہ ہکلایا۔

"موت کا مطلب موت۔۔ویسے مجھے شہنشاہ بھی کہتے ہیں" دوسری جانب سے مسکراتی آواز میں اپنا تعارف کروایا گیا۔

"تت۔۔تم میرے پیچھے کیوں پڑے ہو۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے" وہ خوفزدہ آواز میں بولا۔ شہنشاہ کو کون نہیں جانتا تھا۔

بے تاج بادشاہ تھا۔ اور غنڈوں میں ایسا غنڈہ جو اگر ایک بار کسی کے پیچھے پڑ جائے تو اسے موت کی آغوش میں سلا کر ہی دم لیتا تھا۔

"ارے یار گھبراتے کیوں ہو۔ میرے ابا کہا کرتے تھے موت سے ڈرتے وہ ہیں جو زندگی کو ہی اپنی آخری آرامگاہ مان لیتے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو زمین پر ابلیس کے اصل روپ میں ہوتے ہیں۔ اور موت سے وہ لوگ نہیں ڈرتے جنہیں اللہ اور اس کی رضا کے علاوہ حقیقت میں کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔

اب سوچ لو تم کن میں ہو؟

اور جہاں تک تمہارے پیچھے پڑنے کا سوال ہے تو میرے چیونٹے۔۔۔ تو نے بہت لوگوں کی زندگی کو بلا وجہ موت کی نیند سلا دیا۔ صرف اپنے عہدے۔ رتبے اور اپنی جاگیر اور جاگیرداری کو بچانے کے لئے۔ اب مکافات

عمل تو ہونا ہی ہے نا۔۔ تو بس خاموشی سے انتظار کر اپنی باری کا" وہ اسے چمکارتے ہوئے بولا۔ وہاج کے ماتھے پر شدید پسینہ آگیا۔

"تم۔۔ تم خود ایک گناہگار۔۔ اللہ کی باتیں کرتے اچھے نہیں لگتے" وہاج اپنی گھبراہٹ پر قابو پا کر اس کا مذاق اڑانے والے لہجے میں بولا۔

"اے ے ے ے ے۔۔۔ زبان کو لگام دے۔۔ شہنشاہ نے کبھی کسی بے گناہ کو نہیں مارا۔ بلکہ ہر قصوروار کا سر کچلا ہے۔ جتنی بھی فرار کی راہیں اختیار کرنی ہیں کر لے۔ مگر یاد رکھنا۔ شہنشاہ تجھے دنیا کے کسی بھی کونے سے ڈھونڈ نکالے گا۔ ابھی بہت سے بے قصوروں کا حساب نکلتا ہے تیری طرف۔۔ بس چند دن آزادی کی سانس لے لے۔۔ پھر تیری گردن سے پکڑوں گا تجھے" غصے سے پھنکارتا شہنشاہ وہاج کو دم سادھنے پر مجبور کر گیا۔

کھٹ سے فون بند ہونے کی آواز آئی۔

وہاج کو لگا کوئی بھیانک خواب ختم ہوا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات میں کھانے سے فارغ ہو کر نائل اور یمامالان میں واک کرنے کے لئے بیرونی حصے کی جانب بڑھے۔

مہک نے بے حد محبت اور ستائشی نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔

"آپ کو نہیں لگتا۔۔جب سے یہ لڑکی آئی ہے۔ ہمارا نائل کچھ بدلا بدلا سا ہے" مہک اپنے سے چند انچ کے فاصلے پر بیٹھے شمس کی جانب دیکھ کر بولیں۔ جو بظاہر ٹی وی دیکھنے میں مگن تھے۔ مگر مہک کی آنکھوں کی زبان پڑھ چکے تھے۔

"کیا مطلب؟" جان بوجھ کر انجان بنے۔

"افوہ۔۔شمس اب اتنے بھی آپ بچے نہیں کہ میرا مطلب نہ سمجھیں۔

بھئی مجھے لگتا ہے کہ نائل کنزہ کو پسند کرنے لگا ہے" مہک نے اب کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

"ارے نہیں۔ وہ تو بس مہمان ہونے کے ناطے اسے کمپنی دے رہا ہے" شمس نے جان بوجھ کر بات کو کوئی اور رنگ دیا۔

"ارے بھئی۔ اگر وہ اسکے آنے سے بدل بھی جائے تو کیا برا ہے۔ میری کب کی خواہش پوری ہو جائے گی۔" مہک شمس کی بات پر بدمزہ ہوئیں۔

"کون سی خواہش؟" وہ پھر سے انجان بنے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ مہک کا ان دونوں کو یوں ساتھ دیکھنا انہیں روایتی ماؤں کی طرح برا نہ لگے۔

"بھئی نائل کی شادی کی۔۔۔ بس میں زندگی میں ہی اسکی سب خوشیاں دیکھنا چاہتی ہوں۔ مرتے ہوئے یہ اطمینان تو ہو نہ کہ میرے نائل کا مجھ سے بھی زیادہ خیال رکھنے والی کوئی موجود ہے" ان کے لہجے سے نائل کے لئے ممتا اور محبت ہی محبت ٹپک رہی تھی۔

"ان شاءاللہ ہم جلد ہی وہ دن دیکھیں گے۔ اللہ کی ذات سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ بہتر سے بہترین کی جانب ہی لے کر جاتا ہے" شمس نے انہیں تسلی دلائی۔

"ان شاءاللہ" مہک نے صدق دل سے نائل کی خوشیوں کی دعا کی۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"آنٹی کیا سوچ رہی ہوں گی میرے بارے میں؟" نائل نے جس لمحے اسے کھانے کی میز سے اٹھ کر باہر واک پر چلنے کی پیشکش کی۔ اور پھر جس طرح مہک نے اسے دیکھا۔

یماما کو بہت شرمندگی سی ہوئی۔

"کچھ نہیں سوچتیں یار۔۔ بلکہ ممی بہت خوش ہو رہی ہوں گی" نائل نے اسے شرمندگی سے نکالا۔

"وہ کیوں؟ خوش کس بات پر؟" وہ حیران ہوئی۔

"اسی لئے کہ ممی بہت عرصے سے پیچھے لگی تھیں کہ کوئی اچھی لڑکی دیکھ کر شادی کر لو۔ مگر اس دل کا کیا کرتا جہاں ہر لمحہ تم بسی تھیں۔ اور تو اور میں جانتا بھی تھا کہ تم زندہ ہو۔ مگر تمہارے بہتر مستقبل اور خود کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے تک میں تمہاری ذمہ دار نہیں لے سکتا تھا۔

اسی لئے اب جب مجھے محسوس ہوا کہ تم وہ سب بن گئی ہو۔ جس کی کبھی تمہیں خواہش تھی۔ اور میں تمہاری ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہو چکا ہوں تو میں نے تمہیں اپنے پاس بلا لیا۔" نائل نے اسے مفصل جواب دیا۔

"اسی لئے تم پریشان نہ ہوں۔ ممی نے بہت خوش ہو کر اس لمحے تمہیں دیکھا تھا۔ اور میں جان بوجھ کر یہ سب اسی لئے کر رہا ہوں تا کہ ممی کا تمہارے حوالے سے رویہ جان سکوں۔ تا کہ جب انہیں بتاؤں کا جس لڑکی کو آپ یہ سوچ رہی ہیں کہ میں نے اب پسند کیا ہے۔ وہ اصل میں برسوں سے میرے نام ہو چکی ہے" نرم گھاس پر واک کرتے اور پورے چاند کی روشنی میں اسے یوں ہی محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس پر مسلسل رحمتوں اور عنایتوں کی برسات کر رہا ہو۔

"اور اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ممی تمہیں میری منکوحہ کی حیثیت سے آرام سے قبول کر لیں گی" نائل نے ایک نظر ساتھ چلتے وجود پر ڈالی جو نائل کی باتوں پر بلش کر رہی تھی۔

"بس یہ سرتاج اور وہاج والا کیس ختم ہو جائے پھر ممی کو سب حقیقت بتانی ہے" نائل اب سامنے دیکھتے چل رہا تھا۔

"آپ جانتے ہیں نا کہ مجھے ان لوگوں کے خلاف لڑ کر انہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے دیکھنے کی شدید خواہش تھی۔ مگر آپ نے اغوار کروا کر مارنے والا کام کر کے مجھے بالکل ہی مفلوح کر دیا ہے" نائل کے وہی موضوع چھیڑنے پر وہ بھی اپنی دل کی بات کہنے سے رہ نہ سکی۔

"میری جان تمہارا جتنا کام تھا اس کہانی میں تم نے کیا۔ ان کے گرد گھیرا اتنا تنگ ہو چکا ہے کہ وہ بچ کر نکل ہی نہیں سکتے۔ اور دوسری بات۔ انہیں سزا دلوانے سے کہیں زیادہ میرے لئے یہ ضروری تھا کہ میں تمہاری حفاظت کرتا۔ تم سے بڑھ کر مجھے کسی سے کوئی بدلہ لینا نہیں تھا۔

تمہاری یہ جیت کم نہیں کہ سرتاج کو تم نے اندر کروایا۔ اب رہ گئے ان کے خاندان کے باقی لوگ۔ تو وہ بھی جلد اندر ہوں گے۔" نائل کے محبت بھرے لہجے نے اس کے شکوے مٹا دیئے۔

"یماما تم میرے لئے سب کچھ ہو۔ یہ سب جو میں آج ہوں۔ صرف اس وجہ سے اور یہ عزم لے کر کہ مجھے اپنی یماما کو ایک ادھوری اور بزدل زندگی نہیں دینی۔ مجھے نہ صرف اسے مضبوط بنانا ہے بلکہ اس کے لئے ایک مضبوط قلعہ بنانا ہے۔ کہ کوئی وہاج اور سرتاج تمہیں میلی آنکھ سے دیکھ نہ سکیں۔" نائل یکدم رک کر یماما کی جانب مڑا۔

جو اسکے چہرے کی جانب دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکی۔

جانتی تھی۔ محبتوں کا جہان لئے وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ ابھی تو نائل کے ہونے کو ہی پوری طرح محسوس نہیں کر پائی تھی۔

اس کی محبتوں کی شدتوں کو خود میں سمونے کی ہمت کہاں سے لاتی۔

"ماضی کے وہ اوراق آپ کب پلٹیں گے جن میں میرے زندہ ہونے کو آپ جانتے تھے؟" یماما کی بے صبری بے جانہ تھی۔

"وہ داستان یوں کھڑے کھڑے سنانے لگا۔ تو آج رات ہم یہیں کھڑے رہیں گے۔ میری بھولی سی ممی کہیں یہ نہ سمجھیں کہ میں تمہاری محبت میں اتنا گوڈے گوڈے ڈوب چکا ہوں کہ اب ساری رات لان میں کھڑے ہو کر تمہارے لئے چلے کاٹ رہا ہوں" نائل کے یوں پہلو تہی کرنے پر یماما نے ناراض نظروں سے اسے دیکھا۔

"اچھا بابا خفا مت ہو۔ کل ممی کسی سیمینار کے سلسلے میں شہر سے باہر جا رہی ہیں اور پرسوں واپس آئیں گی۔ کل کی ساری رات تمہارے نام" نائل نے اس قدر بے ساختگی سے کہا کہ یماما کے گال لال ہو گئے۔

"کیا فضول بات ہے" یماما نے تیز نظروں سے اسے دیکھا۔ اور پھر سے قدم واک کرنے کے لئے بڑھا دیئے تھے۔ مطلب واضح تھا کہ وہ اس کی بات کا اثر زائل کرنا چاہتی ہے۔

"بھئ میں نے تو نہایت معقول بات کی ہے اب تم اسے کسی فضول ٹریک کی جانب لے جاؤ تو میرا کیا قصور۔ میرا مطلب تھا۔ کہ ساری رات باتیں کریں گے۔ اور میں تمہیں ماضی کی وہ سب حقیقتیں بتاؤں گا۔ جن سے تم ناواقف ہو۔

میں جانتا ہوں تم اتنی جلیبی کی طرح سیدھی نہیں کہ تمہارے ملتے ہی میں اپنی زندگی کو رومانٹک مووی بنا ڈالوں۔ تم نکاح کے ہونے کے بعد بھی میری شدتوں کو ایسے ہی اگنور کرتی تھیں۔

جیسے کہ اب گھوریاں ڈال کر کر رہی ہو" نائل کی باتوں پر وہ مسکراہٹ بڑی مشکل سے چھپا سکی۔

"تمہیں عملی رومانس کے ٹریک تک لانے کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑیں گے" نائل کی بے باکیاں شروع ہو چکی تھیں۔

"اچھا پھر کل بات کریں گے" یماما نے وہاں سے بھاگنے کے لئے پر تولے۔

"سلسلہ یہیں سے شروع کریں گے نا؟" نائل نے بڑی معصومیت سے جاتی ہوئی یماما کو پکار کر کہا۔

"بے حد معصومانہ سوال ہے۔ مگر اس کا جواب بے حد جابرانہ ہے۔ اور وہ یہ کہ۔۔۔" نہیں"۔۔" یماما نے مڑ کر مسکراتے ہوئے اسے صاف جواب دیتے ہوئے اسکی کیفیت کا حظ اٹھایا۔

"خیر اب تو یہیں ہو۔ دیکھتا ہوں کب تک ہاتھ نہیں آتیں" نائل نے بڑے انداز سے گردن ہلائی۔ یماما مسکراہٹ اچھالتی اندر کی جانب بڑھ گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وقار نے جس شخص کو سمیع کے پیچھے لگا رکھا تھا۔ وہ چند دن سے بڑی خاموشی سے اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنی گاڑی کو اس انداز میں اسکے گھر کے سامنے روک کر کھڑا تھا کہ آنے جانے والے نوٹ نہ کر سکیں۔

ویسے بھی اب اوبر اور کریم کی گاڑیوں کو جگہ جگہ کھڑے دیکھنے کی وجہ سے لوگوں کو اس قدر عادت ہو چکی ہے کہ اسکی گاڑی کو وہاں کھڑے دیکھ کر کسی نے نوٹس نہیں لیا۔

سمیع جو کچھ دیر پہلے ہی اندر گیا تھا۔ اب باہر نکل کر اپنی گاڑی میں کہیں جانا کا ارادہ رکھے ہوئے تھا۔

اس سے پہلے کے شرافت اپنی گاڑی سٹارٹ کر کے اس کے پیچھے لگاتا۔ اس کی جانب والی کھڑکی بجی۔

اس نے کوفت زدہ انداز میں گردن گھما کر دیکھا تو ایک خوش شکل نوجوان وہاں موجود تھا۔

اس نے بیزاری سے شیشہ نیچے کیا۔

"کیا ہے؟"

"ارے بھائی۔۔ اتنے غصے میں کیوں ہو۔ میں نے پوچھنا تھا کہ یہ ٹیکسی ہے یا ویسے ہی کھڑے ہو؟" اس اجنبی نوجوان کے سوال پر اس نے تیوری چڑھائی۔

"تجھے کیا تکلیف ہے۔۔ ٹیکسی ہو یا کچھ اور؟" وہ سمیع کو فالو نہ کرنے کا غصہ اس پر نکال رہا تھا۔

"ارے بھائی۔۔ میں تو اسی لئے پوچھ رہا تھا۔ کہ اگر ٹیکسی ہی ہے۔ تو مہربانی کر کے ذرا مین روڈ تک چھوڑ دو۔ وہ میرا بائیک کھڑا ہے کچھ خرابی ہے۔ مین روڈ سے کسی میکنک کو بلاؤں گا تا کہ وہ ٹھیک کر دے۔ اور تم جانتے ہو کہ مین روڈ یہاں سے کافی دور ہے۔ کافی دیر سے بائیک گھسیٹ کر لا رہا ہوں اب ہمت نہیں۔ وہ سامنے والے گھر کے چوکیدار کو بائیک کی رکھوالی کے لئے کہا ہے۔ تب تک وہ دھیان کرے گا۔ پلیز دیکھو کسی ضرورت مند۔۔۔"

"اچھا۔۔ اچھا۔۔ بکواس کم کرو۔۔ آؤ بیٹھو" اس سے پہلے کے وہ ترلے واسطوں پر آتا شرافت کو مجبوراً اسے گاڑی میں بٹھانا پڑا۔

وہ نوجوان شکریہ کہہ کر جلدی سے بیٹھ گیا۔

نجانے اب سمیع کہاں ہو گا۔

شرافت اپنی ہی سوچ پر جھنجھلایا۔

"بھائی۔ کہاں رہتے ہو؟" نوجوان نے پھر سے بے تکلف ہونا چاہا۔

"اپنے کام سے کام رکھو" شرافت پھر سے تلخی سے بولا۔

"ارے یار۔۔ تم کون سا لڑکی ہو جو بتاتے ہوئے غصے کھا رہے ہو" اس لڑکے نے شرافت کی بات کو مذاق میں اڑایا۔

شرافت نے ایک کڑی نگاہ اس پر ڈالی۔

مین روڈ آنے ہی والی تھی جب اس لڑکے نے کوئی شیشی اپنی جیب سے نکال کر اسپرے کیا۔

"یہ کیا کررہے ہو؟" شرافت نے مشکوک نظروں سے اسے اس شیشي سے اسپرے کرتے دیکھ کر کہا۔

"یار عجیب سی بدبو آرہی تھی تمہاری گاڑی میں۔ یہ میرا پرفیوم ہے۔ سوچا اسپرے کروں" اس نوجوان کی پوری بات بھی وہ سن نہیں سکا تھا کہ آہستہ آہستہ اس کا دماغ بند ہونے لگا۔

نائل نے بہت احتیاط سے اسٹیرنگ کو تھام کر گاڑی کو ایک جانب لے جاکر روکا۔

ایک ہاتھ سے اسٹئیرنگ تھام رکھا تھا اور ایک ہاتھ سے شرافت کو۔

گاڑی روکتے ہی اسکی سیٹ پیچھے گرا کر۔

اسے پچھلی والی سیٹ کی جانب دھکیلا۔ اور محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی سمیع کو کال ملائی۔

"ہیلو۔۔ہاں میں نے قابو کرلیا ہے۔ تم بھی اڈے پر پہنچو اور میں اسے بھی وہیں پہنچارہا ہوں۔" نائل نے گاڑی سٹارٹ کرتے۔ سمیع کو ہدایات دیں۔

"ہاں یار مجھے پورا یقین ہے یہ وقار کا ہی بندہ ہے۔ فکر مت کرو۔ اس کا موبائل اب میری تحویل میں ہے۔ جتنی دیر اسے سے بات کررہا تھا۔ اس کا لہجہ ریکارڈ کرلیا ہے۔ اب اسی لہجے میں بات کرکے وقار کو پاگل کروں گا" بڑے مزے سے اپنی کاروائی بتا کر ہنسا۔

"باس آپ تو پھر آپ ہیں" فون کے دوسری جانب موجود سمیع نے اسے سراہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شکریہ شکریہ۔ اچھی طرح اسکی سیوا کرنا" کن اکھیوں سے پیچھے دیکھا۔ جہاں شرافت بے ہوش تھا۔ اور دو گھنٹوں سے پہلے وہ ہوش میں آنے والا بھی نہیں تھا۔

اگلے دن شام میں مہک کی فلائیٹ تھی۔

"تم پریشان مت ہونا۔۔ ان شاءاللہ میں کل شام میں آجاؤں گی۔ بہت اہم میٹنگ نہ ہوتی تو تمہارے لیے رہنے کی وجہ سے میں کینسل کر دیتی" مہک جانے کے لئے تیار کھڑی تھیں۔

یماما سے ملتے ہوئے محبت سے کہنے لگیں۔

"ممی میں اور بابا کافی شریف مردوں میں شمار ہوتے ہیں" نائل ماں کی بات سن کر خود کو کوئی شگوفہ چھوڑنے سے روک نہ سکا۔

"جی جی بالکل۔۔ تمہیں تو واپس آکر بتاؤں گی" انہوں نے جس معنی خیزی سے پہلے نائل اور پھر یماما کو دیکھا وہ یماما کو کافی کنفیوزڈ کر گیا۔

"ہہمم۔۔ چلیں بیگم اب" شمس نے شرارتی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے گلا کھنکھار کر کہا۔

"آپ کو پانی تو نہیں چاہیئے" نائل نے شمس کو گھوری ڈالتے ہوئے کہا۔

"نہیں بیٹا جی۔۔ تمہیں جلد ہی اس کی کافی ضرورت محسوس ہو گی لہذا ابھی خاطر جمع رکھو" شمس بھی ذو معنی انداز اپناتے ہوئے بولے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ آپ دونوں کیا کورڈ ورڈز میں باتیں کر رہے ہیں" مہک نے مشکوک نظروں سے دونوں کو دیکھا۔

ان دونوں نے جب مہک سے کوئی بات چھپانی ہوتی یوں ہی ذو معنی جملوں کا تبادلہ کرتے۔ اب تو مہک کو کافی حد تک ان کی حرکتوں کی سمجھ آجاتی تھی۔

"ارے کچھ نہیں تم چلو" انہوں نے فورا بات بدلی۔ اور مہک کو لئے گاڑی کی جانب بڑھے۔

نائل گھر پر ہی رکا جبکہ شمس مہک کو ائیر پورٹ ڈراپ کرنے جا رہے تھے۔

"آپ دونوں ایک دم مجھے آنٹی کے سامنے شرمندہ کر دیتے ہیں" ان کے جاتے ہی یماما نے نائل کو سرزنش کی۔

"تم کیوں شرمندہ ہوتی ہو۔۔ محبت اور شادی کون سا جرم ہے" نائل نے اسکی بات کو ہوا میں اڑایا۔

یماما ایک خفگی بھری نظر اس پر ڈالتی اندر کی جانب بڑھ گئ۔

رات میں کھانا کھا کر نائل نے اس سے کافی کی فرمائش کی۔

"کافی لے کر میرے روم میں آجانا" ڈائننگ ٹیبل سے اسے اٹھتا دیکھ کر نائل نے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یماما کو یوں بے دھڑک شمس کے سامنے اس کا یوں کہنا شرمسار کر گیا۔

کچا چبانے والی نظر اس پر ڈال کر وہ کچن میں چلی گئ۔

جبکہ شمس شرارتی نظروں سے نائل کی جانب دیکھ رہے تھے۔

نائل انکی نظروں سے بخوبی واپس تھا۔

کچن میں جاتی یماما سے نظر موڑ کر اب شمس کی شرارتی مسکراہٹ کو دیکھا۔

تو اسکے اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔'

"آپ کیوں مجھے اتنی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ میری شکل ہر گز ممی سے نہیں ملتی کہ آپ یوں محبت لٹاتی نظروں سے مجھے دیکھ کر ممی کو یاد کریں" وہ بھی نائل تھا کہاں کسی کے ہاتھ آتا تھا۔

"بڑے فاسٹ چل رہے ہو۔ میری اطلاع کے مطابق۔۔ ہم نے ابھی یماما کی رخصتی نہیں کی۔۔ جو یہ فرمائشی پروگرام چل پڑے ہیں" انہوں نے جیسے اس کی توجہ اصل بات کی جانب دلائی۔

"میں اس سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔ آپ پتہ نہیں کہاں کی باتیں کر رہے ہیں۔۔ اور جس قدر وہ جنگجو ہے۔۔ اگر میں کوئی رومانٹک بات کرنا بھی چاہوں۔ تو وہ مجھے گھوریاں ڈال ڈال کر ایسے رومانٹک باتیں بھلاتی ہے جیسے کوئی سبق یاد کرنے پر بچہ اپنے کھڑوس استاد کو سناتے وقت سب بھول جائے۔ بس استاد کی گھوریاں یاد رہتی ہیں" وہ بے چارگی سے اپنے حالات شمس سے شئیر کر رہا تھا۔

جس پر وہ کھل کر ہنسے۔

"آپ ہنس رہے ہیں۔ یہ نہیں ہوا کہ بیٹے کو کوئی گر سکھائیں کہ کیسے بدکی ہوئی بیوی کو قابو کرنا ہے" وہ شمس کو ہنستے دیکھ کر افسوس سے سر ہلا کر بولا۔

"حد ادب۔۔۔ وہ بہو ہے میری۔۔ خبردار جو اسے کسی جانور سے ملایا۔۔ لڑکی ہے یا گھوڑی۔۔ ایسی فضول تشبیہات دو گے تو اگلے سو سال تک وہ تمہارے ایسے بھونڈے رومانس سے امپریس نہیں ہو گی۔" اس کے بدکی ہوئی کہنے پر شمس نے اس کی ٹھیک ٹھاک کلاس لی۔

"توبہ کریں سوسال۔۔

کون جیتا ہے تیرے زلف کے سحر ہونے تک۔۔

آپ نے تو اس شعر والی بات کر دی۔" نائل بدمزہ ہوا۔

"تو انسانوں کی طرح رومانس کرو" شمس نے اسے پتے کی بات بتائی۔

"میں انسانوں کی طرح کروں یا جانوروں کی طرح مسئلہ یہ ہے کہ وہ ہرگز امپریس نہیں ہوتی" نائل نے ایک اور مسئلہ رکھا۔

"اب اتنے بڑے گھوڑے ہو کر بھی یہ سب میں تمہیں بتاؤں تو تف ہے تمہاری جوانی پر" شمس اس کے دکھڑوں سے متاثر نہیں ہو رہے تھے۔

کھانا ختم کرتے ہی انہوں نے نیپکن سے منہ صاف کیا۔

اور اپنے سامنے بیٹھے اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھا۔ بلیو فل سلیوز کی شرٹ اور آرام دہ ٹراؤزر پہنے۔ آنکھوں میں خوبصورت سی چمک لئے۔ ہلکی سی بڑھی ہوئی شیو کے ساتھ اسکے تیکھے نقوش کسی بھی لڑکی کا دل پگھلا دینے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

"اب مجھے گھوڑا کون کہہ رہا ہے" اس نے خشمگیں نظروں سے شمس کو دیکھا۔

"گھوڑی کے ساتھ گھوڑا ہی جچتا ہے۔ کھوتا نہیں" شمس اس کا مزید دل جلا کر کرسی گھسیٹ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گڈ لک" اٹھتے ہوئے اس کا کندھا تھپکا۔ ان کے لہجے میں چھپی محبت نے اسے اندر تک سرشار کیا۔

اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے بھی وہ مڑ کر اسے تھمبس اپ کا اشارہ کر کے گ ئے۔

کچھ دیر بعد یماما کافی کے دو مگ ٹرے میں سجائے کچن سے باہر آئ۔

نائل وہاں موجود نہیں تھا۔ ملازم کھانے کے برتن اٹھا رہا تھا۔

یماما خاموشی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔

سیڑھیاں چڑھ کر نائل کے کمرے کی جانب آئ۔

ایک ہاتھ میں ٹرے تھام کر ہولے سے ناک کیا۔

کم ان کی آواز پر دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔

نائل اپنے فرشی بیڈ پر نیم دراز کوئ کتاب پڑھنے میں مگن تھا۔

"ادھر ہی آجاؤ" یماما کو تذبذب کے عالم میں کھڑے دیکھ کر کہا۔

سیدھا اٹھ کر بیٹھا۔

یماما نے جھک کر ٹرے رکھی اور اس کے مقابل بیٹھ گئ۔

نائل نے کافی کا کپ پکڑ کر پہلا سپ لیا۔

"ہمم۔۔ڈیلیشیس" بے اختیار تعریف کی۔یماما ہولے سے مسکرائی۔

"جس رات میں شہنشاہ کے روپ میں تمہارے فلیٹ میں آیا تھا۔تب بھی تم کافی بنا رہی تھیں۔بہت دل کیا تھا تمہارے ہاتھ کی بنی کافی پینے کو۔مگر تمہارے تیور کہتے تھے کہ یہ کافی پلانے کی بجائے گرم گرم کافی تم پر انڈیل دے گی" نائل مزے سے اس رات کی حکایت شئیر کر رہا تھا۔

"اس رات وہ لائٹ آپ نے بند کی تھی۔؟" یماما نے بھی سوال کیا۔

"ہاں نا۔۔" نائل نے بھی مزے سے اعتراف کیا۔

"اور اس رات میرا دل کیا تھا دھاڑیں مار مار کر رونے کا۔۔کہ مجھ پر دل آیا بھی تو ایک غنڈے اور دہشتگرد کا" یماما کی بات پر وہ بے اختیار قہقہہ لگا اٹھا۔

"تمہاری یہ صاف گوئی ہی مجھے ہمیشہ سے پسند ہے۔جو بھی ہے دل میں نہیں رکھنا۔منہ پر کہہ دینا ہے۔" نائل نے کھل کر اسکی تعریف کی۔

اسکی نرم گرم نگاہوں کو وہ خود پر محسوس کر رہی تھی۔

نظریں اپنے کپ پر ہی مرکوز رکھیں۔

"اب سلسلہ وہیں سے جوڑوں یا پھر۔۔۔۔۔" نائل کی شرارت بھری آواز پر یماما نے خفگی بھری نگاہ اس پر ڈالی

"جی نہیں۔۔شرافت سے مجھے وہ سب بتائیں" یماما نے کڑے تیوروں سے اسکی جانب دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جو کپ ٹرے میں رکھے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں آپس میں الجھائے۔ہونٹوں پر رکھے شوخ نگاہیں اسکے کترائے ہوئے چہرے پر ٹکائے اسے دیکھنے میں محو تھا۔

"اگر اب آپ ایسے کریں گے تو میں چلی جاؤں گی۔"اس نے گویا اسے دھمکی دینی چاہی۔

"اوکے میڈم"نائل نے سرد آہ بھری۔

اور ماضی کے اوراق پلٹنے شروع کئے۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

ماضی

ان دنوں نواز نائل کو اپنے ساتھ شہر لے جا چکے تھے۔ملکوں کی جانب سے مسلسل محمد بخش کو دھمکیاں مل رہی تھیں کہ اگر بیٹے کو نہ روکا تو اس کے پورے خاندان کو برباد کر دیں گے۔

دو دن سے مسلسل اسے گھر سے فون آ رہے تھے۔نائل کو لئے وہ کچھ دنوں کے لئے گھر آیا۔

گھر آیا تو معلوم ہوا ایک قیامت آ کر گزری ہے۔محمد بخش کی بیٹی کو ملکوں نے اٹھوا لیا تھا۔اور غم یہ تھا کہ کوئی پوچھنے والا بھی نہ تھا۔

گھر پہنچے تو ماتم کی صورتحال تھی۔

"تجھے دو دن سے فون کر رہے تھے۔کہ وہ ہمارے گرد گھیرا تنگ کر رہا ہے۔کچھ کر۔۔"نواز سر جھکائے باپ کے قریب بیٹھا تھا۔سب بڑے اور بچے اس وقت غم زدہ سے وہاں بیٹھے تھے۔

"یہ کون سی اندھیر نگری ہے جہاں یہ سب ہوتا ہے میں خود ملکوں کی طرف جاؤں گا۔چلیں آپ میرے ساتھ "باپ کے جھکے کندھے دیکھ کر اس کے دل پر چھریاں چل رہی تھیں۔

"ابھی تو ہماری بیٹی کو صرف اغوا کیا ہے۔اس کا تاوان تیری ڈگری چھوڑنا ہے" محمد بخش اپنے کندھے پر پڑے رومال کو منہ پر رکھ کر پھپھک کر رو پڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ چلیں میرے ساتھ۔۔بہن کی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے" وہ باپ کو اٹھاتے ہوئے حویلی کی جانب چل پڑا۔

کچھ دیر بعد ہی وہ ملکوں کے سامنے موجود تھا۔

باپ فقیروں کی طرح انکے پیروں میں بیٹا تھا۔نواز کا دل کٹ گیا۔وہ کھڑا ہی رہا۔

"میں اپنی ڈگری چھوڑنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ میری بہن کو چھوڑ دو" نظریں نیچی کئے اس نے بڑی مشکل سے یہ الفاظ ادا کئے۔

وہاج سامنے کرسی پر بڑے طمطراق سے .بیٹھا مونچھوں کو تاؤ دے رہا تھا۔

ٹانگ پر ٹانگ رکھے غصے سے اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا جہاں غلاموں والے کوئی آثار نہیں تھے۔نہ بے بسی جھلک رہی تھی اور نہ ہی انکے جاہ وجلال سے خوف کھاتی پرچھائیاں تھیں۔

"پہلے گڑگڑا ہمارے سامنے" وہاج کی آنکھوں سے اس لمحے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نواز نے نظر اٹھا کر ایک نظر اسے دیکھا۔

بہن ان کی تحویل میں نہ ہوتی تو منہ توڑ کر رکھ دیتا ایسے فرعون کا۔

"ہاتھ جوڑ" اب کی بار سرتاج دھاڑا۔

اس نے ایک سپاٹ نظر ان دونوں بھائیوں پر ڈالی۔

میکانکی انداز میں ہاتھ جوڑے

"میری بہن کو چھوڑ دو" بے تاثر لہجے میں اپنا مدعا پھر سے بیان کیا۔

اسکے عمل پر دونوں کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری۔

"جاؤ لے کر آؤ اس کی بہن کو۔۔اور یاد رکھ یہ صرف ٹریلر تھا۔ہماری بات سے منحرف ہونے پر۔۔اگر ہمیں معلوم ہوا کہ تو اپنی ضد پر ڈٹا ہے تب تیری بہن کیا۔خاندان کی عزت کی گارنٹی ہم نہیں دیں گے۔۔تیرے باپ نے ہمارے یہاں بہت کام کیا ہے صرف اسی کی لاج رکھی

ورنہ تیری اوقات نہیں تھی کہ ہم تیری بہن کو ویسے ہی واپس کرتے جیسے اٹھوایا تھا" سفاک لہجے میں کہے جانے والی باتوں نے نواز کے فشار خون کو بڑھا دیا۔

دل تو کیا اپنی بہن کے بارے میں بولے جانے والے ان نازیبا الفاظ پر سامنے موجود شخص کا خون کر دے۔مگر ابھی جوش سے کام لینے کا وقت نہیں تھا۔

زیبا کے خیر و عافیت سے واپس آتے ہی سب نے سکھ کا سانس لیا۔

سب کا ارادہ یہی تھا کہ جلد از جلد اسکی شادی کروادی جائے۔

سب پر سکون تھے سوائے نواز کے اس کا برسوں کا خواب ادھورا رہ گیا تھا۔

وہ بے حد خاموش رہنے لگا۔

کافی دنوں سے وہ شہر بھی نہیں جا رہا تھا۔نائل کو اس نے واپس بھیج دیا تھا۔مگر خود وہ ابھی گاؤں میں ہی تھا۔

انہی دنوں ایک بہتر رشتہ دیکھ کر محمد بخش نے زیبا کی شادی جلد از جلد کرنے کا سوچا۔

شام میں ہی لڑکے والے رشتہ پکا کرکے گ ےئ تھے۔ پورے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئ تھی۔

رات میں نواز زیبا کے پاس آیا۔ اسے مبارکباد دینے اور پوچھنے کے اسے کس کس چیز کی ضرورت ہے تاکہ اسکے جہیز میں ہر وہ چیز ہو جس کی وہ خواہش رکھے ہوئے ہے۔ اسکی بہن نے اسکے ناکردہ گناہ کی سزا کاٹی تھی۔

وہ اسے اب اور بھی عزیز ہو گئ تھی۔

"خوش ہے میری بہن" زیبا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اسکے قریب ہی مسہری پر بیٹھ گیا۔

زیبا نے سر جھکا دیا۔ نواز کو محسوس ہوا وہ کچھ غمگین سی ہے۔

"کیا بات ہے۔ تم خوش نہیں اس رشتے پر؟" نواز نے آخر پوچھا۔

"نہیں بھا ایسی بات نہیں۔۔ آپ۔۔۔ آپ نے صرف میری وجہ سے وکالت چھوڑ دی ہے نا۔" وہ بھرائے لہجے میں بولی۔ نواز خاموش ہی رہا۔

"بھا۔۔ آپ۔۔۔ آپ اپنے خواب پورے کریں۔ میری فکر چھوڑ دیں۔ مجھ جیسی کمزور لڑکیوں کو کسی کی بہن نہیں ہونا چاہیئے۔ بھائیوں کو اپنے خواب تاوان کی صورت بھرنے پڑتے ہین" وہ بلک بلک کر رو پڑی۔

نواز نے خود پر ضبط کرتے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"ارے پاگل ایسے نہیں کہتے۔۔ بس اللہ تمہیں خوش رکھے۔" وہ ضبط کی انتہا پر تھا۔ بڑی مشکل سے آنسوؤں پر بندھ باندھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھا۔۔ آپ یماما کو میری جیسی بزدل بیٹی اور بہن مت بننے دینا۔ایسی مضبوط بنانا کہ وہ اپنے دشمنوں کا خود منہ توڑے۔اس کا باپ اور بھائی اس کے عورت ہونے کے سبب خود کو کمزور تصور نہ کریں۔ آپ مجھ سے وعدہ کریں۔ آپ یماما کو بے حد مضبوط عورت بنائیں گے۔"وہ روتے ہوئے بھائی سے وعدہ لے رہی تھی۔نواز نے سر اثبات میں ہلا کر نہ صرف وعدہ لیا بلکہ دل ہی دل میں چند فیصلے بھی کئے۔

اگلے دن ہی وہ شہر میں موجود تھا۔

این جی او کی بلڈنگ میں داخل ہونے سے پہلے ایک گہرا سانس لے کر سوچا کہ کیا میں ٹھیک کر رہا ہوں۔ دل نے ہاں میں ہاں ملائی۔

اگلا قدم این جی او کی بلڈنگ کے اندر رکھا۔

"میم انیلہ سے مل سکتا ہوں؟"ریسپشن پر بیٹھی عورت سے وہ مخاطب ہوا۔

"جی مگر کس سلسلے میں؟"اس لڑکی نے اپنے پیشے کا تقاضا نبھایا۔

"ایک کیس کے سلسلے میں۔ میرے پاس اپائنٹمنٹ تو نہیں ہے۔ مگر مجھے ضروری ان سے ملنا ہے"وہ ملتجیانہ انداز اپنائے ہوئے تھے۔

"آپ کچھ دیر ادھر ویٹ کریں میں میم کو بتاتی ہوں"نواز کو بغور دیکھتے اس نے سامنے موجود صوفوں کی جانب اشارہ کیا۔اور ساتھ ہی فون کا ریسیور اٹھالیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کا نام سر؟" دوسری جانب اطلاع پہنچاتے اس نے یکدم نواز کو مخاطب کیا۔

"نواز۔۔نواز نام ہے" نواز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میم نواز نام کا کوئی شخص ہے وہ کسی کیس کے سلسلے میں آیا ہے" سر ہلاتے وہ دوسری جانب کی بات سننے لگی۔

"سر آپ جاسکتے ہیں۔یہ دائیں ہاتھ پر بنے کاریڈور کے سرے پر میم کا آفس ہے" اس لڑکی نے پیشہ ورانہ انداز میں ریسیور رکھتے ہوئے نواز کو مخاطب کیا۔

وہ شکریہ کہہ کر اسکے بتائے راستے کی جانب چل پڑا۔

چند ہی منٹ کے بعد وہ انیلہ کے سامنے تھا۔

"آئیے پلیز بیٹھیے" وہ عورت چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسے اپنے آفس کے دروازے پر کھڑے دیکھ کر بولی۔

وہ شکریہ کہہ کر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"جی نواز میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟" اسکے پوچھتے ہی نواز وہاج اور سر تاج کی ہر بات سے اسے آگاہ کرتا گیا۔

"میں اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافی تو برداشت کر سکتا ہوں۔مگر یہ ناانصافی صرف میرے ساتھ نہیں میری آنے والی نسلوں کے ساتھ ہے۔اور جب میں مروؤں گا تو کیا منہ لے کر مروں گا کہ میں نے صرف اپنی بقا کی کوششیں کیں۔میں نے اپنی نسلوں کا کچھ نہیں سوچا۔

میں فی الوقت وکالت چھوڑ چکا ہوں۔ مگر میں ان درندوں کو یونہی نہیں چھوڑ سکتا۔ جانور سے لوگ پھر بھی محفوظ رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی بھوک مٹتے ہی شکار نہیں کھیلتا۔ مگر یہ وہ درندے ہیں جن کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوتی۔

میں وکالت جاری رکھ کر انہیں بہت سے کیسز میں ملوث کر سکتا ہوں۔ مگر وہ مجھے یہ سب کرنے نہیں دیں گے۔ آج میری بہن کو اٹھوایا تھا کل کو میری نسل پر بھی ہاتھ ڈال سکتے ہیں۔

میں انکے اس انداز میں ہاتھ توڑنا چاہتا ہوں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے" نواز نے ایک ایک حقیقت سے پردہ اٹھایا۔

انیلہ دم سادھے اسکی ہر بات سن رہی تھی۔

"میں آپ کے حوصلے کی داد دیتی ہون۔ اور یقین کریں۔ ہم ایسے لوگ کی جی جان سے مدد کرتے ہیں جو یہاں کے فرسودہ نظام کو مٹانے میں ہمارا مدد کرنے کو تیار ہو۔" وہ ستائشی انداز میں بولی۔

"میں اور میری این جی او ہر ممکن کوشش کرنے گی کہ جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہو" انیلہ نے اسے بے حد تسلی بخش جواب دیا۔

نواز ہولے سے مسکرایا۔

"بس ہمیں چند گواہوں کی ضرورت ہو گی۔ اور پھر ہم ان پر گھیرا تنگ کریں گے۔ اب ثبوت آپ نے مہیا کرنے ہین" وہ اس سے اگلا لائحہ عمل طے کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نواز کافی حد تک مطمئن ہوا۔

وہ جان گیا کہ کسی تگڑی سفارش کے بنا وہ وہاج اور سرتاج کو وہ پکڑ نہیں سکتا۔

جس لمحے وہ وہاں سے اٹھا۔

اسے کافی حد تک یقین ہو چکا تھا کہ اسے انصاف ضرور ملے گا۔

فون کی گھنٹی پر وہ یکدم چونکا۔

چند ہی لمحوں میں ملازم فون کا سیٹ پکڑے اسکے سامنے حاضر تھا۔

کھانا کھا کر ابھی وہ فارغ ہی ہوا تھا۔ اخبار پکڑے دن بھر کی خبروں پر نظریں دوڑا رہا تھا۔

"کس کا فون ہے؟" فون تھامنے سے پہلے اس نے سوالیہ نظروں سے پاس کھڑے ملازم سے پوچھا۔

"سرکار۔ رشید کا فون ہے" اس نے عجلت میں فون کا ریسیور تھاما۔

"ہیلو۔۔ ہاں رشید"

"سرکار! یہ بندہ ہارنے والوں میں سے نہیں۔ ابھی ہیک مشہور این جی او کے دفتر سے باہر آیا ہے۔ چہرہ روشن ہے۔ لگتا ہے ہمارے خلاف کوئی کاروائی کروانے والا ہے" رشید وہ بندہ تھا جسے وہاج نے نواز کے پیچھے لگایا تھا۔

نجانے کیوں اس کے انداز دیکھ کر وہاج کو شک گزرا تھا کہ نواز سکون سے بیٹھنے والا نہیں۔

اسی لئے اپنا ایک خاص بندہ اس نے نواز کے پیچھے لگا رکھا تھا۔

"ہمم۔مجھے امید تھی۔کہ یہ نچلا نہیں بیٹھے گا۔کوئی نہ کوئی گل کھلائے گا" مونچھوں کو تاؤ دیتے وہ سامنے یوں دیکھ رہا تھا جیسے نواز موجود ہو۔آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔

"جی صاحب مجھے بھی یہی لگتا ہے۔کیونکہ اب اس کا رخ اپنے ایک ایڈوکیٹ دوست کی جانب ہے" رشید مسلسل اسکی نگرانی کر رہا تھا۔

"واہ بھئی۔۔۔ابھی یہ جانتا نہیں کہ کن پر ہاتھ ڈالنے لگا ہے۔اس کا سارا خاندان نیست ونابود نہ کر دیا تو میرا نام بھی وہاج نہیں" وہ مزید پھنکار کر بولا۔

کھٹاک سے فون رکھ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات تک نواز گھر واپس آچکا تھا۔دو دن بعد ہی بہن کو مایوں بٹھایا جانا تھا۔واپسی پر آتے ہوئے وہ نائل کو اپنے ساتھ لے آیا تھا۔

نائل کے آتے ہی یماما ادھر ادھر چھپتی پھرتی تھی۔

رات تک اس کی ہمت جواب دے گئی۔تو اپنی دوست شمع کے گھر چلی گئی۔

تین گھر چھوڑ کر شمع کا گھر تھا۔ وہ لوگ بچپن سے ایک دوسرے کو نہ صرف جانتے تھے بلکہ ایک دوسرے کے گھروں میں بے حد آنا جانا تھا۔

وہ اکثر شمع کے گھر رات رہنے آجاتی تھی۔

"آج کیا ہوا تجھے؟" اس کا پھولا چہرہ دیکھ کر وہ کچھ کچھ جان گئ تھی۔

"یہ نائل کو دیکھو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ جب آتے ہیں بس مجھے گھورے ہی جاتے ہیں۔ شدید الجھن ہوتی ہے مجھے" وہ بارہ سال کی تھی۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکی تھی۔

اپنے نکاح کے حوالے سے اتنا جانتی تھی کہ کچھ سالوں بعد نائل کی دلہن بن جائے گی۔

یہ سب باتیں ہی اسے بہت عجیب لگتی تھیں۔ اور اس پر نائل کی نظریں۔ جو ہمہ وقت اس کا گھیراؤ کئے رکھتیں۔

محبت لفظ سے تو وہ آشنا نہیں تھی۔ مگر یہ سب اسے الجھن میں ضرور مبتلا کر دیتا۔

وہ نٹ کھٹ سی تھی۔ گو کہ اپنی عمر کے بچوں کی نسبت زیادہ ذہین اور سمجھدار تھی۔ اسی لئے نائل کے بدلتے تیور اسے کشمکش میں مبتلا کر دیتے۔

"ارے پاگل نائل بھائی کی دلہن جو بنو گی۔ اسی لئے اب وہ تمہیں نہیں دیکھیں گے تو کیا پرائی لڑکیوں کو دیکھیں گے" شمع اس سے دو سال بڑی تھی۔ اور بڑے ہونے کا رعب بھی جھاڑتی تھی۔

اس لمحے بھی جیسے بڑی پتے کی بات کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں تو۔۔ ابھی تھوڑی دلہن بن گئی ہوں۔ جو گھورے جاتے ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے وہ اس سب سے خوش نہیں۔ تبھی تو عجیب ہی طرح دیکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ مجھے اتنے اچھے لگتے تھے۔ مگر جب سے یہ نکاح ہوا ہے نا۔۔ وہ تو بدل ہی گۓ ہیں۔ بس جہاں جاتی ہوں ان کی نظریں پیچھے پیچھے ہوتی ہیں۔" وہ جھنجھلا رہی تھی۔ مگر نہیں جانتی تھی کہ یہ اسکی بے پناہ محبت تھی۔ بڑے ہونے کے ناطے وہ ان سب جذبات سے واقف تھا۔

"بس جب تک وہ یہاں ہیں۔ میں اپنے گھر زیادہ نہیں جاؤں گی" وہ نروٹھے پن سے بولی۔

"ارے پاگل۔۔ پھوپھو کی شادی میں نہیں جاۓ گی کیا" شمع نے جیسے اسکی عقل پر ماتم کیا۔

"جاؤں گی۔ مگر ٹائم کے ٹائم یا جب نائل گھر نہیں ہوں گے" وہ اپنا فیصلہ سنا چکی تھی۔ شمع سر پکڑ کر رہ گئی۔ جانتی تھی جو کہا ہے وہی کرے گی۔

نائل چھوٹے دادا (محمد بخش) کے بھائی کے گھر موجود تھا۔

یہاں سب سے زیادہ اس کی ولید کے ساتھ دوستی تھی۔ بچپن سے بہترین دوست تھا۔ یماما کے بارے میں سب فیلنگز وہ ہمیشہ ولید کے ساتھ شئیر کرتا تھا۔

آج بھی بیگ اٹھاۓ ولید کے گھر موجود تھا۔ ولید اسے رات کے اس پہر بیگ سمیت دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"کدھر کے ارادے ہیں؟" ولید کے کمرے میں وہ دونوں ولید کی چارپائی پر آمنے سامنے موجود تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یار میں آج تیری طرف رک کر کل واپس چلا جاؤں گا۔اور اب شادی والے دن ہی آؤں گا" نظریں نیچے کئے وہ ولید کو اپنا ارادہ بتانے لگا۔

"کیا کیا۔۔پاگل ہے تو۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔کچھ ہوا ہے؟"ولید اس کی رگ رگ سے واقف تھا۔

"یار میں کیا کروں یماما کو دیکھ کر نظریں قابو میں نہیں رہتیں۔اور اب وہ میری نظروں کو خود پر محسوس کر کے غصہ کرتی ہے۔ابھی بھی برکت چاچا کے گھر چلی گئی ہے۔اسی لئے میں نے سوچا ہے کہ ٹائم کے ٹائم شادی میں آؤں گا۔اور بس۔"وہ بے بسی سے بولا۔

"یار وہ ابھی چھوٹی ہے اس رشتے اور تعلق کو نہیں سمجھتی۔نہ تیری محبت سے صحیح سے واقف ہے۔تو یوں خود کو اذیت مت دے"ولید نے اسے سمجھایا۔

"نہیں یار بس اب ارادہ کر لیا ہے کہ جب تک وہ بڑی نہیں ہو جاتی میں اسکے سامنے نہیں آؤں گا۔"وہ ہٹیلے لہجے میں بولا۔

"تیرا کچھ نہیں ہو سکتا"ولید نے نفی میں سر ہلایا۔

"کہتا ہے تو ابھی چلا جاؤں یہاں سے"ولید کے مسلسل اسے دیکھنے پر وہ سر اٹھا کر غصے سے بولا۔

"اب یماما تجھے نظر نہیں آ رہا تو اس کا غصہ مجھ پر تو مت نکال"وہ اسے چھیڑنے والے انداز میں بولا۔نہ چاہتے ہوئے بھی نائل کے چہرے پر مسکراہٹ لہرائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس لمحے اسکا سارا خاندان وہاں جمع ہے" وہاج اپنے خاص ملازموں کو لئے باڑے کی جانب آیا۔

"جی سرکار" وہ کل سات آدمی ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

"ہمم۔۔بس تم میں سے دو خاموشی اور ہوشیاری سے اسکے گھر کے پاس مٹی کے کنستر رکھو۔اور چاہو تو گھر کے چاروں جانب مٹی کا تیل گرا دو۔منظور اسکے گھر کے پچھلے حصے میں جو جگہ خالی ہے وہاں سے اوپر چھت پر چڑھ کر وہاں بھی مٹی کا اچھا خاصا تیل گرا دو۔

رات کے اندھیرے میں یہ سب کام بہت ہوشیاری سے ہونا چاہئیے۔اس وقت سب اپنے اپنے گھروں میں سو رہے ہوں گے۔تم لوگوں نے نہایت ہوشیاری اور تیزی سے یہ سب کرنا ہے۔

اور پھر وہ سب لکڑی جو اسکے گھر کے پیچھے شادی کی دیگیں بنانے کے لئے رکھی ہے اسے مٹی کا تیل اور آگ لگا کر صحن میں پھینک دو۔صبح تک اس کا سارا خاندان بھسم ہو چکا ہو۔مٹی کا تیل گراتے ہی چاروں جانب آگ کے شعلے پھینکو۔۔اب باقی کا کام کیسے کرنا ہے تم سب بہتر جانتے ہو۔اس کے گھر کا ایک فرد بھی زندہ نہ بچے" وہاج کے دل میں انتقام تھا شدید انتقام۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سرکار فکر ہی نہ کریں۔صبح تک ان میں سے کوئی زندہ نہیں بچے گا۔" ان میں نے ایک شیطان۔۔۔شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا۔

"شاباش" وہاج کے ہونٹوں پر بھی شیطانی مسکراہٹ تھی۔

اور پھر صبح تک وہ سارا گھر راکھ کا ڈھیر بن چکا تھا۔

جلنے والوں کی چیخیں گونجیں مگر کوئی انہیں بچانے نہ آسکا۔

برکت نے یماما کو چھپالیا تھا۔وہ جان گیا تھا ایسی آگے گاؤں میں تب ہی بھڑکتی ہے جب کوئی ملکوں کی نافرمانی کرتا ہے۔وہ یہ بھی جان گیا تھا۔ان میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس خاندان کا ایک چراغ رات میں اس کے گھر آیا تھا۔

ملک اسی گمان میں رہے کہ انکے گھر کے تمام لوگ جل کر مر چکے ہیں۔

یماما بھی اس بات سے واقف نہیں تھی کے جس وقت وہ شمع کے گھر گئی۔کچھ دیر بعد نائل بھی وہاں سے چلا گیا تھا۔

وہ یہی سمجھی تھی۔کہ باقی سب کی طرح نائل بھی شاید مر چکا ہے۔

وہ غم سے نڈھال تھی۔اور پھر وہیں سے چھپ چھپا کر برکت نے یماما کو شہر میں ایک یتیم خانے بھیج دیا۔وہ جانتا تھا کہ اگر یماما اسکے پاس رہی تو جلد ہی ملک کو معلوم ہو جائے گا۔

وہ کتنے دن اسے اپنے گھر میں چھپا سکتا تھا۔گاؤں میں کسی ایک کو بھی بھنک پڑ جاتی تو وہ ملکوں کو بتانے میں دیر نہ کرتے۔

اسی لئے مجبورا برکت کو اسے یتیم خانے بھیجنا پڑا۔اور وہاں کے مالکان کو فقط اتنا بتایا کہ خاندانی جھگڑے کی بنیاد پر وہ یتیم ہو گئی ہے اور اب اس کی بھی جان خطرے میں ہے۔لہذا یماما کی شناخت وہ نہ لکھی جائے جو کہ اصل میں ہے۔لہذا یماما کے باپ کے بارے میں یتیم خانے والوں نے کوئی ریکارڈ نہیں رکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں جانتا تھا کہ تم برکت چاچا کے گھر گئی تھیں۔ اسی لئے مجھ جیسے ہی اس واقع کے بعد کچھ ہوش آیا تو میں نے تم تک رسائی حاصل کرنی چاہی۔

مگر ولید لوگ بھی نہیں چاہتے تھے کہ میرے زندہ رہنے کے بارے میں گاؤں میں کسی کو کچھ معلوم ہو۔ لہذا میں نے اپنا حلیہ بدل کر تمہارا برکت چاچا کے گھر تک پیچھا کیا۔ چند دن میں مسلسل وہاں آتا رہا۔ شمع کے بھائی کا دوست بن کر۔

اور پھر ایک دل کالے برقعہ میں برکت چاچا تمہیں لے کر شہر کی جانب گ ئے۔ میں نے اس یتیم خانے تک تم دونوں کا پیچھا کیا۔ اور پھر مجھے تسلی ہو گئی کے میری یماما اب ایک محفوظ جگہ پر ہے۔

مگر میں ان تمام سالوں میں چھپ کر تمہاری نگرانی کر تا رہا ہوں۔ بہت سے ثبوت جو کہ وہاج اور سرتاج کے لئے تمہیں چاہیئے تھے۔ وہ میں نے ہی تمہیں مہیا کئے ہیں۔ کبھی گمنام کالز کر کے اور کبھی تمہارے آفس کی کسی نہ کسی جگہ پر کوئی سی ڈی کوئی ریکارڈر کھ کر اور کبھی اپنا کوئی بندہ تم تک بھیج کر۔

جس طرح تم انہیں تختہ دار پر پہنچانے کے لئے بے تاب ہو۔ اسی طرح میں بھی بے حد بے چین ہوں۔ اور ان شاءاللہ ہم یہ سب جلد ہی دیکھیں گے" یماما کے آنسو صاف کر کے وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

"اب بھی راتوں کو اکثر آگ کے شعلے میرے خواب میں آتے ہین۔ اپنے پیاروں کی چیخیں سنائی دیتی ہیں" سالوں بعد کوئی غمگسار ملا تھا۔ یماما کا رونا اور دل ہلکا کرنا تو بنتا تھا۔

"بس میری جان۔۔ ہمارے سب دشمن اپنے بھیانک انجام کو پہنچیں گے۔

میرے سامنے اگر تم نہ ہوتیں تو میں کب کا اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھتا۔ مجھے تمہارے لئے جینا تھا۔" نائل اسے ساتھ لگاتے تسلی آمیز لہجے میں بولا۔

"پلیز یوں رو کر خود کو ہلکان مت کرو۔ میرا تم سے وعدہ ہے انہیں انکے انجام تک پہنچاتے مجھے اپنی جان کی بازی بھی لگانی پڑی تو لگا دوں گا" نائل کی بات پر یماما کو لگا اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔

"ایسی بات تو مت کریں۔ ایسا لگتا ہے ایک عمر گزر گئ آپکے انتظار میں۔ اب جب ملے ہیں تو جدائی کی باتیں کر رہے ہیں۔ میں مر جاؤں گی آپکے بغیر۔۔ پلیز نائل یہ سب مت کہیں" وہ حقیقت میں کانپ اٹھی تھی۔

نائل کا بازو جو اسکے گرد تھا اس پر گرفت مضبوط کئے وہ جیسے نائل کو اب کبھی خود سے جدا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس کے کھو جانے کا ڈر اسے جیسے ہلا کر رکھ گیا۔

یماما کے لمس سے ہی نائل کو اسکی اپنے لئے بے پناہ محبت کا اندازہ ہو رہا تھا۔

"کہیں نہیں جاؤں گا۔۔ پلیز رونا بند کرو" نائل کو اسکے آنسو بے چین کر رہے تھے۔ وہ اب تک یماما کو اتنا مضبوط دیکھ چکا تھا کہ اس کا یوں بکھرنا اسے تڑپا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے آنسو ایک تواتر سے بہتے نائل کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے۔

یماما کو خود میں بھینچے وہ اسے تحفظ کا احساس بخش رہا تھا۔ نائل نے اپنے لب اسکے گھنے بالوں والے سر پر رکھے۔

"پلیز یار۔۔ آج کے بعد میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں" نائل اسے تنبیہہ کر رہا تھا۔

یماما آنسوؤں پر بندھ باندھنے کی کوشش کرتے سر ہلا گئی۔

"دیٹس لائک مائی بریو گرل" نائل کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری۔ اسکا سر کندھے سے ہٹاتے۔ اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا۔ جہاں رونے سے لالی بکھری تھی۔

"تم تب چھوٹی تھیں۔ اسی لئے ان سب باتوں کا علم نہیں تھا۔ مگر بڑا ہونے کے ناطے میں سب باتوں کو جانتا تھا۔" یماما نے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔

ان کے گھر میں رواج تھا کے بڑوں کے مسئلے چھوٹوں کو نہیں بتائے جاتے تھے۔

اسی لئے اپنا گھر جل جانے کے بعد وہ صرف یہ جانتی تھی کہ کسی دشمنی کی آڑ میں ملکوں نے اسکے گھر والوں کو یہ سزا دی تھی۔

مگر یہ سب کیوں کیا تھا اسکی وجہ آج نائل سے معلوم ہوئی تھی۔

"اب تمہیں ویسی ہی مضبوط یماما بننا ہے جیسی چاچو تمہیں دیکھنا چاہتے تھے۔" نائل نے اسے ہمت دلائی۔

"آپ میرے ساتھ ہیں نا تو میں ویسی ہی بن جاؤں گی۔ بس اس سب تکلیف کو برداشت کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ کہ میرے بابا کے خوابوں کی ایسی بھیانک سزا نہیں ملی۔ جو کہ پورے بھی نہ ہو سکے" پھر سے آنسو اسکی آنکھوں میں جمع ہونے لگے۔

"نہیں یماما انکے خواب پورے ہوئے۔ تمہاری صورت میں۔" نائل نے اسکی صبیح پیشانی پر محبت بھرے لب رکھتے ہوئے اسے تسلی دلائی۔

یماما نے بمشکل آنسوؤں کو باہر آنے سے روکا۔ وہ اپنے سامنے بیٹھے شخص کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔ جو دنیا میں اب اس کا واحد سہارا تھا۔

"بس مجھ سے وعدہ کرو۔ یہ سب جاننے کے بعد تم ٹوٹ کر نہیں بکھروں گی۔ بلکہ خود کو اور بھی مضبوط بناؤ۔ کہ ہم مل کر ان کا مقابلہ کریں۔ مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔ تمہارے حوصلے اور ہمت کی ضرورت ہے ورنہ میں ہار جاؤں گا" نائل نے اسے بہت کچھ باور کروایا۔

"میں ہر لمحہ آپکا حوصلہ بنوں گی۔" یماما نے گویا اسے یقین دلایا۔

"تھینک یو۔ بس ایسی ہی یماما چاہئے۔ دوسروں کو رلانے والی۔ خود رونے والی نہیں" نائل نے اسکی نم آنکھوں میں جھانکتے محبت بھرے لہجے میں کہا۔ یماما کی مسکراہٹ نے گویا اسکی ساری پریشانی پل میں زائل کر دی۔

اگلا پورا دن گزر چکا تھا مگر شرافت کا کہیں اتہ پتہ نہیں تھا۔ وقار سارا دن چکراتا پھرا تھا۔ اپنے بندے تک اسکے گھر دوڑا دیئے۔ اسکی گاڑی کا بھی پتہ کیا مگر وہ گاڑی سمیت ایسا غائب ہوا تھا کہ وقار کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو بھی اپنے ساتھ لے اڑا تھا۔

اس وقت وہ فون پر اپنے ماتحت پر برس رہا تھا۔

"آخر اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ کہاں دفع ہو گیا ہے وہ منحوس۔ اسکی سم بھی نجانے کہاں ہے۔ بند پڑی ہے کل سے۔" وقار اپنا غصہ اس شخص پر نکال رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جس کے فرشتوں کو بھی شرافت کا پتہ نہیں تھا۔

"صاحب جی۔ ارد گرد لوگوں سے بھی پوچھ لیا ہے۔ کل صبح کے بعد انہوں نے شرافت کو اپنے فلیٹ میں آتے نہیں دیکھا۔ اور نہ جاتے۔ سارا فلیٹ چھان مارا ہے لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں آرہا" وہ بے چارا اپنی صفائیاں دینے میں مصروف ہو گیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میرے گرد گھیرا تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ میں۔۔ میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ سب مجھے ایک ایک کر کے چھوڑتے جا رہے ہو۔ مگر میں ہار نہیں مانوں گا" وہ غرا کر بولا۔

فون بند کر کے غصے میں دیوار پر دے مارا۔

بالوں میں انگلیاں پھنسائے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔

چل چل کر اب تو دماغ کے ساتھ ساتھ پاؤں بھی شل ہو رہے تھے۔

کس سے پوچھے۔ کون بتا سکتا ہے۔

یہ تو اسے اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ جس سمیع پر اس نے بھروسہ کیا تھا۔ وہ کوئی عام بندہ نہیں تھا۔ وقار کو اسے پہچاننے میں غلطی ہوئی تھی۔

وہ یقینا کسی ایجنسی کا بندہ ہے۔ اور کہیں اسی نے تو شرافت کو۔۔۔۔۔۔

یکدم ایک سرا اسکے ہاتھ آیا۔

مگر وہ سمیع کو بے نقاب کیسے کرے۔ کوئی ثبوت اسکے ہاتھ میں نہیں تھا۔

سوچ سوچ کر وہ تھک گیا۔ مگر اسے لگا سب بے سود ہو رہا ہے۔

سیمی کچن میں چائے بنا رہی تھی جس لمحے اس کے موبائل کی بپ بجی۔

موبائل اٹھا کر دیکھا تو فاران کا میسج تھا۔ وہ حیران ہوئی

انباکس کھولا

"السلام علیکم! کیسی ہیں آپ" سیمی نے چند لمحے موبائل کو گھورا۔

پھر کچھ سوچ کر ٹائپ کیا۔

"وعلیکم سلام میں ٹھیک ہوں۔ آپ بتائیں" جواب ٹائپ کر کے موبائل ایک جانب رکھا۔

چائے پک چکی تھی کپ میں انڈیلی اتنی دیر میں دوبارہ میسج کی بپ بجی۔

فون اٹھا کر میسج چیک کرنے ہی لگی تھی کہ فون ہی آ گیا۔

کپ اٹھا کر موبائل بھی اٹھایا۔ یس کا بٹن دبا کر کان سے لگایا۔

"ہیلو"

"یہ تو پوچھ ہی چکا ہوں کہ آپ کیسی ہیں۔ لہذا مطلب کی بات کروں گا؟" وہ کوئی بھی۔ لگی لپٹی رکھے بغیر مطلب کی بات پر آیا۔

"جی بتائیں" سیمی بھی کوئی تاثر دیئے بنا بولی۔

"میں شام میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ کہیں بیٹھ کر بس دوستوں کی طرح بات چیت کرنے کا خواہش مند ہوں" سیمی کو اس سے اتنی جلدی ایسی کوئی بات کرنے کی امید نہیں تھی۔

"ہمم۔۔ چلیں میں آپکو اپنا شیڈول چیک کر کے بتاتی ہوں" دماغ کو تیزی سے دوڑایا۔ نائل سے پوچھے بغیر تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے میں آپکے جواب کا منتظر رہوں گا" متبسم لہجے میں جواب آیا۔

"شکریہ۔ اللہ حافظ" سیمی نے کال کاٹنے میں پہل کی۔

فاران کی کال بند کرتے ہی اس نے نائل کا نمبر ملایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نائل ایک ایشو ہو گیا ہے"

دوسری جانب سکون ہی سکون تھا۔

"کیا؟"

"فاران نے مجھے چائے پر انوائٹ کیا ہے۔" سیمی نے تشویش بھرے انداز میں کہا۔

دوسری جانب نائل نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔

سیمی کو اس بے وجہ کے قہقہے کی سمجھ نہیں آئی۔

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے" اسکی آواز میں ناراضگی کی جھلک تھی۔

"یار بندہ بہت فاسٹ جارہا ہے" نائل کے شرارت آمیز لہجے پر وہ بھی مسکرائے بغیر نہیں رہ سکی۔

"اب سیمی کے ساتھ بندہ بھی تو ایسا فاسٹ ہی جچے گا نا۔ تمہاری طرح کوئی مجنوں تو نہیں جو لیلی کے ہوتے بھی 'وقت آنے کا' راگ الاپتا رہے" سیمی نے بھی اس پر چوٹ کی۔ نائل کھل کر ہنسا۔

"اس کیفیت کا بھی اپنا سرور ہے۔ انتظار کے بعد جو محبت ملتی ہے نا۔۔ وہ بہت دیر پا رہتی ہے۔ خیر بندہ اچھا اور شریف ہے۔ سکون سے جا کر ملو۔ سمیع کو تمہارے پیچھے لگا دوں گا۔ اسے میسج کرتا ہوں۔ اسکے بعد تم اس سے کنٹیکٹ میں رہو۔ وہ تمہیں فالو کرتا رہے گا۔ ڈونٹ وری سوئیٹ فرینڈ" نائل کے خیال رکھنے کے یہی انداز سیمی کو بے حد پسند تھے۔ ہمیشہ کسی بڑے بھائی کی طرح اس کا خیال رکھتا تھا۔ کبھی اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔ سیمی بھی اسکی کے ساتھ یتیم خانے میں پلنے والی لڑکی تھی۔ وہیں ان دونوں کی دوستی ہوئی۔

اور پھر یہ دوستوں تا عمر قائم رہنے والی بن گئی۔ سیمی کی سٹڈیز مکمل کرتے ہی نائل نے اسے سیکرٹ سروسز کا ایگزیم پاس کرنے کے لئے بھرپور تیاری کروائی۔

اور جب وہ کلئیر کر گئی تو اسے اپنی ٹیم میں شامل کر لیا۔

سیمی کسی کی وقتی محبت کا نتیجہ تھا۔

اس کے ماں باپ کون تھے کہاں تھے کوئی نہیں جانتا تھا۔

بس کسی نے سڑک پر نومولود بچی کو دیکھا اور اٹھا کر یتیم خانے پہنچا دیا۔

اسی لئے نائل اب اس کا سرپرست بن چکا تھا۔ سیمی کے قریب آنے کی بڑی وجہ یماما سے اسکی مشابہت بھی تھی۔ اور یہی مشابہت ان کے کام آئ۔

اس کی خواہش تھی کہ فاران سیمی کو پسند کرے اور اس سے شادی کرے۔ نائل نے ہر لحاظ سے اسے پرکھا تھا۔ اسی لئے وہ اسے بے حد اچھا لگا تھا۔

اگلے دن شام کی بجائے دوپہر میں ہی مہک کی واپسی ہو چکی تھی۔ نائل اپنے کام سے باہر تھا۔ گھر میں صرف یماما تھا۔ اس نے پرتپاک انداز میں مہک کو خوش آمدید کیا۔

وہ اس عورت کی ان محبتوں کی مقروض تھی جو نائل سے انہیں تھی۔ تو پھر یماما کو وہ کیونکر نہ عزیز ہوتیں۔ مہک، یماما میں خوشگوار سی تبدیلی دیکھ کر بے حد متاثر ہوئیں۔

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ نائل کے کمرے میں اسکی چیزیں ٹھیک کرنے کی غرض سے گئیں۔

کمرے میں داخل ہوئیں۔ ہر چیز ترتیب سے رکھی تھی۔ مگر بیڈ کے قریب کوئ جگمگاتی چیز نظر آئ۔

آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ کوئ انگوٹھی تھی۔ ہاتھ بڑھا کر اٹھایا۔ ہتھیلی پر رکھتے ہی وہ چند پل حیرت زدہ سی رہ گئیں۔ یہ وہی انگوٹھی تھی جو اکثر انہوں نے یماما کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ کچھ سوچ کر انہوں نے ہاتھ میں دبائ اور کمرے سے باہر آ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات میں کھانا کھانے کے بعد انہوں نے نائل کو اپنے ساتھ اسٹڈی روم میں آنے کا کہا۔

خود وہ اس سے پہلے اسٹڈی روم میں پہنچ چکی تھیں۔

نائل بھی کچھ دیر بعد انکے پیچھے آیا۔ وہاں موجود صوفے پر وہ پرسوچ انداز میں بیٹھیں تھیں۔

"کیا بات ہے ممی خیریت؟" نائل کو انکے سنجیدہ تیور کچھ عجیب سے لگے۔

انہوں نے نظر اٹھا کر جانچتی نظروں سے نائل کو دیکھا۔ اپنے قریب صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ انکے قریب بیٹھ گیا۔

مہک نے ایک ہاتھ اسکے چوڑے کندھے پر رکھا۔

"کنزہ اچھی لڑکی ہے" انکے منہ سے نکلنے والی بات اسے سمجھ نہیں آئی۔ اس نے کچھ الجھ کر انہیں دیکھا۔ ان کا چہرہ کسی بھی تاثر کے بغیر تھا۔

"آپ مجھ سے پوچھ رہی ہیں۔ یا بتا رہی ہیں" ہولے سے مسکرا کر اس نے مہک کی جانب دیکھا۔

"نہ پوچھ رہوں ہوں نا بتا رہی ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ اتنے سالوں بعد کوئی لڑکی میرے بیٹے کو پسند آئی۔ لیکن مجھے تب اور بھی زیادہ خوشی ہوتی اگر تم اپنی فیلنگز میرے ساتھ شئیر کرتے۔ میں تو کب سے اس آس میں بیٹھی ہوں کہ تم کسی لڑکی کو پسند کرو" اپنی بات ختم کر کے انہوں نے ہتھیلی نائل کے آگے کی۔ جس پر یماما کی انگوٹھی جگمگا رہی تھی۔

"یہ آج تمہارے کمرے میں سے مجھے ملی ہے۔" نہ ان کا انداز شرمندہ کرنے والا تھا اور نہ طنز والا۔ بس سادہ سا انداز تھا ایسے جیسے کوئی معمول کی بات اسے بتا رہی ہوں۔

"کل رات میں ہم نے اکٹھے چائے پی تھی۔ شاید تبھی یہ میرے روم میں گر گئی تھی" نائل نے بھی سادہ سے انداز میں آدھی حقیقت بتا دی۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ وہ کیوں وہاں تھی۔

"تو کیا میں اس سے آگے کے انتظام کروں؟" انہوں نے اب کی بار مسکرا کر اسے دیکھا۔

"وہ بہت اچھی ہے۔ اور مجھے اچھی بھی لگتی ہے۔ مگر کچھ مسائل ایسے ہیں کہ میں ابھی اسکے ساتھ کوئی اور رشتہ قائم نہیں کر سکتا۔ آپ کچھ وقت دیں۔ پھر ان شاء اللہ میں آپکی خواہش پوری کر دوں گا" نائل نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں تسلی دلائی۔

"بس خیال رکھنا اپنی زندگی میں ہی یہ خوشی دیکھ لوں" انہوں نے مسکراتی نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا۔ کیا ہوا جو انہوں نے اسے پیدا نہیں کیا۔ کیا ہوا کہ وہ بہت سالوں بعد انہیں ملا۔ مگر جس قدر انہوں نے اسے محبت دی تھی۔ نائل کو لگتا تھا وہی اسکی اصل ماں ہیں۔

"پلیز ممی ایسے مت کہیں۔ میرے بہت سارے بچوں کو میں اور کنزہ اکیلے نہیں سنبھال سکیں گے۔ آپ نے اور بابا نے ہی انہیں سنبھالنا ہے" نائل نے محبت سے انکے گرد اپنی بازوؤں کا گھیرا باندھ کر انہیں خود سے لگایا۔

وہ انہیں اور شمس کو کسی صورت اب کھونا نہیں چاہتا تھا۔

مہک نے مسکرا کر آنکھیں موند لیں۔ اور دل میں ان شاء اللہ کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سیمی مقررہ وقت پر ہوٹل پہنچ چکی تھی۔

فاران پہلے سے ہی وہاں موجود اس کا انتظار کر رہا تھا۔

دروازے سے کچھ آگے ایک کھڑکی کے پاس دو بندوں کی ٹیبل پر وہ موجود تھا۔ سیمی با اعتمادی سے چلتی ہوئی اس ٹیبل کے قریب گئی۔

فاران اسے دیکھ کر اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"السلام علیکم" فاران دوستانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا۔

"وعلیکم سلام۔۔ امید ہے میں نے زیادہ انتظار نہیں کروایا ہو گا" سیمی بھی دوستانہ لہجے میں بولی۔

"بالکل بھی نہیں" دونوں نے اپنی اپنی کرسیاں سنبھالیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کچھ حیران سی لگ رہی ہیں؟" وکیل تھا زیرک نگاہ کیسے نہ ہوتا۔

سیمی ہولے سے مسکرائی۔

"ظاہر ہے۔ ایک ایسا بندہ جو آپ سے پہلے ملتے ہوئے ہچکچائے۔۔ اور ایک ہی ملاقات کے بعد پھر یکدم آپ کو چائے کی آفر کر دے۔ تو۔۔ میرا خیال ہے کہ ہر نارمل بندے کا حیران ہونا بنتا ہے" سیمی بھی لفظوں کی کھلاڑی تھی۔ اتنی آسانی سے اس کی گرفت میں کیسے آتی۔

"ویل سیڈ" فاران اس کی حاضر جوابی پر ہولے سے مسکرایا۔

"چائے کے ساتھ آپ کیا لیں گی؟" اس نے یکدم بات پلٹی۔

"میں کھانے پینے کی زیادہ شوقین نہیں۔ جو مل جائے شکر کر کے کھالیتی ہوں۔ اورہاں سبھی کچھ کھالیتی ہوں۔

لہذا اگر آپ اپنی پسند کی کوئی چیز منگوانا چاہئیں تو مجھے قطعی کوئی مسئلہ نہیں ہوگا" سیمی کی بات پر وہ ایک بار پھر سے مسکرایا۔ مگر اس بار مسکراہٹ کو چھپانے کی بھرپور کوشش کی اور کامیاب بھی ہوا۔

مگر سیمی کی تیز نظروں نے اس متاثر کن مسکراہٹ کو بھانپ لیا۔

"لوگوں کو راز فراہم کرنے کے علاوہ آپ اور کیا کرتی ہیں؟" ویٹر کو چائے کے ساتھ سینڈوچز اور چاکلیٹ موز براؤنز کا آرڈر دے کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے۔ ریلیکس انداز میں بیٹھے اب وہ مکمل طور پر سیمی کو نگاہوں کے فوکس میں رکھے ہوئے تھا۔

"بس کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہوں۔ کوئی اتنی بڑی ہستی نہیں اور کوئی ایسا خاص پروفیشن نہیں کہ بتاؤں۔۔ آپ کی طرح اتنے اچھے پروفیشن سے نہ تو تعلق ہے اور نہ کوئی اتنی اچھی ڈگری کہ اچھی جاب کروں۔ چھوٹی موٹی جاب جہاں ملے کر لیتی ہوں" وہ جس قدر فاران کو گھما سکتی تھی۔ گھما دیا تھا۔

"پھر بھی۔۔۔ کوئی تو نام ہوتا ہے جاب کا۔ یا گمنام سپاہی سمجھوں" فاران کی مسکراہٹ اب غیر معمولی ہو چکی تھی۔

"ارے نہیں ہمارے ایسے نصیب کہاں" سیمی نے پھر سے بات کو ادھر ادھر کیا۔

"وہ کیس کہاں تک پہنچا؟" اب اس نے خود سے بات ہٹانا چاہی۔

"کیس ابھی چل رہا ہے۔ کیونکہ یہاں کی عوام کا حال آپ کو پتہ ہے۔ پیسے کے پیچھے اپنا ایمان تک بیچ دیتے ہیں۔ یہ تو پھر ایک اہم شخصیت کا کیس ہے۔ مگر آپ نے جو شواہد دیئے۔ ان سے کافی مدد ملی ہے۔

وہ سب میں نے کورٹ میں جمع کروا دیئے ہیں۔

اب مجھے چند اہم گواہوں کی ضرورت ہے۔ جو پیسے کے بل پر نہیں بلکہ سچ میں اس خاندان کے راز فاش کریں"

فاران نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔

ویٹر کے آتے ہی دونوں خاموش ہو گئے۔

چائے سرو کر کے اور چیزیں رکھ کر جیسے ہی ویٹر گیا۔ فاران نے ایک ہاتھ سے سیمی کو سب لینے کا اشارہ کیا۔

"آپ کو یہ سب شواہد کیسے ملے؟" وہ اب بھی اسی بات پر اٹکا ہوا تھا۔

"جب اللہ مدد کر رہا ہو۔ تو یہ نہیں پوچھتے کہ مددگار کو مدد کا خیال کیسے آیا۔ یہ تو اللہ کا حکم تھا۔ جو میرے ذریعے عمل میں آیا۔ میں خود نہیں جانتی یہ سب کون کیسے اور کب دے گیا۔ بس آپ کی صورت میں ایسے درندوں کو بے نقاب کرنے کا خیال ذہن میں آیا اور میں پہنچ گئی۔" سیمی کسی طور اس موضوع پر نہیں آ رہی تھی۔

جبکہ فاران کا شک اب یقین میں بدل رہا تھا۔ یقیناً وہ سیکرٹ ایجنٹ کی ہی کارکن تھی۔

فاران نے پھر اسے اصرار نہیں کیا۔

دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ کچھ دیر بعد ہی دونوں واپسی کے راستے پر تھے۔

سیمی نے نائل کے کہنے پر اس ملاقات کی ایک ایک بات ٹیپ ریکارڈر میں ریکارڈ کر دی تھی۔ جو کہ اسکے چھوٹے سے بیگ میں موجود تھا۔

فاران اس بات سے واقف نہیں تھا کہ جس لمحے وہ اس کی ٹیبل کے قریب آئی اس لمحے بیگ کے اندر ہاتھ ڈال کے اس نے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

واپس پہنچتے ہی اس نے وہ ٹیپ موبائل پر سیو کر کے نائل کو بھجوا دی۔

"ہاں۔۔ کہاں تک معاملہ پہنچا۔۔ ٹھیک ہے۔ اسے اٹھوالو۔۔ میں مزید کسی اور بربادی کا انتظار نہیں کر سکتا" وقار کی آواز میں شدید غصہ بھرا تھا۔

"ابے نہیں۔۔۔ جیسے ہی گھر سے نکلے اسے اٹھوالو۔۔ میں پہلے ہی بہت مصیبتوں میں گھرا ہوں۔ اب اس سب کا اینڈ ہونا چاہیئے۔۔۔ اس کمینے نے مجھے گھن چکر بنا دیا ہے۔۔۔

میں اس کو برباد کر کے چھوڑوں گا۔ مجھے معلوم ہی نہیں تھا اصل دشمن تو میرا میرے سامنے پھر رہا تھا۔ اور میں ادھر ادھر جھک مار رہا تھا" موبائل کان سے لگائے وہ کمرے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ چکر کاٹ رہا تھا۔

"اوپر سے وہ خبیث جج۔۔۔ کسی طور میرے کیس کو ڈھیل دینے کو تیار نہیں۔ بکواس بھی کی ہے کہ دبئی میں میرے دو کامیاب مالز میں اسکے نام کر دوں گا۔ اسکی سات پشتیں بھی بیٹھ کر کھائیں گی تو کم نہیں پڑے گا۔ مگر بڈھا ہاتھ ہی نہیں آ رہا۔

نجانے کس نے دھمکیاں دے رکھی ہیں۔ ہر بار بوکھلایا ہوا ملتا ہے ایسے جیسے اسے ہر لمحہ کوئی اپنی نظروں میں رکھے ہوئے ہے۔ مگر مجال ہے کہ میری باتوں میں آجائے۔" وہ ہر کسی کو کوسنے دے رہا تھا۔

"خود تو ڈیڈی سلاخوں کے پیچھے چلے گ ۓ۔ مجھے بھی یہاں پھنسا گ ۓ۔۔۔" وہ باپ کو بھی برا بھلا کہنے سے گھبرایا نہیں۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے۔ اسے اٹھوا کر فارم ہاؤس پہنچاؤ۔ آگے کا کام میرا ہے" اپنے بندے کو ہدایات دیتے فون بند کیا۔

"میں آخر کب تک یوں گھر میں بند رہوں گی" یماما اس وقت اکتائی ہوئی نائل کے پاس اس کی لائبریری میں موجود تھی۔

"بس کچھ دن اور۔۔ سمجھو۔ اس سارے قصے کا ڈراپ سین ہونے والا ہے۔ میں نے وقار اور وہاج کے خلاف ڈھیر سارے گواہان اکٹھے کر لئے ہیں۔ بس اب اس سب قصے کا انجام ہونے ہی والا ہے۔ پھر تم اور میں آزاد ہو جائیں گے" یماما کے ہاتھ سے چائے کا کپ لے کر ایک جانب رکھتے وہی ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے رکھی کرسی پر اسے بٹھا کر گویا خوشخبری سنائی۔

"آپ کیا جاب کرتے ہیں؟" نائل کی توقع کے برخلاف اسکی باتوں پر خوش ہونے کی بجائے۔ یماما اسے کھوجتی نظروں سے دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس لوگوں کی حفاظت کرنے کی اور برائی کو جڑ سے ختم کرنے کی کوششوں میں مصروف رہتا ہوں" نائل نے بات گھمائی۔

"آپکے اتنے سارے روپ۔ کبھی کسی کی آواز بدل لینی کبھی کسی کی۔ یہ سب کوئی عام انسان نہیں کرتا۔ یہ سب تو میں نے ایجنسیوں۔۔۔" نائل نے اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

یماما کی آنکھیں حیرت کی زیادتی کے باعث کھل گئیں۔

"دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔۔۔ لہذا اس بات اور اس گمان کو یہیں دفن کردو" نائل کے چہرے سے یکدم گہری سنجیدگی جھلکنے لگی۔

"میں آپکی بیوی ہوں نائل" اسکے ہاتھ ہٹاتے ہی یماما نے جیسے اسے باور کروایا۔

"ہاں مگر کل مختار نہیں۔۔ لہذا میں کون ہوں اور کیا کرتا ہوں۔ اس کو جاننے کا حق کسی کو بھی نہیں۔ نہ مجھے بار بار اپنی بات دہرانے کی عادت ہے۔ میں تمہارے سب حقوق و فرائض پورے کروں گا۔ اور تمہارے لئے یہی کافی ہونا چاہیئے۔ تمہیں نہ کبھی فاقے کرنے پڑیں گے۔ اور نہ کبھی غربت کی شکل دکھاؤں گا۔

بس۔۔۔ اور اس بس کے بعد کچھ اور کہنے اور پوچھنے کی گنجائش کبھی نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ سب میں تمہیں پہلی اور آخری بار بتا رہا ہوں۔ اس کے بعد اس سب کو کبھی نہیں دہراؤں گا۔ میں تمہارے سامنے صرف تمہارا نائل ہوں۔ اور اس سے آگے پیچھے کیا ہوں اور کیوں ہوں۔ اس سب کو جاننے کی تمہیں ضرورت نہیں ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بس اتنا جان لو۔ اللہ اور اسکے رسول کی ہدایات کو جانتا ہوں۔ لہذا کسی بھی غلط کام میں انوالو نہیں ہوں۔ بہت اچھا نہیں۔ بہر حال اچھا انسان اور مسلمان بننے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور اس سب میں کوئی غیر قانونی یا انسانیت سوز کام نہیں کرتا۔

تم سمجھدار ہو۔ مجھے امید ہے آئندہ اس سب کو دہرانے کی ضرورت محسوس نہیں ہو گی" یماما کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ جو کچھ سمجھانا چاہ رہا تھا یماما کو وہ بہت اچھی طرح سمجھ آچکا تھا۔

اس تمام عرصے میں یماما نے اسے پہلی بار اس قدر سنجیدہ دیکھا تھا۔ اور یہ سنجیدگی غصے سے بالاتر تھی مگر یماما کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا گئی تھی۔

نائل کے ہاتھ میں دبے اسکے ہاتھ پر نائل کی گرفت بے حد مضبوط تھی۔ اور یہ مضبوطی اسے بہت کچھ کہہ رہی تھی۔

"جی" یماما نے نظریں جھکا کر فقط اتنا ہی کہا۔ کیونکہ اسے اتنا ہی کہنا تھا۔ اس سے آگے کی گنجائش نائل نے بالکل نہیں چھوڑی تھی۔

"اس سب قصے کے اختتام کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔ اور سمجھو تمہاری وہ مدد ہی آخری کیل ثابت ہو گی۔ جس کے بعد وقار، وہاج اور سرتاج کے تابوت دفن ہونے کو تیار ہو جائیں گے" یماما نے اسی خاموشی سے سر ہلایا۔ جواب قدرے جھکا ہوا تھا۔

نائل نے اسکی خاموشی محسوس کر لی تھی۔

"یماما اس میں برا منانے والی کوئی بات نہیں ہونی چاہئیے" نائل نے اسکے ہاتھ کو ہولے سے جھٹکا دے کر گویا اسے چہرہ اوپر کرنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں میں نے برا نہیں منایا۔ بس مین یہ تعین کرنا چاہ رہی ہوں۔ کہ اب مجھے آپ سے بات کرتے وقت کن کن باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا ہو گا۔ تا کہ دوبارہ آپ کو وہ سب دہرانے کی ضرورت نہ پڑے" یمامانے سادے سے لہجے میں کہا۔

نائل ہولے سے مسکرایا۔

"بس میری اور اپنی بات کرو گی تو کچھ بھی سوچنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ دیکھو یماما کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ جنہیں انسان خود سے بھی نہیں دہراتا۔ وہ جیسی ہیں انہیں ویسے قبول کرنا پڑتا ہے۔ اس سب کو کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ایک مسئلہ ہم میں فاصلے پیدا کر دے۔" نائل کی بات پر اس نے پھر سے ہولے سے سر ہلایا۔

پھر آہستہ سے اپنا سر اسکے کندھے سے ٹکا دیا۔

"نائل مجھے یقین ہے جیسے آپ نے ہر لمحہ میری حفاظت کی۔ وہ چاہے میری جان ہو یا میری عزت۔ مگر دنیا کے سرد و گرم سے بچانے کے لئے چھپ کر ہی سہی۔۔ آپ نے ہر لمحہ مجھے اس سے بچایا۔ تو میں کیسے یہ سوچ لوں کہ آپ کسی ایسے کام میں ملوث ہو سکتے ہیں جس کے پتہ چلنے پر میں شرم سے پانی پانی ہو جاؤں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مجھے امید ہے آپ اللہ کی راہ میں کوئی بہترین کام کر رہے ہیں۔ اور اسی کام کے عوض میری اللہ سے دعا ہے۔ وہ آپ کو ہر لمحہ کامیاب اور کامران کرے اور آپ کے دشمنوں کو نیست و نابود کرے" یماما ان سب ڈھکی چھپی باتوں سے بہت کچھ جان گئی تھی۔

اور یہ اطمینان اس کے اندر تک سرائیت کر گیا کہ اس کا نائل اس وطن اور اسکے سچے لوگوں کے لئے کام کر رہا ہے۔

نائل نے آہستہ سے اسکے گرد اپنی بازوؤں کا گھیرا باندھا۔

وہ جانتا تھا یماما بہت سی ان کہی باتوں میں بھی وہ سب سمجھ جائے گی جو نائل اسے سمجھانا چاہتا ہے۔

نجانے وہ دونوں کب تک یوں ایک دوسرے میں گم بیٹھے رہتے اگر نائل کا موبائل نہ بج اٹھتا۔

یماما سرعت سے پیچھے ہوتے آنکھوں کے گوشوں پر ٹھہرنے والے موتیوں کو پوروں سے چننے لگی۔

نائل نے فوراً موبائل اٹھایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہیلو" دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا کہ نائل تیزی سے کھڑا ہوا۔

"کیا۔۔کیا کہہ رہے ہو۔۔اچھا تم وہیں رہو میں آ رہا ہوں" نائل نے عجلت میں موبائل بند کیا۔

"کچھ کام ہے تھوڑی دیر تک آتا ہوں" یماما کی سوالیہ نظروں کی جانب دیکھتے کہا۔ پھر جھک کر اسکی آنکھوں کی نمی محسوس کی۔

"اپنا خیال رکھنا" پیچھے ہٹتے اسے محبت بھری ہدایت کرنا نہیں بھولا۔ اسکے قریب سے ہوتا لائبریری سے باہر چلا گیا۔ مگر اپنا احساس یماما کے پاس ہی چھوڑ گیا۔

اسکی بند آنکھیں آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں۔ وہ اس قدر مضبوط اعصاب کا مالک تھا کہ وہ دوائی جس کے بے ہوش ہونے پر لوگ کئی گھنٹوں بعد ہوش میں آتے ہیں۔ اس کے مضبوط اعصاب کی وجہ سے وہ فقط چار گھنٹوں میں ہی ہوش میں آ چکا تھا۔

مندی مندی آنکھوں کو اب پوری طرح کھولے اس نے ارد گرد دیکھا۔

وہ کرسی پر بیٹھا تھا۔ پاؤں کرسی کی ٹانگوں کے ساتھ اور ہاتھ اسکی پشت پر لے جا کر باندھے گۓ تھے۔

چند منٹ وہ ہاتھوں کو دائیں بائیں ہلاتا رہا۔

مگر بے سود۔ وہ نہتا ہو کر بھی اتنا نہتا نہیں تھا جتنا اس کو اغوا کرنے والے نے سمجھ رکھا تھا۔

اسکی گھڑی پر بآسانی اس جگہ کی ٹریسنگ ہو سکتی تھی جہاں وہ موجود تھا۔

اور اس کا باس کوئی عام شخص نہیں۔ نامی گرامی شہنشاہ عرف نائل تھا۔

سمیع کو اغوا کرنے والے نے اپنی شامت کو آواز دے دی تھی۔

اور اسے اغوا کرنے والا کوئی اور نہیں وقار تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی وہ اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑا ہی رہا تھا کہ دروازہ زوردار ٹھوکر سے کھولا گیا۔

وقار غضبناک چہرے سمیت اندر آچکا تھا۔

"مجھے پاگل سمجھا تھا تم نے؟" دروازہ واپس اتنے ہی زوردار طریقے سے بند کرکے وہ غرایا۔

سمیع خاموش تھا۔ اب اسے خاموش ہی رہنا تھا۔ کیونکہ اس جگہ جہاں وہ بیٹھا تھا نہ وہ کسی کا بھائی تھا۔۔ نہ کسی کا بیٹا اور نہ ہی دوست وہ صرف اپنے ملک کا محافظ تھا۔

اور ایسی صورتحال میں ملک کے محافظ اپنا تن۔ من۔ دھن سب اس دھرتی پر وار دیتے ہیں۔ مگر اس دھرتی پر آنچ نہیں آنے دیتے۔

"تم سمجھتے تھے کہ میں جان نہیں پاؤں گا کبھی اور تمہارے ہاتھوں کٹھ پتلی بنتا رہوں گا" وہ چیخ رہا تھا۔ چلا رہا تھا۔

غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔ اور جھوٹوں۔۔ سازشوں اور ملک دشمن عناصر کے پاس بے نقاب ہونے کے بعد سوائے غصہ اور چیخ چلا کر سچ کو دبانے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ وقار بھی اس لمحے وہی کر رہا تھا۔

اور محافظ خاموش تھا۔

"اب بھونکو گے یا نہیں۔۔ تم ایجنسی کے پالتو کتے۔۔ مجھے۔۔ وقار ملک کو جیل بھجوانے کی غلط فہمی میں مبتلا تھے" اب کی بار اسکے بال مٹھی میں جکڑے وہ جھنجھوڑ رہا تھا۔

سمیع نے ایک غصیلی نظر اس پر ڈالنے کے سوا اب بھی کچھ نہیں کہا تھا۔

وقار اسکی خاموشی پر اور بھی طیش میں آگیا۔ گھما کر ایک الٹے ہاتھ کی چپیڑ اتنے زور سے اسکے منہ پر ماری کہ اس کا ہونٹ پھٹ گیا۔ مگر وہ کرسی سمیت ٹس سے مس نہ ہوا۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید مارتا یکدم کھڑکی پر ٹھک ٹھک کی آواز گونجی۔

وقار چونکنا ہوا۔

سمیع اس آواز پر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔

ایک بار پھر ٹھک ٹھک کی آواز گونجی۔

"ابے کون ہے؟" وہ غصے میں پھر سے چلایا۔ کیونکہ کھڑکی مقفل تھی۔ اس کا کوئی بندہ ایسی جرات نہیں کر سکتا تھا۔

یکدم خاموشی چھا گئی۔

وقار پھر سے سمیع کی جانب مڑا۔ شاید ہوا تھی۔ وہ یہی سمجھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر وہ جانتا نہیں تھا کہ یہ ہوا نہیں طوفان کی آمد تھی۔

"کس کے لئے کام کرتا ہے۔ سیدھی طرح بتادے۔ کل تک اسکی وردی اور رتبے کا نشہ نہ اتارا تو میرا نام بھی وقار نہیں" وہ پھر سے سمیع کے بال مٹھی میں جکڑے اس کا چہرہ اونچا کئے آنکھیں نکال کے بولا۔

یکدم پھر سے کھڑکی بجی۔

"ابے میں کہتاہوں کون۔۔(گالی) ہے" وہ غصے سے کھڑکی کے قریب گیاپر دہ غصے سے ہٹایا تو کھڑکی کھولے کوئی لمبے بالوں والا ہیبت ناک انسان موجود تھا۔بڑی بڑی داڑھی اور مونچھوں میں۔۔

وقاریکدم لڑکھڑایا۔کھڑکی کیسے کھل گئی۔۔

"تت۔۔تم کون ہو۔۔ کیسے کھڑکی کھولی" وہ گھبرایا۔

"رشید۔۔شوکی۔۔ذکا۔۔" وہ یکدم اونچی آواز میں اپنے بندوں کو آوازیں دینے لگا۔

"ابے۔۔تیرا باپ آیاہے۔۔اندر تو آنے دے۔کوئی سلام تو پیش کر میری خدمت میں۔" بھاری مگر کسی قدر غنڈوں جیسی بولی بولتا وہ کھڑکی پھلانگ کر اندر آگیا۔

وقار نے تیزی سے اپنی پینٹ کی جیب سے ریوالور نکالی۔

"ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو بھون کے رکھ دوں گا" ریوالور کارخ اسکی جانب کئے وقار اونچی آواز میں بولا۔

مگر سامنے والے کو تو جیسے کوئی فرق ہی نہ پڑا۔

"بیٹا۔۔ان کھلونوں سے شہنشاہ کو ڈرانے کی ناکام کوشش نہیں کرتے" وہ اسے پچکار کر بولا۔

اب اس کارخ سمیع کی جانب تھا۔

"یہ تھپڑ کس نے ماراہے تمہیں" اب وہ سمیع سے مخاطب تھا۔

وقار نے اسے خوفزدہ نہ دیکھ کر گولی چلائی۔

مگر شہنشاہ نے پھرتی سے جھکائی دے کر نہ صرف اسکی کوشش ناکام کی بلکہ نیچے بیٹھتے ہوئے ایک ٹانگ گھما کر اسکے پیٹ پر اس زور سے ماری کہ وہ دور جا گرا۔

وقار کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنا چوکنا انسان ہے۔

وقار نے اس کا نام بہت سن رکھا تھا۔انڈر ورلڈ کی دنیا سے شہنشاہ کا تعلق تھا۔

مگر وہ اسکے پیچھے کیوں پڑا تھا اور کیا سمیع اس کا بندہ تھا؟

شہنشاہ کی ایک ہی ٹانگ کھانے کے بعد اس کا دماغ صحیح سمت چلنے لگا تھا۔

پیٹ پکڑے وہ شہنشاہ کو سمیع کے ہاتھ پاؤں کھولتے دیکھ رہا تھا۔

پھر جیب سے رومال نکال کر اس نے سمیع کے ہونٹ سے رسنے والا خون صاف کیا۔

"اس نے ہاتھ اٹھایا تم پہ؟" اب وہ تیکھی نظروں سے وقار کو دیکھ رہا تھا۔

"باس جانے دیں" سمیع یقیناً اس کے غضب سے واقف تھا لہذا اسے اس موضوع سے ہٹانا چاہا۔

"نہیں بیٹا ایسے کیسے جانے دوں" وہ غضبناک تیور لئے وقار کی جانب آیا۔

"بات سنو۔۔شہنشاہ۔۔پہلے میری بات سنو" وہ سرعت سے پیچھے ہوتا دیوار کے ساتھ لگا۔

"چل سنا۔۔کیونکہ اسکے بعد میں نے تجھے کچھ کہنے کا موقع نہیں دینا" شہنشاہ نے ایسے کہا جیسے پھانسی کے وقت بندے کو آخری خواہش کہنا کا موقع دیا جاتا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تت۔۔ تمہارا اور میرا۔۔ تو کبھی آپس میں آمنا سامنا نہیں ہوا۔ پھر تم مجھ سے کس بات کی دشمنی نکال رہے ہو۔ میرے پیچھے اپنا بندہ کیوں لگا رکھا ہے۔ کیونکہ میں تو سمیع کو ایجنسی کا بندہ سمجھا تھا۔

اسی غلط فہمی میں اٹھایا تھا۔ اگر یہ تمہارا بندہ ہے تو لے جاؤ۔ مگر تم نے اسے میرے پیچھے کیوں لگایا؟" وہ شدید کنفیوز تھا۔ شہنشاہ کی دشمنی کے اس نے بہت سے واقعات سن رکھے تھے۔ وہ جتنا اچھا ڈان تھا۔ اس سے کہیں برا دشمن تھا۔ اور وہ اس سے دشمنی مول نہیں لینا چاہتا تھا۔

"تیرے خیال میں۔۔ میں اتنا ہی اچھا ہوں کہ تو پوچھے گا اور میں سب الف سے یہ تک تیرے گوش گزار کردوں گا۔ تیرے اور تیرے خاندان کے شہنشاہ پر بہت سے قرض تھے جواب چکانے کا وقت آگیا ہے۔ میں تیری سوچ سے بہت اوپر کی چیز ہوں۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

لہذا اپنا ننھا سا دماغ ان سوچوں میں ضائع مت کر"

شہنشاہ استہزائیہ ہنسا۔۔

پھر یکدم بپھر کر اسکے قریب آیا۔ گریبان سے پکڑ کر اس سے کہیں زور دار تھپڑ اسکے منہ پر مارا جو اس نے سمیع کو مارا تھا۔

"یہ میرے عزیز ترین بندے کو ہاتھ لگانے کا نتیجہ" اوندھے منہ گرے وقار کے قریب تھوکتے ہوئے شہنشاہ غرا کر بولا۔

"اور تیرے باقی کے سوالوں کے جواب بہت جلد تیرے منہ پر مارنے عدالت آؤں گا۔ اب اگلی ملاقات وہیں ہو گی" سمیع کا ہاتھ تھامے وہ اسی کھڑکی کے راستے اندھیرے میں کہاں اور کس طرف گیا۔

جتنی دیر میں کراہتا ہوا وقار کھڑکی کے پاس آیا وہ دونوں اندھیرے میں گم ہو چکے تھے۔

اسکا نہ صرف پورا گال جل رہا تھا بلکہ آدھا ہونٹ پھٹ چکا تھا۔

وہ ہونٹ پکڑے نیچے آیا۔

آخر اس کے سب بندے کہاں مرگئے تھے۔

کسی کو ہوش نہیں تھا کہ کیا کچھ ہو گیا ہے۔

وہ غصے سے باہر آیا تو دیکھا سب کے سب بے ہوش پڑے ہیں۔ اور ایا ڈاٹ سا ان کی گردنوں میں لگا ہے۔

وقار نے ایک کی گردن سے وہ ڈاٹ نکالا تو اس پر کوئی محلول لگا تھا۔

وہ شاید بے ہوش کرنے والی کوئی دوائی تھی۔

وہ غصے سے وہ ڈاٹ پھینک کر کھڑا ہوا۔ سامنے پڑی ٹیبل کو زوردار ٹھوکر ماری۔ اس کا سارا پلین تباہ ہو گیا تھا۔

دو دن بعد اب اسکی پیشی تھی۔ اور اسی پیشی پر اس کا فیصلہ ہونے والا تھا۔

"تم کہاں تھے جب اس نے تمہیں اغوا کیا" نائل اب گاڑی میں بیٹھا شہنشاہ والے حلیے سے چھٹکارا پا چکا تھا۔

سمیع کے ہونٹوں پر دوائی لگاتے وہ پوچھ رہا تھا۔

"میں فاران کو وہ دونوں فارنرز اور وہاج کے بیٹے کے پاس لے جانے کے لئے نکلا تھا۔ تاکہ پرسوں والی پیشی کے لئے انکی گواہی بھی لی جا سکے مگر نجانے کس وقت اس نے اپنا ایک اور بندہ میرے پیچھے لگا یا۔

گاڑی میں بیٹھ کر کچھ دیر میں ہی مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ کوئی میرے پیچھے لگا ہے۔ میں نے کافی ڈاج دیا۔

مگر ایک جگہ میری گاڑی مڑی وہاں شاید اس کا بندہ مجھے جان بوجھ کر لے کر گیا۔ کیونکہ سڑک پر کیل بچھائے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بس وہیں میری گاڑی پنکچر ہوئی۔ اور جب تک میں گاڑی کو سنبھالتا اس کا بندہ مجھ تک پہنچ گیا۔

اور اتنی ہی دیر میں کوئی اسپرے میری جانب کیا کہ میں بے ہوش ہو گیا" سمیع نے ساری تفصیل بتائی۔

"ہمم۔ خیر رفیق کو جیسے ہی سگنل ملے اس نے فورا مجھے کال کر دی۔ اور میں اسی لمحے نکل آیا" نائل نے بھی اپنے پہنچنے کی تفصیل بتائی۔

"ہاں مجھے اطمینان تھا کہ آپ پتہ چلتے ہی نکل آئیں گے۔ اگر آپ تب تک نہ پہنچتے تو میں گھڑی میں سے بلیڈ نکال کر ہاتھوں کی رسی کاٹ لیتا" یہ طریقہ بھی نائل نے اسے بتایا تھا۔

اسکی گھڑی میں ایک چھوٹی سی پاکٹ میں نائل نے بلیڈ رکھوایا تھا۔ اور اسی طرح کی ہر گھڑی اسکی ٹیم کے سب بندوں کے پاس تھی۔ جسے وہ ہمہ وقت پہنتے تھے۔

ان کی جاب کی نوعیت کے حساب سے کوئی پتہ نہیں ہوتا تھا کون کب انہیں اغوا کروا لے تو کم از کم بچنے کے جتنے طریقے ہو سکتے تھے انہوں نے وہ سب اپنے قریب رکھے ہوتے تھے۔

"ہاں اس کا تو مجھے بھی اطمینان تھا۔ مگر اس وقت میں اس کے پاس اپنی کوئی کمزوری نہیں دے سکتا۔" نائل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"آئی نو سر" سمیع بھی جانتا تھا۔

یہ دو دن ان کے لئے بے حد اہم تھے۔

کھانے کے بعد معمول کے مطابق یماما نائل کی اسٹڈی روم میں کافی کا مگ لے کر آئی۔ آجکل وہ بہت زیادہ مصروف ہوگیا تھا۔

" تھینکس۔۔بیٹھو تم سے کچھ بات کرنی ہے" نائل اس لمحے بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"کل وقار اور وہاج کے کیس کی سماعت ہے" اسکی بات پر یماما چونکی۔

"کل صبح دس بجے ایک کالے شیشوں والی گاڑی تمہیں کورٹ تک پہنچادے گی۔

تم نقاب میں وہاں جاؤ گی۔ اور میں ایک سیکورٹی گارڈ کے روپ میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔ ہم کورٹ میں موجود رہیں گے۔ میرا ایک بندہ سمیع بھی وہاں ہو گا۔ میں نے مختلف جگہوں سے وقار اور وہاج کے لئے مختلف گواہ ڈھونڈے ہیں۔ اور ان سب کو اپنی قید میں رکھا ہوا ہے۔

ان سب گواہوں کے بعد آخری گواہ تم ہو گی۔ فاران اس کیس کو اب ہینڈل کر رہا ہے جو تمہارے مرنے کی جھوٹی خبر کے باعث ادھورا رہ گیا تھا" پرت در پرت بہت سی حقیقتیں وہ یماما پر کھول رہا تھا۔

وہ حیران بس اسے سن رہی تھی۔

"اور پھر تمہارے مرنے والے کیس میں وقار نے جس بندے کو تمہارے پیچھے لگایا تھا اور جس نے تمہاری گاڑی کو ٹکر ماری تھی۔ وہ بھی پیش ہو گا۔ اور اس کے پیش ہونے کے بعد میں تمہیں پیش کروں گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تم نے ایک ایک حقیقت ہماری فیملی کے بارے میں بھی وہاں کھولنی ہے۔وہ سب پیپرز میں تمہیں دوں گا۔تم نے وہ کورٹ میں پیش کرنے ہیں۔ہاں مگر مجھے وہاں پوائنٹ آوٹ نہیں کرنا اور نہ ہی یہ بتانا ہے کہ تمہاری فیملی میں تمہارے علاوہ میں بھی زندہ ہوں۔

مجھے تم گمنام ہی رہنے دو گی۔صرف اپنا بتاؤ گی کہ تم صرف زندہ ہو۔

تم سمجھ رہی ہونا" نائل بہت بڑی ذمہ داری اسکے سر ڈال رہا تھا۔مگر یہی وقت تھا اسے پورا کرنے کا اور اپنے دشمنوں کو بے نقاب کرنے کا۔

آنکھوں میں آنسو لئے وہ نائل کو دیکھ رہی تھی۔

"یماما۔۔یہ آنسو کیوں آجاتے ہیں یار۔۔پلیز مجھے اپنی نڈر یماما کو دیکھنا ہے ہر لمحہ۔مجھے ایسا کیوں لگتا ہے میری وہ یماما کھو گئی ہے" نائل نے اسکے دونوں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کو مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑا۔

"پتہ ہے نائل۔۔۔منزل جب تک قریب نہ ہو۔۔تب تک اسے قریب دیکھنے کے لئے انسان تگ ودو کرتا ہے اور اس تگ ودو میں جذبات کہیں معدوم ہو جاتے ہیں۔مگر جب منزل سامنے نظر آنے لگے تب سب سے پہلے تشکر کا اظہار کرتے آنسو ہی ساتھ دینے کو آگے بڑھتے ہیں۔

بس مجھے لگ رہا ہے ہماری منزل اب قریب ہی ہے" یماما کی بات پر نائل ہولے سے مسکرایا۔ عقیدت سے اسکے ہاتھوں پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی۔

"ان شاء اللہ۔۔ بس تم نے گھبرانا نہیں۔" نائل نے اس کا ہاتھ تھپتھپایا۔

"اچھا یہ تو بتائیں۔۔ میری ہم شکل کہاں سے ڈھونڈی تھی" یماما نے آنسو پیتے بات بدلی۔ وہ نائل کو اب کبھی خود سے مایوس نہیں کرنا چاہتی تھی وہ جیسا چاہتا تھا ویسی ہی رہنا اور بننا چاہتی تھی۔ لہذا ابھی سے آنسوؤں کو خیرباد کہہ دیا۔ انہیں گالوں پر گرنے نہیں دیا۔

"یار میری ایک دوست ہے۔۔ دوست بھی کیا۔۔ بس بہن سمجھ لو۔۔ بہت اچھی وہ بھی اسی یتیم خانے میں تھی جہاں میں تھا۔ اسکی شکل تم سے بہت ملتی ہے۔ بس تب سے وہ میرے ساتھ ہے۔

میری ٹیم میں ہے۔۔ اور جب تمہیں اغوا کروانا تھا۔ تو تمہارا نعم البدل وہ لگی۔

اسے تھوڑا سا میک اپ کر کے بالکل تمہاری طرح بنا دیا۔" نائل مزے سے اپنی کارگزاری دکھا رہا تھا۔

"مجھے اس سے ملنا ہے" یماما نے اپنی خواہش ظاہر کی۔

"جلد ہی ملواؤں گا۔ اور اب کافی گرم کر کے لے آؤ۔ کیونکہ تمہیں دیکھنے کے چکر میں کافی یاد ہی نہیں رہی" شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"مجھے دیکھنے کہ اپنی سٹوریاں سنانے کے چکر میں" یماما نے آنکھیں دکھاتے کافی کا مگ اٹھایا۔

نائل کی شرارت پر مسکراتے ہوئے باہر گئی۔

اگلے دن صبح نائل اس سے پہلے ہی گھر سے جا چکا تھا۔ اسے نو بجے تک تیار ہونے کا آرڈر دے گیا تھا۔

شمس تو جانتے تھے مگر مہک کو بتایا گیا تھا کہ یماما کسی ضروری کام کے سلسلے میں کچھ دیر کے لئے باہر جائے گی۔

مہک کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ انہوں نے گھر پر ہی رہنا تھا۔

یماما سادہ سا میرون اور زنک کا مینیشن کا لباس پہنے بڑی سی چادر اپنے گرد لپیٹے تیار تھی۔

ناشتے کے نام پر اس نے فقط ایک چائے کا کپ ہی پیا تھا۔

"بیٹا صحیح سے لو نا۔ پتہ نہیں کب تمہاری واپسی ہو؟" مہک محبت بھرے انداز میں سلائس اسکی جانب بڑھاتے ہوئے بولیں۔

"نہیں آنٹی ابھی نہیں۔ ان شاء اللہ واپسی پر خوب سیر ہو کر کھاؤں گی" یماما کے لہجے کی گہرائی کو مہک نہیں جان سکیں۔

"آنٹی۔۔" یماما چائے کے کپ سے آخری سپ لیتے مگ رکھتے یکدم مہک کو پکار اٹھی۔

"جی بیٹا" ممتا سے چور لہجے نے یماما کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بھر دیا۔

یماما نے یکدم مہک کے دونوں ہاتھ تھام لئے۔

ڈائننگ ٹیبل پر وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھی تھیں۔

مہک یماما کے انداز پر چونک گئیں۔

"دعا کیجئے گا میں جس مقصد کے لئے جا رہی ہوں اس میں کامیاب ہو جاؤں" کپکپاتے لبوں سے وہ بمشکل اتنا ہی کہہ سکی۔

مہک اسکے انداز پر ٹھٹھکیں۔

"کیا بات ہے میرے بچے۔ کوئی پریشانی کی بات ہے" وہ پریشان ہو اٹھیں۔ جب سے نائل نے یماما سے محبت کا اظہار کیا تھا وہ انہیں اور بھی عزیز ہو گئی تھی۔

یماما آنسو پیتے لبوں پر مسکراہٹ سجائے نفی میں سر ہلا گئی۔

"چھوٹے ہوتے جب بھی کسی خاص مقصد کے لئے گھر سے نکلتی تھی اماں سے کہتی تھی آپ دعا کریں آپ کی دعا سے میں کامیاب ہو جاؤں گی۔ مجھے لگتا ہے ماں کوئی بھی ہو کسی کی بھی ماں کے دل سے نکلی دعا ضرور پوری ہوتی ہے۔ بس اسی لئے آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لئے بھی ویسی ہی دعا کریں جیسی آپ نائل کے لئے کرتی ہیں" یماما انہیں بتا نہیں سکتی تھی کہ وہ اس کے لئے کیا ہیں۔ نائل کے حوالے سے وہ اسے عزیز ترین تھیں۔

"میرا بچہ۔۔ اللہ تمہاری ہر جائز مراد بر لائے۔۔ آمین" مہک اسکے معصوم سے انداز پر صدقے واری جاتیں محبت سے اسے ساتھ لگا کر خود میں بھینچتیں صدق دل سے دعا دینے لگیں۔

"آمین۔" یماما نے بھی زیر لب کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسی لمحے باہر کسی گاڑی کا ہارن بجا۔

"مجھے لگتا ہے تمہیں گاڑی لینے آ گئی ہے" مہک سے الگ ہوتے وہ چادر سنبھالتی رہائشی حصے سے نکل کر پورچ سے گزرتی باہر گیٹ پر آئی۔

گیٹ سے نکلنے سے پہلے وہ چہرے کو چادر سے نقاب کی صورت ڈھانپنا نہیں بھولی۔

ایک مسلح ڈرائیور دروازہ کھولے اس کا منتظر تھا۔

یماما گاڑی کے اندر خاموشی سے بیٹھ گئی۔

فرنٹ سیٹ پر ایک اور گارڈ بھی موجود تھا۔ ڈرائیور نے سیٹ سنبھالتے ہی گاڑی چلا دی۔

یمامانے ہاتھ میں وہ فائل مضبوطی سے تھام رکھی تھی۔ جو صبح نائل اسکے کمرے میں رکھ گیا تھا۔

اس میں وہ سب ثبوت موجود تھے جن میں صاف صاف واضح ہوتا تھا کہ وہاج اور سر تاج نے چودہ سال پہلے یماما اور نائل کے گھر کو نذر آتش کر دیا تھا۔

نہ صرف ثبوت تھے۔ بلکہ ایک سی ڈی بھی موجود تھی جس میں اس علاقے کے ان لوگوں کے بیان موجود تھے جو آگ لگانے میں شامل تھے۔ اور اب وہ پولیس کی حراست میں تھے۔

چند ہی منٹوں بعد وہ عدالت کے سامنے کھڑی تھی۔ جیسے ہی گاڑی سے اتری اگلی سیٹ پر موجود سیکورٹی گارڈ حرکت میں آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یماما کے نیچے اترتے ہی وہ بھی اسکے ہمقدم ہوا۔یماما لمحہ بھر کو جھجھکی۔

"میں ہر پل تمہارے ساتھ ہوں ڈئیر۔گھبراؤمت" سیکورٹی گارڈ کی بات سن کر یماما لمحہ بھر کو حیرت زدہ ہوئی۔

وہ کوئی اور نہیں نائل تھا۔بالکل بدلے ہوئے روپ میں۔گھنی مونچھیں اور خوبصورتی سے ترشی ہوئی داڑھی چہرے پر سجی تھی۔آنکھوں پر کالے شیشوں والی عینک لگا رکھی تھی۔چہرے کے خدوخال کو شاید میک اپ سے بدل دیا گیا تھا۔سیاہ یوسیفارم میں ہاتھ میں گن اٹھائے سر پر ٹوپی پہنے وہ اس کا محافظ۔۔اس کا نائل تھا۔

یماما کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی۔

یکدم اندر باہر اطمینان بھر گیا۔

اعتماد سے قدم اٹھاتے چند لمحوں میں کمرہ عدالت میں موجود تھی۔

فاران اگلی نشستوں پر بیٹھا نظر آگیا۔

یماما کے چہرے پر ابھی بھی نقاب تھا اسی لئے کوئی اسے پہچان نہیں سکا۔

نائل اسے لئے خاموشی سے پچھلی نشستوں پر بیٹھ گیا۔

وہاج اور وقار دونوں اپنے وکیل کے ہمراہ موجود تھے۔

نائل اور یماما سے آگے کی دو رو چھوڑ کر تیسری میں سمیع بھی موجود تھا۔پولیس کے لبادے میں نہیں۔بلکہ گواہوں میں سے جو یماما کے اغوا کئے جانے والے قصے کو کھولنے والا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جج نے ابھی سماعت شروع نہیں کی تھی کہ فاران کو اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔ موڑ کر دیکھا تو سیمی موجود تھی۔

وہ حیران ہوا۔ اس نے فاران کو اپنے آنے کے بارے میں باخبر نہیں کیا تھا۔

فاران کچھ کہنے لگا کہ اس نے ہونٹوں سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ایک فائل اسکی جانب بڑھائی۔ پھر اسکے کان کے قریب جھکی۔

"اس میں چند اور راز ہیں۔ امید کرتی ہوں کہ جتنا سمجھدار وکیل میں نے آپ کو جانا ہے۔۔ آپ اس سے بھی زیادہ سمجھداری کا مظاہرہ کرکے اس فائل میں موجود رازوں کو بہت احسن طریقے سے آخری کیل کے طور پر اس کیس میں ٹھونکیں گے۔

اورہاں اس میں دو اور گواہان کو پیش کرنے کا عندیہ بھی ہے۔ امید کرتی ہوں ان دونوں کو پیش کرتے وقت آپ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں گے۔" فاران کو وہ کیا کچھ کہہ رہی تھی اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔

ابھی سماعت شروع ہونے میں چند منٹ رہتے تھے۔

سیمی اپنی بات مکمل کرکے وہاں سے جاچکی تھی۔

فاران حیرت کے زیر اثر فائل کو کھول کر جلدی جلدی پڑھنے لگا۔

اور جو راز اس میں کھلے۔ اسے اپنے جذبات پر قابو رکھنا واقعی میں مشکل لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یماما جسے وہ سب مردہ سمجھے تھے وہ زندہ تھی۔ اور اسی عدالت میں اس لمحے موجود تھی۔ کیونکہ آخری گواہ کے طور پر اسے ہی آنا تھا۔

فاران نے آنکھیں بند کرکے بمشکل اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو روکا۔

گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ وہاں یماما کی صورت والی کوئی لڑکی موجود نہیں تھی۔ ہاں مگر ایک لڑکی گارڈ کے ساتھ کالی چادر میں منہ پر نقاب کئے بیٹھی تھی۔

اسی لمحے یماما کی نظریں بھی فاران کی سمت اٹھیں۔

اور بس فاران سمجھ گیا یماما کہاں ہے۔

دونوں چند لمحے ایک دوسرے کی جانب دیکھتے رہے۔

"یہ تمہارا صرف دوست ہی ہے نا؟" نائل نے خشمگیں نظروں سے فاران کو دیکھا۔

"نہیں۔۔ صرف دوست نہیں بہترین دوست ہے" یماما اسکی جیلسی پر مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے بولی۔

"اتنی محبت سے تم نے کبھی مجھے تو نہیں دیکھا" ایک اور شکوہ۔

فاران اب رخ موڑ چکا تھا اور یماما بھی رخ موڑے ایک مسکراتی نگاہ نائل کے چہرے پر ڈالے ہولے سے ہنسی۔

"جن سے محبت ہو انکی جانب تو نگاہ ہی نہیں اٹھتی" یماما کے اعتراف پر نائل نے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کو بمشکل ہونٹوں میں دبایا۔

اسے لگا ہر سو اطیمنان پھیل گیا ہو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فاران کافی حد تک خود کو سنبھال چکا تھا۔

چند لمحوں میں جج نے سماعت شروع کرنے کا حکم دیا۔ اور سب سے پہلے فاران کو بولنے کا موقع دیا۔

فاران کوٹ کے بٹن بند کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

"شکریہ سر"

"سر جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ ملک خاندان پہ بہت سے غلط کاموں میں ملوث ہونے کے باعث چند اہم کیس شروع کیئے گۓ ہیں۔

ان کیسز کے بہت سے ثبوت مہیا ہونے پر سر تاج ملک تو آج جیل کے پیچھے ہیں ہی۔ مگر ان کے بیٹے اور بھائی بھی کسی صورت ان کیسز سے مبرا نہیں ہیں۔

کرپشن کے کیس کے علاوہ حال ہی میں وہاج ملک پر دہشت گردوں کا ساتھ دینے اور انہیں غیر قانونی طریقے سے ملک میں آنے کی سہولت انہوں نے ہی مہیا کی" فاران کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہو پائی تھی کہ سر تاج اور وقار کا وکیل چلا اٹھا۔

"جج صاحب یہ میرے معقل پر الزام ہے۔۔ کرپشن سے نکل کر اب انہوں نے اور بھی الزام میرے معقل پر تھوپنا شروع کر دیئے ہیں" وہ غصے میں فاران کو جھٹلا رہا تھا۔

"اتنے ہی یہ سچے ہیں تو ثبوت پیش کریں" وہ فاران کو چیلنج کرنے والے انداز میں بولا۔

فاران ہولے سے مسکرایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور ایک جانب کھڑے پولیس افسران کے ساتھ نقاب میں لپٹے تین ملزموں کا کپڑا ہٹانے کا اشارہ کیا۔

انکے چہرے سے کپڑے ہٹتے ہی سر تاج اور وقار کو لگا کہ زمین اور آسمان گھوم چکے ہیں۔ وہ کوئی اور نہیں

وہی دو غیر ملکی اور سر تاج کا بیٹا تھا جنہیں نائل نے مشن کے طور پر اسکے فارم ہاؤس سے اٹھوایا تھا۔

"میرا خیال ہے میرے ساتھی وکیل کے معقل شاید ان میں سے اب اپنے بیٹے کو بھی پہچاننے سے انکار کر دیں گے" فاران نے بھنویں اچکا کر فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے سر تاج کی جانب دیکھا۔

جس پر گڑھوں پانی گر چکا تھا۔

"جج صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میرے یہ مجرم کٹہرے میں آکر اپنا اپنا ریکارڈ کروائیں۔ تا کہ یہاں موجود ہر شخص کو یقین ہو جائے کہ اس خاندان کا دہشتگردی کے بہت سے واقعات میں حصہ تھا" فاران کے کہنے پر جج نے ان تینوں کو باری باری کٹہرے میں بلا کر ان کے بیان ریکارڈ کروائے۔

تینوں نے آکر اس بات کا باری باری اعتراف کیا کہ سر تاج کے کہنے پر چار سے پانچ اہم مقامات پر انہوں نے اپنے بندے خود کش حملے کے طور پر تیار کروا کر بھیجے تھے۔

"اور سر اسکے علاوہ یہ ان تینوں کو خفیہ طریقے سے چرس اور ہیروئن سے بھرے ٹرکوں میں چھپا کر بارڈر پار کروانا چاہتا تھا۔

اور بہت عرصے سے یہ بہت سے کالج اور یونیورسٹی کے طلبا اور طالبات کو چرس اور ہیروئن بھی فراہم کرتا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت میرا ایک اور گواہ دے گا" فاران کے کہتے ہی پولیس آفسرز نے ایک اور بندہ کٹہرے میں لا کھڑا کیا۔

جو کوئی اور نہیں وہی پٹھان تھا جس کے گھر یماما اور نائل ایک رات رہے تھے۔

"صاحب یہ پچھلے پانچ سال سے میرے ساتھ کام کرتا ہے۔ صاحب مجھے معاف کر دو۔ میں پیسوں کی خاطر اسکی باتوں میں آگیا۔ مگر اب میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ ہم غریب لوگ تھے۔ جنہیں اس نے ان کاموں پر مجبور کیا۔ اور پھر پیسوں کے لالچ میں ہم نے اس کا غلط کاموں میں ساتھ دیا۔" وہ ہاتھ جوڑے سب اعتراف کرتے کرتے معافی مانگ رہا تھا۔

"یہ یہ غلط کہہ رہا ہے۔ سب جھوٹ ہے جج صاحب۔ یہ ان بندوں کو چند پیسے دے کر گواہ بنا کر لایا ہے" سر تاج اور وقار کا وکیل پھر سے انہیں جھٹلانے لگا۔

"ٹھیک ہے اگر یہ جھوٹ ہے تو یہ فون کالز سن لو" فاران نے کہتے ساتھ ہی ایک ریکارڈنگ اونچی آواز میں لگا دی۔

کمرہ عدالت میں پہلے ہی خاموشی تھی موبائل کے ساتھ اس نے ایک پورٹیبل اسپیکر لگایا ہوا تھا۔ جس کی بدولت پورے کمرہ میں آواز گونجنے لگی۔

"ہیلو"

"جی استاد"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک کام کرو۔ جو چرس اور ہیروئن کا ٹرک تم بارڈر کے اس پار بھیج رہے ہو۔ اس میں میرے دو غیر ملکی دوست بھی ہیں انہیں بھی کسی طرح بارڈر پار کروادو۔

میرے بیٹے کے پاس ہیں وہ دونوں۔ وہاں سے میرا ایک بندہ انہیں تم تک پہنچا دے گا۔ آگے کا کام تمہارا ہے"

"استاد فکر ہی نہ کریں۔ بڑے آرام سے میں انہیں بارڈر پار کروادوں گا"

"ٹھیک ہے شاباش" پورے کمرے میں سر تاج اور اس پٹھان کی آواز گونج رہی تھی۔

"اگر اب یہ اپنی آواز پہچاننے سے بھی انکار کر دیں گے تو سر آپ ہی بتائیں کیا کیا جائے" فاران نے سر تاج پر طنز کیا۔

"آپ کے پاس اپنی صفائی میں کہنے کو کچھ ہے" جج کا رخ اب دوسرے وکیل کی جانب تھا۔

"یہ سب بے بنیاد ہے" سر تاج چلایا۔

"ثبوت کو آپ بے بنیاد کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اگر آپ سچے ہیں تو اپنی سچائی کا ثبوت پیش کریں" جج نے سیدھا سا حل نکالا۔

مگر وہ جانتے ہی نہیں تھے کہ وہ کس کے شکنجے میں پھنسے ہیں۔

نائل۔۔۔۔ وہ بلا تھی جس کی سوچ تک اس کا کوئی دشمن کبھی رسائی نہیں پا سکا تھا۔

وہ ایسے ایسے کارڈ کھیلتا تھا کہ سب کی سب بازی ہی الٹ جاتی تھی۔ اور جیت اسی کے حصے میں آتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور میرا آخری گواہ۔۔ جسے وقار ملک نے اس تمام قصہ کے شروع ہوتے ہی مروانے کی سازشیں اختیار کیں۔

کچھ عرصے پہلے ایک کار حادثے میں اسے مروا بھی دیا گیا۔

مگر افسوس۔ موت اتنی ہی آسان ہوتی تو ہر شخص اپنے دشمن کو اتنی ہی آسانی سے مار دیتا۔

مگر موت برحق ہے اور جب تک اللہ نہ چاہے واپسی کا بلاوا آ ہی نہیں سکتا۔

میری آخری گواہ۔۔۔۔"فاران نے چند پل رک کر وقار کا زرد پڑتا چہرہ دیکھا۔

اور پھر پیچھے مڑ کر کالی چادر میں موجود یماما کو آگے آنا کا اشارہ کیا۔

اس کی نظریں بے اختیار نائل کی جانب اٹھیں۔

نائل نے سامنے دیکھتے ہولے سے اسکے ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ سے چھو کر جانے کا عندیہ دیا۔

یماما ہولے سے فائل کو سینے سے لگائے اٹھی۔ کالی چادر اب چہرے سے ہٹا دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے ہر اٹھتے قدم میں دشمن کو روند دینے والا عزم تھا۔

ہولے سے وہ کٹہرے میں کھڑی ہوئی۔ اپنی پر اعتماد فاتح نظریں وقار کے پتھریلے چہرے پر ٹکائیں۔

"میں یماما نائل۔۔ وہ وکیل تھی جس نے یہ کیس شروع کیا تھا۔ یہ کیس اسی لئے شروع کیا تھا۔ کہ بہت سال پہلے اس خاندان نے میرے خاندان پر ظلم اور بربریت کا وہ پہاڑ توڑا تھا کہ میں نے اپنا ہر رشتہ کھو دیا۔

میرے جان سے پیاروں کو زندہ جلا دیا گیا۔ صرف اسی لئے کہ انہوں نے سر اٹھا کر جینے کی خواہش کی تھی۔

جب اللہ نے ہر انسان کو برابر کہہ دیا پھر یہ فرعون کون ہوتے ہیں لوگوں کو خدا بن کر اپنے پیروں تلے روندنے والے۔ انہیں کیڑے مکوڑے سمجھ کر انکی زندگیوں کا فیصلہ کرنے والے۔"

یماما کی آنکھوں میں چمک تھی اور لہجہ چیر دینے والا۔

"سر آپ مجھے بتائیں۔ آپ تو اس انصاف کے منصب پر فائز ہیں۔ وکیل بنتے ہی ہمیں یہ سکھایا جاتا ہے کہ انصاف کرنا ہے۔ حقدار کو اس کا حق دینا ہے۔

پھر ان بڑے بڑے وزیروں کے پاس ایسا کون سا اختیار ہے کہ یہ کسی غریب کی اولاد کو اس کا حق نہیں دینے پر تیار۔ اور اگر کوئی انکی مرضی کے خلاف جائے تو یہ اسے مسل کر رکھ دیتے ہیں۔

میری کہانی ایک عام سی کہانی ہو شاید مگر میرے لئے وہ اتنی خاص تھی کہ میں نے اپنی تمام زندگی اسی پر تیاگ دی کہ ان حوس کے مارے پجاریوں کو ایک نہ ایک دن انکے کئے کی سزا دلواؤں گی۔ اور وہ سب لوگ جو اب بھی انکے ظلم کا شکار ہیں انہیں رہائی دلواؤں گی۔۔" یہ کہتے ہی یماما نے الف سے یہ تک اپنے خاندان پر ہونے والے ظلم کی ایک ایک بابت بیان کی۔

"یہ تمام ثبوت موجود ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے میرے گھر کو اس رات نذر آتش کیا تھا وہ پکڑے جا چکے ہیں۔ اور اپنے اپنے تماما بیانات اس میں ریکارڈ کروا دیئے ہیں۔

اس وقار ملک نے مجھے دھمکیاں دیں۔ میرے آفس آکر مجھے ڈرایا۔ اور پھر مجھے مروانے کا منصوبہ بنایا۔

مگر ایجنسیوں میں موجود محافظوں نے مجھے بچالیا۔ اور کیسے بچایا۔ اس کا بیان سمیع ارشد آپ کو بتائیں گے" یماما نے کٹھرے سے باہر آتے کہا۔

سمیع اپنی سیٹ سے اٹھ کر اب کٹھرے میں آچکا تھا۔

اور پھر وقار کی ایک ایک اصلیت کو کھول کر پیش کیا۔

بہت ساری فوٹیجز بھی مہیا کیں۔ نہ صرف یہ۔

بلکہ جس بندے کو وقار نے اس دن یماما کے پیچھے لگایا تھا اسے بھی گواہ کے طور پر پیش کیا۔

تماما بیانات سننے کے بعد جج نے اپنا فیصلہ تیار کیا۔

"ان تمام گواہان اور ثبوتوں کے پیش ہونے کے بعد عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ نہ صرف ملک خاندان کے سب اثاثے ضبط کر لئے جائیں گے۔ بلکہ سرتاج کو دہشتگردی کے کیس میں ملوث ہونے کے سبب پھانسی کی سزا سنائی جاتی ہے۔ اور وقار کو عمر قید کی سزا دی جاتی ہے۔" یماما نائل کے ساتھ بیٹھی دم سادھے یہ فیصلہ سن رہی تھی۔

جج کی بات مکمل ہوتے ہی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رو پڑی۔

نائل نے آنسوؤں کو بڑی مشکل سے پیا۔ آج اس لمحے یقیناً انکا خاندان ان دونوں پر رشک کر رہا ہو گا۔

نائل نے یکدم سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔

اس لمحے اللہ کا شکر ادا کرنے سے بڑھ کر اور کچھ نہیں تھا۔ جس نے ہر لمحہ اسے ہمت حوصلہ دیا۔ اسکی مدد کی۔

یکدم ایک بھاری ہاتھ اسکے کندھے پر ٹھہرا۔

نم آنکھوں سے بھی وہ مسکرا دیا۔ ایک بار پھر اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اسکے حقیقی ماں باپ کے کھونے پر بھی اس نے شمس اور مہک جیسے ماں باپ اسے عطا کر کے اسے اکیلا نہیں ہونے دیا۔

وہ کندھے پر ٹھہرے اس ہاتھ کے لمس سے بہت اچھے سے واقف تھا۔

شمس کے سوا کون ہو سکتا تھا۔

انکے بیٹے کی زندگی کا سب سے اہم فیصلہ ہو رہا تھا وہ کیسے اس لمحے اسے اکیلا چھوڑ دیتے۔

نائل نے بایاں ہاتھ اپنے دائیں کندھے پر رکھے انکے ہاتھ پر ٹکایا۔

انہوں نے وہی ہاتھ تھپتھپا کر گویا اسے مبارک دی۔

اور پھر وہاں سے چلے گئے۔

اب گھر جا کر شکرانے کے نفل بھی تو پڑھنے تھے۔ اور مہک کو بھی بتانا تھا کہ انکی بہو کوئی اور نہیں یماما ہی ہے۔

"چلو" نائل نے اپنے پاس بیٹھی روتی ہوئی یماما کو مخاطب کیا۔

اس سے پہلے کہ وہ چہرے سے ہاتھ اٹھا کر کچھ کہتی۔

فاران انکے قریب آچکا تھا۔

"یماما" پھڑ پھڑاتے لبوں سے وہ بمشکل اتنا ہی کہہ سکا۔

یماما اسے دیکھ کر ایک بار پھر آنسو بہاتی۔ کھڑی ہوئی۔

اب کی بار وہ اسکے کندھے سے لگ چکی تھی۔

نائل جانتا تھا کہ فاران اور اسکی فیملی یماما کے لئے وہی مقام رکھتے ہیں جو شمس اور مہک اسکے لئے رکھتے ہیں۔

لہذا چپ چاپ بیٹھا رہا۔

فاران کا چہرہ بھی آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔

"تمہیں کس قدر مس کیا ہم نے۔ تم اندازہ بھی نہیں کر سکتیں" یماما اسکے کندھے سے ہٹی تو وہ کچھ بولنے کے قابل ہوا۔

"یہ سب ضروری تھا" یماما نے آنسو صاف کرتے فاران کے نم چہرے کی جانب دیکھا۔

"ہاں اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔ یہ سب نہ ہوتا تو یہ اس طرح بے نقاب نہ ہوتے۔ تمہیں بہت بہت مبارک ہو۔ آج تمہارے دشمن اپنے انجام کو پہنچے"

"صرف میرے نہیں فاران۔ میرے ملک کے دشمن۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی اسی بات کی ہے۔ کہ مجھ جیسے نجانے کتنے گھر انکے ظلم سے نجات پا چکے ہیں" یماما نے مسکراتے ہوئے اسکی تصحیح کی۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"بے شک "فاران نے بھی اعتراف کیا۔

"تم کہاں ہو آجکل "فاران کو یکدم خیال آیا۔

"فاران۔۔مجھے نائل مل گ ئے ہیں "یماکے لہجے میں بے تحاشاخوشی تھی۔

اوراسکی یہ خوشی فاران کو ہر گزبری نہیں لگی۔بلکہ خوشگوارسی حیرت ہوئی۔

"واقعی "وہ بھی اسی حیرت بھری خوشی کے باعث بولا۔

"ہاں میں آجکل انہی کے ساتھ ہوں۔مگر جلد ہی گھر کا چکرلگاؤں گی۔مااوربابا کو میرابہت سلام دینا۔

میں کوشش کروں گی کہ آج شام ہی گھر کا چکرلگاؤں "نائل اب کھڑاہوچکاتھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میم۔۔سر کی کال آئی ہے۔گھر چلیئے" اس سے زیادہ وہ یہ جذباتی ملاقات سکون سے سہہ نہیں سکتا تھا۔

"جی جی" یماما نے یکدم پیچھے مڑ کر نائل کو دیکھا۔

"تم کہاں رہتی ہو۔۔جگہ کا بتا دو۔میں خود آجاؤں گا تم سے ملنے" فاران نے بے چینی سے کہا۔

"میم سر کی بار بار کال آرہی ہے" نائل نے ایک بار پھر مداخلت کی۔

"ہاں ہاں چلو۔۔میں گھر جا کر تمہیں کانٹیکٹ کروں گی" یماما نے عجلت میں کہا۔اور نائل کے آگے آگے چل پڑی۔

اسے خیال ہی نہیں رہا تھا کہ نائل اسکے لئے کتنا پوزیسیو ہے۔اسے اب یاد آیا۔فاران سے ملتے وقت وہ اتنی جذباتی ہو گئی تھی کہ اسکے کندھے سے ہی لگ گئی۔

جبکہ نائل وہیں موجود تھا۔

اب اسے خفت اور شرمندگی نے گھیر لیا۔

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے کن اکھیوں سے اگلی سیٹ پر بیٹھے نائل کو دیکھا۔

ڈرائیور کی موجودگی کے باعث وہ نائل سے مخاطب نہیں ہو سکتی تھی۔

شام میں نائل فاران، ربیعہ اور احمد کو خود لے کر گھر آیا تھا۔

شمس نے بھی مہک کو سب حقیقت بتا دی تھی۔ وہ بے تحاشا خوش تھیں۔ خاص طور پر یہ سوچ کر کہ نائل کو اسکی اصل محبت مل گئی۔

اس سے بڑھ کر انکے لئے اور کوئی خوشی کی بات نہیں تھی۔

شام میں سب اکٹھے تھے۔

یماما نے تشکر بھری نظروں سے نائل کی جانب دیکھا۔

جس کے سبب یہ سب ممکن ہو سکا تھا۔

وہ اسکی محبتوں۔۔ حتی کہ اسکی دھڑکنوں تک کا امین تھا۔

اگر یماما نے خود کو اسکے لئے سینت سینت کر رکھا تھا۔ تو اس نے بھی کہین کوئی خیانت نہیں کی تھی۔

نائل نے انہیں سب بتا دیا تھا سوائے اس بات کہ۔ کہ نائل نے ہی یماما کو اغوا کیا تھا۔ وہ سب قصہ وہ ان سے چھپا گیا تھا۔ بس اتنا بتایا تھا کہ شمس کی ٹیم نے اسے حفاظت کے طور پر اسکے فلیٹ سے اٹھوالیا تھا۔

اور پھر شمس نے ہی نائل کو بتایا تھا کہ اسکی بیوی کو انہوں نے اپنے پاس رکھا ہے۔

پھر یماما کی زندگی بچانے کے عوض اسے منظر عام پر نہیں لایا گیا۔

اور یہ کہ نائل کا تعلق بھی پولیس کے محکمے سے ہے۔ مگر عام پولیس نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بیٹا مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں آرہا میری بیٹی میرے پاس میرے سامنے ہے" ربیعہ یماما کو اپنے ساتھ لگائے نم لہجے میں بولیں۔

"مجھے بھی یقین نہیں آیا تھا" نائل نے یماما کی جانب دیکھتے زیر لب کہا۔

"بھائی صاحب آپ سے ایک عرض کرنی ہے" مہک احمد کی جانب دیکھ کر بولیں۔

"جی جی بھابھی پلیز کہیئے" احمد عاجزی سے بولے۔

"میں اب اپنی بہو کو رخصت کرکے اپنے گھر پورے رسم ورواج کے ساتھ لانا چاہتی ہوں" یماما نے یکدم نائل کی جانب دیکھا۔

جس کی چمکتی آنکھیں پہلے سے ہی اسکی جانب رخ کئے ہوئے تھیں۔ یماما نے اسے خود کو دیکھتا پا کر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

"ارے میرے دل کی بات کہہ دی۔ میں تو کب سے اسکی شادی کی خواہش رکھے ہوئے تھی" ربیعہ نے بھی مسکراتے ہوئے مہک کی حوصلہ افزائی کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو بس پھر ویک اینڈ آنے میں دو دن باقی ہیں۔ ایک دن مہندی اور پھر اگلے دن بارات رکھ لیتے ہیں" مہک نے منٹوں میں سب طے کرلیا۔

"ارے اتنی جلدی۔۔ میری بیٹی کو چند دن تو میرے پاس رہنے دیں" ربیعہ مہک کے یوں ہتھیلی پر سرسوں جمانے پر گھبرا کر بولیں۔

"اب ان شاء اللہ ہم دونوں کے ہی پاس رہے گی۔ فکر کیوں کرتی ہیں۔ مگر میرا خیال ہے اب دیر نہیں کرنی چاہئیے۔۔ ہے نا شمس" انہوں نے شمس کی بھی تائید چاہی۔

"مہک صحیح کہہ رہی ہیں۔ ویسے بھی نائل اگلے ہفتے ایک کورس کے سلسلہ میں ایک سال کے لئے کینیڈا جارہا ہے۔ تو بہتر ہے کہ بیوی کو ساتھ لے کر جائے" شمس کی بات پر یماما نے اپنی جھکی ہوئی نظریں اٹھا کر بے یقینی سے نائل کو دیکھا۔

اس نے ایسی کوئی بات اسے نہیں بتائی تھی۔

نائل کی نظروں نے ایک بار اسکا طواف کیا۔

"ارے ضرور کیوں نہیں۔ پھر تو ٹھیک ہی ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں" احمد نے بھی فوراہاں میں ہاں ملائی۔

فاران نے یماما کے خوشی سے جگمگاتے چہرے کی جانب دیکھا۔

ہلکی سی کسک دل میں اٹھی۔ مگر یہ سوچ کر معدوم ہوگئی کہ وہ کسی کی امانت ہے۔ کسی کی منکوحہ ہے۔ لہذا اسکے بارے میں یہ سوچنا اب اسے زیب نہیں دیتا۔

اسکی دائمی خوشی کی دعا دل میں مانگی۔

رات میں کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ یماما کو لئے اپنے گھر آگئے۔

کہ اب دو دن بعد تو اسے نائل کے پاس ہی آجانا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات میں گھر آکر یماما نے اپنے کمرے میں جاتے ہی نائل کو کال کی۔

چند دن پہلے ہی نائل نے اسے نیا فون لا کر دیا تھا۔

تیسری ہی بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔

"دوری سہی جائے نا" دوسری جانب سے گنگناتی ہوئی آواز آئی۔

یماما مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔ اسکی فریش سی آواز سن کر اسے کچھ تقویت ملی۔

"جی نہیں۔ میں نے ویسے ہی فون کیا تھا" وہ بھی کہاں مانتی اپنے نام کی وہ ایک ہی تھی۔

"اوہ اچھا۔ ویسے آدھے گھنٹے میں۔۔ میں ویسے کا ویسا ہی ہوں جیسا تم مجھے چھوڑ کر گئیں تھیں" نائل نے مزے سے کہا۔

"مجھے کچھ کلئیر کرنا ہے" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"یار پلیز اب ویڈنگ ڈے کے کلر پر بحث مت کرنا۔ بس وہ ہم دونوں کا بلو ہی ہوگا۔" نائل نے کچھ اور سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں اسکی بات نہیں ہے۔ وہ جو صبح کورٹ میں فاران سے مل کر میں اموشنل ہو گئی تھی" یماما نے جھجھکتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

"یماما۔ فار گارڈ سیک۔ میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ فاران تمہارے لئے کیا حیثیت رکھتا ہے۔

میں تمہارے لئے پوزیسیو ہوں مگر شکی ہر گز نہیں۔

مجھے بہت اچھی طرح اندازہ ہے کہ ہر انسان زندگی میں بہت سے لوگوں اور رشتوں سے محبت کرتا ہے۔اور ہر محبت کا مقام الگ ہوتا ہے۔

جو جگہ فاران کی تمہارے دل میں ہے وہ میں کبھی نہیں لے سکتا۔اور جو میری تمہارے دل میں ہے وہ فاران نہیں لے سکتا۔

میں اتنی چھوٹی سوچ کہ ہر گز نہیں کہ اس سچوئیشن کی حقیقت کو نہ سمجھ سکوں۔

مجھے تم پر بھی پورا اعتماد ہے اور فاران کو بھی میں بہت اچھی طرح پرکھ چکا ہوں۔

یار تم نے یہ بات کہہ کر مجھے شرمندہ کر دیا ہے۔ میں تمہیں اگر اس کے بارے میں چھیڑتا ہوں تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ میں اسے اپنا رقیب سمجھتا ہوں۔" نائل نے ایک ایک بات اتنے عمدہ انداز میں کہی کہ یماما کو اس کا ہمسفر ہونے پر بے حد فخر محسوس ہوا۔

"نائل میں کیا کہوں۔۔ آپ نے تو مجھے اسپیچ لیس کر دیا ہے" یماما نے اپنی سوچ کو الفاظ دیئے۔

"کچھ مت کہو۔ بس آئی لو یو کہہ دو" نائل پھر سے اپنے شرارتی انداز میں لوٹ آیا۔

"یہ دو دن کیسے گزریں گے" یماما کی خاموشی پر وہ پھر سے بولا۔ اس کے لہجے کا بوجھل پن یماما کے لئے اب سہنا مشکل ہو رہا تھا۔

"چلیں ٹھیک ہے پھر بات ہو گی" یماما نے فورا دوڑ لگانی چاہی۔

"بھگوڑی" نائل نے اسکی بات پر بدمزہ ہو کر کہا۔

"تم واقعی اتنی ان رومینٹک ہو یا پھر مجھے چکر دیتی ہو" نائل کی بات پر وہ کھکھلائی۔

"فضول باتوں کا کیا جواب دوں" یماما نے گویا اسے چڑایا۔

"محبت فضول چیز ہے؟" نائل نے سوال کیا۔

"محبت فضول نہیں مگر آپ کا اتنا عجیب و غریب محبت کا راگ الاپنا فضول ہے" یماما نے اسکے سب ارمانوں پر پانی کی بالٹیاں بہادیں۔

"بہت محنت کرنا پڑے گی تم پر" نائل نے افسوس سے کہا۔

"میرا مستقبل تمہیں محبت کے سبق پڑھاتے ہی گزر جانا ہے" نائل کی باتوں پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہی۔

"چلیں اچھا ہے مرنے تک پڑھتے رہنا چاہئیے" یماما پر تو کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"جانی ایک بار ہاتھ لگو۔۔چند دنوں میں ہی پی ایچ ڈی کروادوں گا" نائل نے چیلنجنگ انداز میں کہا۔

"دیکھیں گے" یماما نے بھی مزید چڑاتے ہوئے فون بند کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یماما ہاتھوں پر مہندی لگوائے پیلے اور ہرے جوڑے میں بیٹھی تھی۔ مہندی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا۔

گو کہ تمام فنکشن کمبائن تھا۔ مگر یماما نے جان بوجھ کر اتنا لمبا گھونگھٹ نکالا کہ نائل کو اس کا چہرہ دکھائی ہی نہیں دیا۔

فنکشن ختم ہونے کے بعد اب مہندی لگائے وہ ریلیکس انداز میں بیٹھی تھی۔ایک ہاتھ کی مہندی سوکھ چکی تھی دوسرے ہاتھ کی سوکھنے کا وہ انتظار کر رہی تھی۔

فنکشن میں وہ سمیی سے بھی ملی۔

وہ وہی ہم شکل تھی جس کا ذکر نائل کر چکا تھا۔

مگر فاران نے اسے اپنی دوست کی حیثیت سے متعارف کروایا تھا۔

یماما کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی فاران کی بات سن کر۔کیونکہ اس نے کبھی فاران کے لہجے میں کسی لڑکی کے لئے اتنا انوکھا پن محسوس نہیں کیا تھا۔جتنی دیر فاران اس کا تعارف کرواتا رہا

سیمی بھی بہت لو دیتی نظروں سے فاران کی جانب دیکھ رہی تھی۔

یماما نے اپنے شک کو حقیقت میں دیکھنے کی دل سے دعا کی۔

اس لمحے بھی وہ ان دونوں کو سوچ رہی تھی کہ نائل کا فون اسکے موبائل پر آیا۔

www.kitabnagri.com

یماما سب چھوڑ چھاڑ اسکی بے تابیوں پر ہنسی

"ہیلو" یماما نے مسکراہٹ دبا کر اس ہاتھ سے موبائل اٹھایا جس کی مہندی سوکھ چکی تھی۔

"تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ" نائل کی تپی ہوئی آواز سنائی دی۔

یماما کھلکھلا کر ہنسی۔

"کیوں اب میں نے کیا کیا ہے۔ایک تو مجھ پر ہر وقت الزام لگاتے رہتے ہیں" یماما نے معصومیت کے سب ریکارڈ توڑ ڈالے۔

"اتنا بڑا گھونگھٹ کیوں نکالا۔۔مجھے باقیوں کا خیال نہ ہوتا تو قینچی سے تمہارا وہ گھونگھٹ کاٹ دیتا" نائل کے غصے پر یماما کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"ہنس لو تم۔۔کل تمہاری ہنسی بند نہ کی تو کہنا" نائل کی بات پر اسکے گال دہکے۔

"اچھا فون بند کریں مجھے سونا ہے" یماما نے فوراً اینٹر ابدلا۔

"میری نیندیں غصے سے اڑی ہوئی ہیں۔اور تمہیں سونے کی پڑی ہے۔مجھے تمہیں دیکھنا ہے بس ابھی اور اسی وقت" نائل کی نئی فرمائش پر یماما گھبرا گئی۔

"کیا ہے نائل" وہ گھبراہٹ بھرے انداز میں بولی۔

"کیا ہے۔۔مجھے تمہیں دیکھنا ہے بس" نائل ضدی لہجے میں بولا۔۔

"کچھ گھنٹے ہی رہ گئے ہیں۔پھر دیکھتے رہنا آپ" یماما کی گھبراہٹ بجا تھی۔اس کا کوئی پتہ نہیں تھا۔اسے دیکھنے آ پہنچتا۔

"اور ویسے بھی اتنی تصویریں تو سب نے لی ہیں۔آپ کے پاس بھی پہنچ گئی ہو گی۔اسی پر گزارا کریں" یماما نے جلدی سے اسے رام کرنا چاہا۔

نائل چند پل خاموش رہا پھر گنگنایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

There is another world you are living tonight

Don't want your picture on my sell phone

I want you here with me

Don't want your memory in my head now

I want you here with me

اس کی گمبھیر آواز پر یماما کے ہاتھوں میں پسینہ اترا۔

"ابھی ویڈیو کال کرلو۔۔ پھر کچھ نہیں کہوں گا" نائل کی بات پر اس کا دل پسیج گیا۔

واٹس ایپ پر اسے ویڈیو کال کی۔

سفید کرتے شلوار میں آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کئے۔ موبائل سامنے رکھے۔ اپنے رف اینڈ ٹف حلیے میں کیمرے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں جوڑے تھوڑی کے پاس رکھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ایک ٹک موبائل اسکرین پر ابھرنے والے یماما کے شرمائے ہوئے روپ کو دیکھ رہا تھا۔

یماما نے بس چند لمحوں کے لئے اسکی جگر جگر کرتی نظروں کی جانب دیکھا۔ پھر ہمت نہ ہوئی تو پلکوں کی باڑھ جھکا گئی۔

"آئم سو بلیسڈ ٹو ہیو یو ان مائی لائف" نائل کے تشکر بھرے اظہار پر یماما کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ کھلی۔

"می ٹو" یماما نے بھی اعتراف کیا۔

"چند پل اور انتظار کرنا ہے" نائل نے جیسے خود کو تسلی دی۔

"اب بند کر دوں" یماما نے بمشکل نظر اٹھا کر موبائل اسکرین پر دیکھا۔

"بند کر دو۔ تو اچھا ہے۔۔ اس سے پہلے کہ میں تمہارے پاس آ ہی جاؤں" نائل نے اپنے جذبات پر بڑی مشکل سے بندھ باندھا۔

"سی یو ٹو مورو" نائل کے کہتے ہی یماما نے فوراً کال بند کی۔

پھر اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں پر ہاتھ رکھے بمشکل انہیں اعتدال پر لائی۔

تمام رسومات سے فارغ ہو کر مہک کچھ دیر پہلے ہی اسے نائل کے کمرے میں لے کر آئیں تھیں۔

اسکے کمرے میں اب ایک عدد بیڈ کا اضافہ ہو چکا تھا۔ باقی سب ویسے ہی موجود تھا۔

کمرے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ بیڈ پر جا بجا کلیاں پڑی تھیں۔ جن کے درمیان یماما بیٹھی ہوئی تھی۔

مہک کے باہر جاتے ہی اس نے ایک گہرا سانس کھینچا۔

نہ جانے نائل کی بے تابیوں کو وہ کیسے سہے گی۔

یہ خیال آتے ہی یماما کی گھبراہٹ سوا ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چند منٹ نہیں گزرے تھے کہ نائل دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

بلو کلر کے سوٹ میں ملبوس وہ آج شہزادہ لگ رہا تھا۔

یماما نے بھی اسی کے ہم رنگ لہنگا پہن رکھا تھا۔

دروازہ بند کرکے وہ آہستہ روی سے چلتا اس کے مقابل بیڈ پر بیٹھا۔

"سوہنیو" شہنشاہ کے انداز میں یماما کو مخاطب کیا۔

وہ جو گھبرا رہی تھی اس انداز پر ہولے سے ہنسی۔

"تھینکس ٹو شہنشاہ" یماما نے پلکوں کی جھالر اٹھا کر نائل کو دیکھا۔ جس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

"یہی تو ہمیں ملانے کا سبب بنا ہے" یماما کی بات پر نائل کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ پھر ہاتھ بڑھا کر یماما کا مہندی سے سجا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بے شک" اس نے یماما کی تائید کی۔

"ویسے تمہیں شہنشاہ والے روپ میں کبھی مجھ سے ڈر نہیں لگا۔ کیونکہ غنڈے تو کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔" نائل کی بات پر اس نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"محبت غنڈوں کو بھی راہ راست پر لے آتی ہے۔جب محبت سچی ہو تو وہ محبت کو کبھی پامال نہیں ہونے دیتی۔ ہمیشہ اس کی عزت کرتی ہے۔مجھے شہنشاہ کے روپ میں ویسی ہی سچی محبت دکھائی دیتی تھی۔اسی لئے ڈر کیوں لگتا؟"یماما کے جواب پر نائل کے چہرے پر متاثر کن مسکراہٹ بکھری۔

"واہ واہ۔۔یعنی میری یماما محبت کے معاملے میں اتنی بھی کوری نہیں"نائل بے حد متاثر ہوا۔

"اظہار کا ہر ایک کا اپنا انداز ہوتا ہے۔"یماما نے منہ بنا کر کہا۔

نائل نے مسکراہٹ لبوں میں دبائی۔

پھر کورٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ نکالا۔

بند مٹھی یماما کے آگے کی۔

یماما نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

جیسے ہی ہاتھ کھولا اسکے ہاتھ پر ایک چابی رکھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ پھر الجھی۔

"یہ تمہارے فلیٹ کی چابی۔یہ فلیٹ میں نے خرید لیا تھا۔تمہیں گفٹ کرنے کے لئے۔۔جن چار دیواری نے میری یماما کی حفاظت کی وہ مجھے کیسے اور کیوں کر عزیز نہ ہوتیں"یماما نے مسکراتی نظروں سے نائل کے چہرے پر بکھرے اپنی محبت کے رنگ دیکھے۔

"تھینک یو"یماما کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے۔

پھر دوسری طرف کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔

باہر آیا تو پھر ویسے ہی مٹھی بند تھی۔

یماما کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

نائل نے ہتھیلی کھولی تو کسی گاڑی کی چابی تھی۔

"تمہاری گاڑی کا ویسا ہی ماڈل نکلوا لیا ہے۔ یہ اسکی چابی" یماما نے یکدم آنسو پیتے اپنی جگہ سے سرکتے نائل کے گرد اپنے بازو حمائل کیئے۔

"مجھے اللہ نے سب سے قیمتی تحفہ آپ کی صورت دیا ہے نائل مجھے کچھ اور نہیں چاہیئے" شدت جذبات سے روتے یماما نے گویا محبت کا اعتراف کیا۔

"مجھے بھی۔ میری جان" نائل نے اسے خود میں بھینچ لیا۔ محبتوں کی بارش اس پر برسانے کو وہ تیار تھا۔

اب کوئی ظالم انکے بیچ نہیں آئے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ اطمینان دونوں کو تھا۔

دونوں ایک دوسرے کی دھڑکنیں سن رہے تھے۔ محسوس کر رہے تھے۔ محبت کو اب ساری عمریوں ہی انہیں اکٹھے رکھنا تھا۔

The End

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com